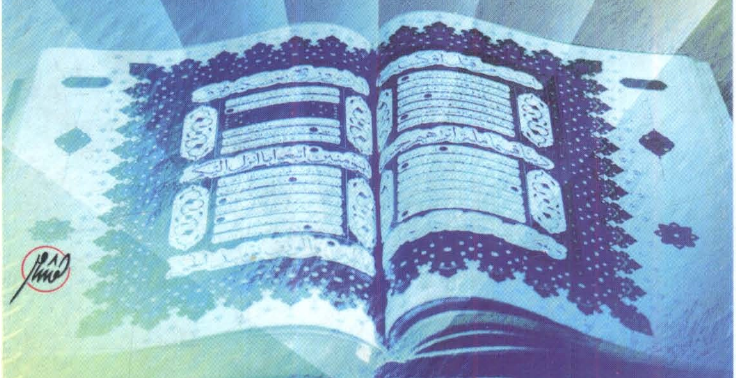
اسلامی آداب زندگی



تالیف:

ڈاکٹر سید شفیق الرحمن حفظہ اللہ

توزیع
مکتبہ بیت السلام
الریاض ٤٤٦٢٩١٩

اسلامی آداب زندگی

تالیف:

ڈاکٹر سید شفیق الرحمٰن حفظہ اللہ

توزیع:

مکتبہ بیت السلام

٠٥٤١١٣٧١٤

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

شفيق الرحمن، سيد

سبيل المؤمنين - الرياض

٢٥١ ص ١ ... سم

ردمك : ٣ - ٥٦٩ - ٣٩ - ٩٩٦٠

(النص باللغة الاوردية)

١ - الوعظ والارشاد أ - العنوان

ديوى ٢١٣ ٢٩٦٤ / ٢٢

رقم الإيداع : ٢٩٦٤ / ٢٢

ردمك ٣ - ٥٦٩ - ٣٩ - ٩٩٦٠

جوال
٠٥٤١٥٢٧٧٦

تقسیم کننده

مكتبة بيت السلام

جوال: ٠٥٥٤٤٠١٤٧

مضمون	صفحہ نمبر

خاوند کے حقوق

رشتہ داروں کے حقوق

پڑوسیوں کے حقوق

مسلمانوں کے آپس کے حقوق

قناعت کا بیان

اخلاقیات

علم کا بیان

گندے اور قبیح اخلاق

جانوروں کے بارے میں احکامات

پردے کے احکام

اللہ کے منع کردہ کام

تجارت کے مسائل

کتاب الاذکار

دعا کے مسائل

دعا میں ممنوع چیزوں کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

’’ہر انسان فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی‘ نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

(بخاری‘ مسلم کتاب القدر باب مصفی محل مولود یولد علی الفطرۃ ح۔۲۶۵۸)

اگر بچے کی شروع سے اچھی تربیت کی جائے اس میں حق‘ نیکی‘ خیر اور خوبی کو ترجیح دینے کا جذبہ پیدا کیا جائے تو یہ کام اس کی عادت میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پھر اس میں حلم‘ حوصلہ‘ صبر‘ تحمل‘ بردباری‘ کرم‘ شجاعت اور عدل و احسان جیسے اخلاق حسنہ پیدا ہو جاتے ہیں۔

اگر بچے کی تربیت مناسب انداز سے نہ کی جائے تو وہ بری عادت کا شکار ہو جاتا ہے۔ وہ خیانت‘ جھوٹ‘ بے صبری‘ لالچ‘ زیادتی اور سختی جیسے اخلاقِ سیئہ کا شکار ہو جاتا ہے۔

الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس نبی رحمت ﷺ کا امتی بنایا جس کے متعلق اس نے فرمایا۔

﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾

(الجمعۃ: ۶۲/ ۲)

''اس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیات پڑھتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور یقیناً وہ اس سے پہلے واضح گمراہی میں تھے۔''

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جس طریقہ سے تزکیہ کیا۔ احادیث مبارکہ میں اس کی تفصیل موجود ہے۔

برادرم ڈاکٹر سید شفیق الرحمان حفظہ اللہ نے ان احادیث کو ''سبیل المومنین'' کے نام سے جمع کر دیں۔ ذرا سی محنت سے ہم اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو اس طرز زندگی میں ڈھال سکتے ہیں جو نبی اکرم ﷺ لے کر آئے تھے۔

ڈاکٹر سید شفیق الرحمٰن حفظہ اللہ اس کے علاوہ تجدید ایمان' نماز نبوی اور جمہوریت دین ابلیس ترتیب دے چکے ہیں۔ ان کی تحریر جامع' سلیس اور عام فہم ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور ہمارے اور عامۃ المسلمین کے لیے اسے فلاح دارین کا سبب بنائے۔ آمین

خادم کتاب وسنت

سید توصیف الرحمان راشدی

ریاض

جوال

٠٥٤١٥٢٧٧٦

ابتدائیہ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرحِیم

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا۔مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَن یُّضلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ اَشْھَدُاَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا﴾(الحشر:۵۹/۷)

’’اور رسول تمہیں جو دے اسے لے لو اور جس سے تمہیں روک دے اس سے رک جاؤ۔‘‘

اور یہ بھی فرمایا۔

﴿قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ﴾ (آل عمران:۳/۳۱)

’’کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا

محبوب بنالے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔''

اور فرمایا۔

﴿مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء:٤/٨٠)

''جس نے رسول کی پیروی کی اس نے یقیناً اللہ کی اطاعت کی۔''

یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ فرمایا۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ﴾ (الاحزاب:٣٣-٢١)

''یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات بہترین نمونہ ہے۔ اس شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جب میں تمہیں کسی چیز سے روک دوں تو اس سے رک جاؤ اور جب تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اس پر اپنی طاقت کے مطابق عمل کرو۔''

(صحیح بخاری الاعتصام ۔باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ ۔ح۔٧٢٨٨۔مسلم ، کتاب الفضائل باب توقیرہ ﷺ وترک اکثار سواله عمالاضرورة الیه ۔ ح۔١٣٣٧)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے اس شخص کے جس نے انکار کیا۔'' پوچھا گیا ''یا رسول اللہ ﷺ! (جنت میں جانے سے) کون انکار کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے جنت میں جانے سے انکار کیا۔''

(صحیح بخاری کتاب الاعتصام ،باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ ـح۔۷۲۸۰)

اس مسئلے میں کثیر آیات واحادیث موجود ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا قول اور عمل مسلمانوں کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ہمیں زندگی کے ہر معاملے میں آپ ﷺ ہی کے طریقہ کی پیروی کرنی ہے۔سنتِ رسول ﷺ ہی میں دنیا اور آخرت کی کامیابی کا راز ہے مگر سنت کیا ہے؟ سنت ہر اس طریقے کا نام ہے جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے' جو آپ ﷺ نے کہا ہو یا کیا ہو۔ جہاں داڑھی' مسواک' دائیں ہاتھ سے پانی پینا' صبح اور شام کے مسنون اذکار سنت ہیں وہاں حسنِ اخلاق' درگزر کرنا' بردباری اور نرمی سے کام لینا' فخر و غرور اور خود پسندی سے بچنا' انسانوں بلکہ جانوروں تک کے حقوق ادا کرنا بھی رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے۔آج ملتِ اسلامیہ کی اکثریت رسول اللہ ﷺ کے طریقے کو بھولی ہوئی ہے بلکہ آج کا دین دار طبقہ بھی چند سنتوں پر عامل ہے اور یہ بھی نہیں جانتا کہ وعدہ پورا کرنا' جھگڑوں میں اعراض کا طریقہ اختیار کرنا' مصائب پر صبر کرنا اور حسنِ اخلاق کا مظاہرہ کرنا بھی سنتِ رسول ﷺ ہے۔

آپ کو ایسے عاشقِ رسول ﷺ بھی مل جائیں گے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی شان میں بڑے بڑے قصیدے لکھے ہیں اور نہایت جوش وخروش سے ان کو سناتے ہیں مگر نماز اور روزہ کی انھیں کوئی پروا نہیں۔صاحبِ مال ہونے کے باوجود زکوۃ ادا نہیں کرتے ۔اس قسم کی محبتِ رسول ﷺ کی دین میں کوئی حیثیت نہیں۔دین میں وہی محبتِ رسول ﷺ معتبر ہے جس کے ساتھ اطاعتِ رسول ﷺ بھی پائی جائے۔

رسول اللہ ﷺ کی سیرت اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگیاں قیامت تک کے لیے محفوظ ہیں۔ آج بھی کوئی شخص سنجیدگی کے ساتھ جاننا چاہے کہ رسول اللہ ﷺ اور اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم کی زندگیاں کیسی تھیں تو وہ جان سکتا ہے۔ اس کتاب میں ان کی زندگیوں کے چند پہلو بیان کیے گئے ہیں جو ہماری انفرادی اور اجتماعی تربیت کے لیے بہت ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق دے۔

احادیث کے ترجمہ کے لیے دارالسلام کی شائع کردہ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ کی ریاض الصالحین سے مدد لی گئی ہے۔

(آمین)

خادم کتاب وسنت

ڈاکٹر سید شفیق الرحمان

اللہ تعالیٰ کے ادب کا بیان

(۱)۔اللہ تعالیٰ کی حمد

ہم پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار انعامات ہیں لہٰذا ہر مسلم پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے۔

﴿وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ﴾ (النحل:۱۶/۵۳)

''اور تمہیں جو نعمتیں ملی ہیں وہ اللہ ہی کی طرف سے ہیں۔''

﴿وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوهَا﴾ (ابراھیم:۱۴/۳۴)

''اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتیں شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''اللہ تعالیٰ اس بندے پر خوش ہوتا ہے جو کھانا کھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے اور کچھ پیتا ہے تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے۔''

(مسلم:کتاب الذکر باب استحباب حمد اللّٰه تعالی بعد الاکل والشرب ۲۷۳۴)

(۲)۔اللہ تعالیٰ کی رحمت

جب ایک مسلم دیکھتا ہے کہ ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مالا مال ہے تو

اسکے دل میں اپنے لیے امید پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتا۔

﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ﴾ (الاعراف: ۷/۱۵٦)

''اور میری رحمت ہر چیز پر وسیع ہے۔''

﴿اَللّٰهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ﴾ (الشوریٰ: ۴۲/۱۹)

''اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ مہربان ہے۔''

﴿لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾ (الزمر: ۳۹/۵۳)

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جو اس کے پاس عرش پر ہے لکھ دیا ہے کہ میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے۔''

(بخاری ۔کتاب التوحید باب ویحذرکم اللّٰه نفسه ح ۷٤۰٤،مسلم ۔کتاب التوبه باب فی سعة رحمة اللّٰه ۔ ح۔۲۷۵۱)

آپ ﷺ نے فرمایا ''جس روز اللہ تعالی نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا' اس نے سو رحمتیں پیدا کیں۔ ہر رحمت آسمان اور زمین کے درمیانی خلا کو پر کرتی ہے۔ پھر ایک رحمت کو اس نے زمین پر اتارا۔ اس کی وجہ سے ماں اپنے بچے پر اور بعض وحشی جانور اور پرندے آپس میں شفقت کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے **۹۹** رحمتیں قیامت کے دن کے لیے محفوظ کی ہیں جن کے ساتھ وہ قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔''

(بخاری کتاب الادب باب جعل اللّٰه الرحمة فی مائة جزءٍ ۔ح۔۶۰۰۰،مسلم ۔کتاب التوبه

باب فی سعة رحمه الله تعالی ۔ح۔۲۷۵۳)

(۳)۔اللہ تعالیٰ کی بخشش

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے ایک نیکی کی اس کے لیے میں دس گناہ اجر یا اس سے بھی زیادہ دوں گا۔ اور جس نے برائی کی اس کا بدلہ اس کے برابر ہوگا یا میں بخش دوں گا۔ جو مجھ سے (نیکیوں کے ذریعے) ایک بالشت کے برابر قریب ہوگا میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوں۔ جو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوگا میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوگا۔ جو میرے پاس چل کر آئے گا میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آؤں گا۔ جو مجھ سے زمین بھر برائی لے کر ملے گا لیکن وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں اس سے اسی قدر بخشش لے کر ملوں گا۔''

(مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل الذکر والدعاء ۔ح۔۲٦۸۷)

آپ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص نے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے، رسول اور وہ کلمہ ہیں جو مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا گیا اور اس کی روح ہیں، جنت اور دوزخ برحق ہیں، اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا جس عمل پر بھی وہ ہو۔''

(بخاری :کتاب احادیث الانبیاء باب قوله تعالیٰ یاهل الکتاب لاتغلوا فی دینکم ۔ ح۔۳٤۳۵۔مسلم کتاب الایمان باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنة قطعا ۔ح۔۲۸)

(۴)۔اللہ تعالیٰ سے اچھی امید

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے (کے ساتھ معاملہ) اس کے گمان کے مطابق کرتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جہاں بھی وہ مجھے یاد کرے۔''

(بخاری:کتاب التوحیدباب قول اللّٰہ ویحذرکم اللہ نفسہ ۔ ح۔۷٤۰٥مسلم ،التوبہ ۔باب من الحض علی التوبة والفرح بها ۔ح۔٢٦٧٥)

آپ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے کسی شخص کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ وہ اللہ عزوجل کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو۔''

(مسلم:کتاب الجنة ،باب الامر بحسن الظن بااللّٰہ تعالی عند الموت :٢٨٧٧)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے انسان! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے اچھی امید رکھے گا میں تجھے بخشتا رہوں گا چاہے تیرے عمل کیسے ہی کیوں نہ ہوں میں پروانہیں کروں گا۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا۔ اے آدم کے بیٹے اگر تو میرے پاس زمین بھر گناہوں کے ساتھ آئے اور تو مجھے اس حال میں ملے کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو گا تو میں تیرے پاس زمین بھر بخشش لے کر آؤں گا۔

(ترمذی ابواب الدعوات۔ح۔٣٥٤٠امام ترمذی نے حسن کہا)

رسول اللہ ﷺ نے (دعا کے لیے) ہاتھ اٹھائے اور فرمایا ''اے اللہ! میری امت۔'' اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا ''اے جبرائیل! محمد ﷺ کی طرف جاؤ

اوران سے کہہ دو کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں خوش کر دیں گے اور ناراض نہیں کریں گے۔"

(مسلم ،الایمان ،باب دعاء النبی لامته وبکاء ہ شفقة علیهم ۔ح۔۲۰۲)

(۵)۔اللہ پر توکّل

جب ایک مسلم سوچتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس پر قادر ہے' وہ اس سے بھاگ نہیں سکتا' اوراس کے سوا کوئی جائے پناہ بھی نہیں تو وہ سارے معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے اوراس پر ہی توکّل کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ﴾ (الفرقان:۲۵/۵۸)

''اوراس زندہ ذات پر بھروسہ کرو جسے موت نہیں آئے گی۔''

﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ (الطلاق:۶۵/۳)

''اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے پس وہ اسے کافی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''میری امت کے ستر ہزار آدمی بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ خود جھاڑ پھونک کرتے ہیں اور نہ کسی اور سے کرواتے ہیں۔اور نہ بدشگونی لیتے ہیں اورصرف اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔''

(بخاری:الطب ،باب من اکتوی اوکوی غیرہ ۔ح۔۵۷۰۵۔مسلم :الایمان ،باب الدلیل علی دخول طوائف من المسلمین الجنة بغیر حساب۔ح۔ ۲۲۰)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح بھروسہ کرو جیسا کہ بھروسہ کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح روزی دے جیسے وہ پرندوں کو روزی دیتا ہے۔ وہ صبح بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر ہو کر واپس پلٹتے ہیں۔''

(ترمذی، ابواب الزھد ،باب فی التوکل علی اللّٰہ ۔ح۔٢٣٤٤، امام ترمذی نے حسن، ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا)

(٦)۔اللہ عزوجل کا ڈر

جب ایک مسلم سوچتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی صورت میں وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے خوف سے وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی اطاعت کرتا ہے اور اس کی نافرمانی سے بچتا ہے۔

﴿يَآاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ﴾(آلِ عمران : ٣/١٠٢)

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔''

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَااسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن:٦٤/١٦)

''پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جتنی تم میں طاقت ہے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ ''لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''جوان میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہے۔'' (بخاری کتاب الانبیاء ،باب واتخذ اللّٰہ ابراھیم خلیلا ۔ح۔٣٣٥٣ مسلم ۔کتاب الفضائل باب من فضائل یوسف۔ح۔:٢٣٧٨)

ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ایک دن دعا مانگی ''اے اللہ تعالیٰ! میرے شوہر نبی اکرم ﷺ میرے باپ ابوسفیان رضی اللہ تعالی عنہ اور میرے بھائی معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کا سایہ میرے اوپر دراز رکھ۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اِم حبیبہ! عمریں سب کی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرر ہو چکی ہیں۔تم جہنم اور قبر کے عذاب سے نجات پانے کی دعا کرتیں۔''

(مسلم:کتاب القدر باب بیان ان الاجال والارزاق وغیرها لاتزید ولاتنقض عماسبق به القدر۔ح۔۲۶۶۳)

ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے ایک غلام کو کوڑے مار رہا تھا۔ مجھے اپنے پیچھے ایک آواز سنائی دی ''اے ابومسعود!'' غصہ کی وجہ سے میں آواز کو پہچان نہ سکا۔ پھر جب وہ قریب آئے تو میں نے دیکھا کہ وہ محمد ﷺ ہیں اور فرما رہے ہیں کہ ''اے ابومسعود جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر اس سے زیادہ قادر ہے جتنا تم اس غلام پر قادر ہو۔'' یہ سن کر خوف کے ساتھ میرا کوڑا میرے ہاتھ سے گر گیا۔ میں نے کہا ''یا رسول اللہ! میں اسے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے آزاد کرتا ہوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر تم ایسا نہ کرتے تو آگ تمہیں چھوتی۔''

(مسلم:کتاب الایمان باب صحبة المماليك ۱۶۵۹)

سیدنا حنظلہ اسیدی رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ ﷺ کے کاتب تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے۔ آپ نے ہمیں نصیحت فرمائی۔ دوزخ کا تذکرہ کیا۔ آپ کے وعظ کے بعد میں گھر آیا۔ بال بچوں سے ہنسی مذاق کیا۔ باہر نکلا تو مجھے ابوبکر صدیق ملے میں نے کہا حنظلہ منافق ہوگیا۔ ہم جب رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے

ہیں آپ ہمیں جنت، دوزخ یاد دلاتے ہیں تو جنت دوزخ آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں پھر جب ہم آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں اہل وعیال اور کاروبار میں مصروف ہو جاتے ہیں تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے یہی بات مجھے بھی پیش آتی ہے۔دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور اپنی کیفیت بتائی۔آپ نے فرمایا۔قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم ہر وقت اسی حالت پر رہو جو حالت تمہاری میرے پاس ہوتی ہے اور یادِ الٰہی میں مصروف رہو تو بستروں اور راستوں میں فرشتے تم کو سلام کرتے اور تم سے مصافحہ کرتے۔لیکن اے حنظلہ یہ کیفیت کبھی کبھی ہی ہوتی ہے۔ایک گھڑی یہ کیفیت اور ایک گھڑی وہ۔ایک گھڑی یہ کیفیت اور ایک گھڑی وہ ایک گھڑی یہ کیفیت اور ایک گھڑی وہ۔

(صحیح مسلم کتاب التوبہ باب فضل دوام الذکر ۔ح۔۲۷۵۰)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ "تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔برائی کے پیچھے نیکی کرو۔نیکی برائی کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔"

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب ماجاء فی معاشرۃ الناس :ح۔۱۹۸۷:امام ترمذی نے حسن کہا)

(۷)۔اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا "وہ شخص جہنم میں نہیں جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رویا۔" اور اللہ کے راستے میں جہاد کا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھا نہیں ہو گا۔

(ترمذی:ابواب الجھاد باب ماجاء فی فضل الغبار فی سبیل اللہ۔ح۔۱۶۳۳)

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس (افطاری کے وقت) کھانا لایا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزہ دار تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب شہید ہوئے۔ان کے کفن کی چادر اتنی چھوٹی تھی کہ اگر سر ڈھانپا جاتا تو پیر ننگے ہو جاتے اور اگر پیر ڈھانپتے تو سر کھلا رہ جاتا۔اس کے بعد دنیا ہمارے لیے فراخ کر دی گئی۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں دنیا میں ہی ہمیں ہماری نیکیوں کا جلدی بدلہ تو نہیں دے دیا گیا؟'' پھر آپ رونے لگے یہاں تک کہ کھانا بھی چھوڑ دیا۔

(بخاری:کتاب الجنائز ، باب الکفن فی جمیع المال :ح۔١٢٧٤)

(٨)۔اللہ تعالیٰ سے خوف اور امید رکھنا

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اگر مومن کو اس سزا اور عذاب کا علم ہو جائے جو اللہ کے ہاں (نافرمانوں کے لیے) ہے تو اس کی جنت کی کوئی امید نہ رکھے اور اگر کافر کو اس کی رحمت کا صحیح علم ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو اس کی جنت سے کوئی نا امید نہ ہو۔''

(مسلم:کتاب التوبة ،باب سعة رحمة اللّٰه وانها سبقت غضبه۔ح۔٢٧٥٥)

(٩)۔اللہ تعالیٰ کی محبت اور دشمنی

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا'' بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے دوست سے دشمنی کرے یقیناً میرا اس سے اعلانِ جنگ ہے۔''

(بخاری:کتاب الرقاق ،باب التواضع۔ح۔ ٦٥٠٢)

آپ ﷺ نے فرمایا'' جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل

علیہ السلام کو بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ ''تو بھی اس سے محبت کر۔'' پس جبرائیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر جبرائیل علیہ السلام آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے۔ تم بھی اس سے محبت کرو'' پس آسمان والے اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر اس کے لیے زمین میں بھی قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے دشمنی کرتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے کہ'' میں فلاں بندے سے دشمنی کرتا ہوں۔ تو بھی اس سے دشمنی کر۔'' پس جبرائیل علیہ السلام بھی اس سے دشمنی کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر جبرائیل علیہ السلام آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ'' اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے دشمنی کرتا ہے۔ تم بھی اس سے دشمنی کرو'' پس اہلِ زمین بھی اس سے بغض وعناد رکھتے ہیں۔

(بخاری کتاب بدء الخلق باب ذکر الملائکۃ ح۔۳۲۰۹: مسلم، کتاب البر والصلۃ باب اذا احب اللہ عبداً لعبادہ ح۔۲٦۳۷)

(۱۰)۔ مشیّت صرف اللہ تعالیٰ کی

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اس طرح نہ کہو جو اللہ تعالیٰ چاہے اور فلاں چاہے بلکہ یہ کہو کہ جو اللہ تعالیٰ چاہے اور پھر فلاں چاہے۔''

(ابو داؤدد، کتاب الادب باب لایقال خبث نفس ۔ ح۔۴۹۸۰: امام نووی نے صحیح کہا)

رسول اللہ ﷺ کا ادب

ہر مسلم پر رسول اللہ ﷺ کا پوری طرح ادب ملحوظ رکھنا فرض ہے۔ایمان بالرسول ﷺ کے چند تقاضے درج ذیل ہیں۔

(۱) حبِّ رسول ﷺ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِىْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَأْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ﴾ (التوبہ۔۹:۲٤)

''اے رسول ﷺ! کہہ دیجیے کہ اگر تمہارے باپ' اولاد' بھائی' بیویاں' کنبہ و قبیلہ' کمایا ہوا مال' وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور تمہارے پسندیدہ مکانات تمہیں اللہ' اس کے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو تم اللہ کے حکم (عذاب) کے آنے کا انتظار کرو۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت پائے گا۔

۱۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ سب سے زیادہ محبوب ہو۔

۲۔ کسی آدمی سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کرتا ہو۔

۳۔ کفر سے نجات پانے کے بعد اس میں واپسی اتنا ہی ناپسند ہو جتنا آگ میں گرنا۔''

(بخاری ، کتاب الایمان ۔باب حلاوۃ الایمان ۔ح۔۱٦۔مسلم کتاب ۔الایمان ،باب بیان خصال من اتصف بھن وجدحلاوۃ الایمان۔ح۔٤٣)

آپ ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک میں تمہیں تمہاری اولاد سے' تمہارے والدین سے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔''

(بخاری کتاب الایمان ،باب حب الرسول ﷺ من الایمان حدیث نمبر ١٥ مسلم: کتاب الایمان باب وجوب محبۃ رسول اللّٰہ ﷺ اکثرمن الاھل والوالد والوالد والناس اجمعین۔ح۔٤٤)

سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار عرض کیا کہ ''اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھے اپنی جان کے علاوہ سب سے زیادہ عزیز ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''نہیں اے عمر! (ایمان یہ ہے کہ) تیری جان سے بھی زیادہ میں تجھے محبوب ہو جاؤں۔'' عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہو گئے ہیں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں اے عمر!''

بخاری کتاب الایمان والنذور باب کیف کانت یمین النبی ﷺ ح۔ ۶۶۳۲

ایک دیہاتی نے آپ ﷺ سے پوچھا ''قیامت کب آئے گی؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟'' اس نے کہا '' کچھ نہیں سوائے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت'' آپ ﷺ نے فرمایا ''تو ان ہی کے ساتھ ہوگا جن سے تو نے محبت رکھی، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کیا ہم بھی اسی طرح ساتھ ہونگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اتنا کسی اور بات سے خوش نہیں ہوئے جتنا اس بات کو سن کر ہوئے۔''

(بخاری، کتاب المناقب، باب مناقب۔ عمر بن خطاب۔ح۔۳۶۸۸ مسلم، کتاب البر والصلة، باب المرء مع من احب۔ح۔۲۶۳۹)

(۲)۔ تعظیم رسول و نصرتِ رسول

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ﴾ (الفتح:۴۸/۸:۹)

''ہم نے آپ ﷺ کو حق کا اظہار کرنے والا، خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے تا کہ (اے مسلمانوں)! تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ، اور اس کی مدد کرو اور اس کا ادب کرو۔''

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾

"اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے مت بڑھو۔" (الحجرات:٤٩/١)

﴿لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَیۡنَکُمۡ کَدُعَآءِ بَعۡضِکُمۡ بَعۡضًا﴾

"رسول ﷺ کے بلانے کو اس طرح خیال نہ کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔" (النور:٢٤/٦٣)

بارگاہِ نبوت کی بے ادبی تمام اعمال کو غارت کر دیتی ہے اور یہ بے ادبی صریح کفر ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نبی رحمت ﷺ کی تعظیم جس طرح کرتے تھے، عروہ بن مسعود ثقفی قریشِ مکہ کے سامنے یوں بیان کرتا ہے "اے میری قوم! اللہ کی قسم میں قیصرو قصریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے پاس جاچکا ہوں۔ واللہ میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس کی اتنی تعظیم کرتے ہوں جتنی محمد ﷺ کے ساتھی محمد ﷺ کی تعظیم کرتے ہیں۔ واللہ وہ ﷺ کھنکار بھی تھوکتے تھے تو کسی نہ کسی آدمی کے ہاتھ پر پڑتا تھا اور وہ شخص اسے اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا تھا۔ اور جب وہ ﷺ حکم دیتے تھے تو اس کی بجا آوری کے لیے سب دوڑ پڑتے تھے۔ اور جب وہ ﷺ وضو کرتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ ان ﷺ کے وضو کے پانی کے لیے لوگ لڑ پڑیں گے۔ اور جب وہ ﷺ کوئی بات کرتے تھے تو سب اپنی آوازیں پست کر لیتے تھے اور فرطِ تعظیم کی بنا پر انہیں بھرپور نظر سے دیکھتے نہ تھے۔" (بخاری،کتاب الشروط باب الشروط فی الجهاد ح۔٢٧٣١،٢٧٣٢)

رسول اللہ ﷺ جب مدینہ آئے تو ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر قیام کیا۔آپ نیچے کی منزل میں رہے اور ابوایوب اوپر کی منزل میں رہا کرتے تھے۔ایک رات انہیں خیال آیا کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے سر پر چلتے پھرتے ہیں یہ خیال آتے ہی وہ ایک کونہ میں ہو گئے اور وہیں رات گزار دی، پھرانہوں نے اس کا ذکر آپ سے کیا۔آپ نے فرمایا نیچے سہولت ہے۔ابوایوب نے عرض کیا میں اس چھت پرنہیں رہ سکتا۔جس کے نیچے آپ ہوں،الغرض وہ نیچے آ گئے اور آپ ﷺ اوپر چلے گئے۔

(مسلم، کتاب الاشربہ باب اباحۃ اکل الثوم۔ح۔۲۰۵۳)

اس تعظیم رسول ﷺ کے ساتھ (تعزروہ) اللہ تعالیٰ کے دین کے غلبہ کے لیے آپ ﷺ کی مدد کرنا ایمان بالرسول ﷺ میں داخل ہے۔

آپ ﷺ کے تذکرے کے وقت آپ ﷺ کے نام کی جلالت اور توقیر کا خیال رکھنا' آپ ﷺ کے نام کے ساتھ ﷺ کہنا اور آپ ﷺ کی عادات وصفات کو عالیہ (بڑا) جاننا ضروری ہے اور دین ودنیا کی جس بات کی آپ ﷺ نے خبر دی' اس کی تصدیق اور اس پر عمل کے ساتھ ان طریقوں کے احیا کی کوشش کرنا' آپ ﷺ کے پیغام کو پوری دنیا میں پھیلانا آپ ﷺ کے ادب میں داخل ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے تبرک حاصل کرنا

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے

ساتھ تھا۔آپ کے سامنے کچھ بچے آ گئے ،آپ نے ہر بچہ کے رخسار پر اپنا ہاتھ پھیرا اور میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا۔آپ کا ہاتھ ٹھنڈا اور خوشبودار تھا۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب طیب رائحة النبی ﷺ لین مسه۔ح۔۲۳۲۹)

رسول اللہ ﷺ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں جا کر قیلولہ فرمایا کرتے تھے۔ایک دن آپ نے قیلولہ فرمایا آپ کو کثرت سے پسینہ آیا کرتا تھا۔آپ چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لیٹے ہوئے تھے۔انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ام سلیم شیشی میں آپ کا پسینہ جمع کرنے لگیں۔آپ کی آنکھ کھل گئی آپ نے پوچھا یہ تم کیا کر رہی ہو انہوں نے عرض کیا یہ آپ کا پسینہ ہے اس کو ہم اپنی خوشبو میں ملا لیتے ہیں کیونکہ یہ تمام عطروں سے زیادہ خوشبودار ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب طیب عرق النبی ﷺ)

نماز فجر پڑھ کر جب رسول اللہ ﷺ لوٹتے تو مدینہ منورہ کے خادم اپنے برتنوں میں پانی لے کر آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتے۔آپ ان برتنوں میں اپنا ہاتھ ڈبو دیتے حتیٰ کہ سخت سردی کے دنوں میں بھی آپ اپنا ہاتھ ڈبویا کرتے تھے۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب قرب النبی ﷺ من الناس۔ح۔۲۳۲٤)

سیدنا عثمان بن عبداللہ بن موہب روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو میرے گھر والوں نے پانی کا ایک پیالہ دے کر ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بھیجا۔جب کسی کو نظر لگ جاتی یا کوئی تکلیف ہوتی وہ بڑا پیالہ ان کی طرف بھیجتا۔ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بال نکالیتیں۔جسے انہوں نے چاندی کی ڈبی میں رکھا ہوا تھا۔اور پیالے میں اس کو ہلاتیں

وہ اسے پی لیتا۔ میں نے ڈبی میں جھانک کر دیکھا تو اس میں چند ایک سرخ بال تھے۔

(بخاری:کتاب اللباس باب مایذکر فی الشیب-ح-٥٨٩٦)

(۴)۔ نبی رحمت ﷺ پر درود پڑھنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (الاحزاب:٣٣/٥٦)

”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان ﷺ پر درود و سلام بھیجو۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔“

(مسلم الصلوة باب ماجاء فی فضل الصلاة علی النبی ﷺ۔ح-٣٨٤)

آپ ﷺ نے فرمایا ”بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔“

(ترمذی' ابواب الدعوات باب قول رسول الله ﷺ رغم انف رجل-ح-٣٥٤٦ امام نووی' حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا)

آپ ﷺ نے فرمایا ”تم میری قبر کو عید مت بناؤ اور مجھ پر درود پڑھو۔ اس لیے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو' تمہارا درود مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔

(ابو داؤد المناسك باب زيارة القبور-ح-٢٠٤٢ امام نووی نے صحیح کہا)

رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں دعا مانگتے ہوئے سنا۔اس نے نہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی' نہ آپ ﷺ پر درود پڑھا۔آپ ﷺ نے فرمایا''اس نے جلد بازی کی۔'' پھر اسے بلایا اور فرمایا''جب تم نماز پڑھو تو پہلے اپنے رب کی حمد وثنا بیان کرو۔پھر نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھو۔پھر جو چاہو مانگو۔''

(ابو داؤد' کتاب الصلاۃ باب الدعاء۔ح۔١٤٨١۔ ترمذی' ابواب الدعوات باب فی ایجاب الدعاء بتقدیم الحمد والثناء والصلاۃ علی النبی ﷺ علیہ وآلہ وسلم قبلہ ۔ح۔٣٤٧٧۔ امام ترمذی' حاکم' ذھبی اور ابنِ حبان نے صحیح کہا)

صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ''یا رسول اللہ! اللہ نے ہمیں آپ ﷺ پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ہم آپ ﷺ پر کیسے درود پڑھیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا''اس طرح پڑھو۔

(اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)

''اے اللہ! محمد ﷺ اور آلِ محمد پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل کی ہے۔بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔اے اللہ! محمد ﷺ اور آلِ محمد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل کی ہے۔بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔''(بخاری کتاب احادیث

الانبیاء۔ح۔۳۳۷۵۔مسلم 'الصلاۃ باب الصلاۃ علی النبی ﷺ بعد التشهد۔ح۔٤٠٦)

آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا" یہ درود پڑھو:

(اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)

"اے اللہ! محمد ﷺ 'آپ ﷺ کی بیویوں اور اولاد پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم کی آل پر رحمت نازل فرمائی اور محمد ﷺ 'آپ ﷺ کی بیویوں اور اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم کی آل پر برکت نازل کی ہے۔ بے شک تو تعریف کے قابل اور بزرگی والا ہے۔"

(بخاری 'احادیث الانبیاء باب ١٠۔ح۔٣٣٦٩۔مسلم 'کتاب الصلاۃ 'باب الصلاۃ علی النبی بعد التشهد۔ح۔٤٠٧)

(۵)۔اطاعتِ رسول ﷺ

ایمان بالرسول کا تکمیلی تقاضا اطاعتِ رسول ﷺ ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ (النساء:٤/٦٤)

"اور ہم نے رسول ﷺ کو اس لیے بھیجا کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔"

اس لیے قرآنِ حکیم میں

﴿ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ﴾ کا بار بار ذکر ہے۔

بلکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت کہا ہے۔

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء:٤/ ٨٠)

''جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔''

وجہ واضح ہے کہ رسول دین کے معاملہ میں اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتے۔

ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ (النجم:٥٣/ ٣، ٤)

''اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے یہ تو وحی ہے جو اس کی طرف کی گئی ہے۔''

اسی لیے نبی اکرم ﷺ کو ہر معاملہ میں حاکم بنایا گیا۔ فرمایا:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (النساء:٤/ ٦٥)

''تیرے رب کی قسم! کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے تنازعات میں آپ ﷺ کو حکم تسلیم نہ کرے۔ پھر آپ ﷺ کے فیصلے سے دل میں کوئی تنگی بھی محسوس نہ کرے بلکہ سرِ تسلیم خم کرے۔''

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی رسول ﷺ کی اطاعت میں ہے۔ فرمایا:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾

''اے نبی ﷺ! کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے گا۔'' (آل عمران:٣/ ٣١)

آپ ﷺ کے فیصلے کے بعد کسی کو انکار کرنے کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب:۳۳/۳۶)

''کسی مومن مرد اور عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول ﷺ کسی معاملے کا فیصلہ کر دے پھر اس معاملے میں اس کی کوئی ذاتی رائے یا اختیار رہے۔ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے وہ صریح گمراہی میں ہے۔''

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں کامیابی ہے۔

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ (الاحزاب:۳۳/۷۱)

''اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتا ہے پس اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری تمام امت جنت میں جائے گی سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا اے اللہ کے رسول کون انکار کرے گا۔ آپ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

(صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة باب الاقتداء بسنن رسول الله ح۔ ۷۲۸۰)

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت نہ کرنے والے ہی ناکام ہیں۔

﴿يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا﴾ (الاحزاب:۳۳/۶۷)

''جس دن ہم ان لوگوں کے چہرے جہنم کی آگ میں الٹ پلٹ کریں گے تو وہ کہیں گے اے کاش! ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے۔''

(۶)۔رسول اللہ ﷺ کا حسنِ تعلیم

سیدنا معاویہ بن الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ اتنے میں ایک شخص کو چھینک آئی۔ میں نے (حسبِ دستور) يرحمك الله کہا۔لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا ''میری ماں مجھ پر روئے تم لوگ کیوں مجھے گھور رہے ہو'' لوگوں نے اپنے ہاتھ رانوں پر مارے جب میں نے دیکھا کہ لوگ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو میرے ماں باپ آپ پر قربان میں نے آپ سے بہتر تعلیم دینے والا نہ آپ سے پہلے دیکھا اور نہ آپ کے بعد' اللہ کی قسم نہ آپ نے مجھے دھمکایا نہ مارا' نہ برا بھلا کہا۔ بلکہ فرمایا۔ بے شک نماز میں لوگوں سے گفتگو جائز نہیں۔نماز تو بس تسبیح' تکبیر اور قراءۃ قرآن کے لیے ہے۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب تحریم الکلام فی الصلاۃ ح۔۵۳۷)

(۷)۔رسول اللہ ﷺ کی دلیری

جنگ نجد سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ ایک ایسی وادی میں اترے جس میں درخت بکثرت تھے۔آپ نے اپنی تلوار ایک درخت سے لٹکا دی اور سو گئے۔صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم بھی سو گئے۔کچھ دیر بعد ایک دیہاتی نے آپ کی تلوار درخت سے اتاری اور آپ کو قتل کرنے کی نیت سے تلوار آپ پر تان لی۔آپ کی آنکھ کھل گئی آپ نے دیکھا کہ ایک شخص ہاتھ میں ننگی تلوار لیے کھڑا ہے اور کہہ رہا ہے کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو آپ نے فرمایا نہیں۔اس نے کہا بتاؤ اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا۔آپ نے فرمایا۔اللہ' اللہ' اللہ۔اس نے تلوار کو نیام میں رکھا اور آپ کے پاس بیٹھ گیا۔پھر آپ نے صحابہ کو بلایا اور ان کو یہ واقعہ سنایا صحابہ کرام نے اس کو دھمکایا آپ نے اس سے کوئی بدلہ نہ لیا۔

(بخاری کتاب الجهاد والسير باب من علق سيفه بالشجر فی السفر عند القائلة۔ح۔۲۹۱۰،۱۴۳۶)

والدین کے حقوق

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک

نبی رحمت ﷺ نے تین بار فرمایا ''اس کا ناک خاک آلود ہو جس نے بڑھاپے میں اپنے والدین میں سے ایک کو یا دونوں کو پایا پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں نہ گیا۔''

(مسلم البر والصلة باب رغم انف من ادرک ابویه او احدهما۔ ح۔۲۵۵۱)

ایک صحابی نے آپ ﷺ سے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''تیری ماں'' اس نے کہا ''پھر کون؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''تیری ماں'' اس نے کہا ''پھر کون؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''تیری ماں'' اس نے کہا ''پھر کون؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''تیرا باپ۔ پھر جو تمہارے سب سے زیادہ قریب ہو۔''

(بخاری الادب باب من احق الناس بحسن الصحبة ح۔۵۹۷۱۔مسلم البروالصلة باب برالوالدین وانهما احق به ح۔۲۵۴۸)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا ''اللہ کو کونسا

عمل زیادہ محبوب ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''وقت پر نماز پڑھنا۔'' پوچھا ''پھر کونسا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''والدین کے ساتھ حسنِ سلوک۔'' پوچھا ''پھر کونسا؟'' فرمایا ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔''

(بخاری کتاب المواقیت باب فضل الصلوۃ لوقتھا۔ ح۔٥٢٧۔مسلم الایمان ۔باب بیان کون الایمان باللہ تعالی افضل الاعمال ۔ح۔٨٥)

ایک صحابی نے آپ ﷺ سے عرض کیا ''میں آپ ﷺ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں' اور اللہ تعالیٰ سے اجر کا طالب ہوں۔'' آپ ﷺ نے پوچھا ''کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟'' اس نے کہا ''دونوں زندہ ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اگر تو واقعی اجر کا طالب ہے تو ان کی اچھی طرح خدمت کر۔'' ایک روایت میں ہے کہ

"ففیھما فجاھد" پس ان میں جہاد کر۔''

(بخاری کتاب الجھاد باب الجھاد باذن الابوین ۔ح۔٣٠٠٤۔مسلم البر والصلۃ باب بر الوالدین وایھما احق بہ ۔ح۔٢٥٤٩)

سیدہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشرکہ ماں معاہدہ حدیبیہ کے دوران مدینہ میں اپنی بیٹی کے پاس آئیں۔انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ''کیا میں اپنی ماں سے حسنِ سلوک کروں۔آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں! تم اپنی ماں سے صلہ رحمی کرو۔''

(بخاری کتاب الھبۃ باب الھدیۃ للمشرکین ۔ح۔٢٦٢٠'مسلم کتاب الزکوۃ باب فضل النفقۃ والصدقۃ علی الاقربین ۔ح۔١٠٠٣)

آپ ﷺ نے فرمایا ''والد جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے۔پس تو اس کی حفاظت کر۔''

(ترمذی ' ابواب البر والصلة باب الفضل فی رضاالوالدین ۔ح۔۱۹۰۰) امام ترمذی نے حسن صحیح کہا۔ابنِ حبان' حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا)

آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا' ماں باپ کی نافرمانی کرنا' ناحق قتلِ نفس (ناحق کسی کو مار دینا یا خودکشی کرنا) اور جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہ ہیں۔''

(بخاری کتاب الایمان والنذور باب الیمین الغموس ۔ح۔٦٦٧٥)

والدین کو گالی دینا

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا ''کیا کوئی شخص اپنے والدین کو گالی دے سکتا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں! ایک شخص کسی کے باپ یا ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ پلٹ کر اس کے باپ یا ماں کو گالی دیتا ہے (اس طرح وہ اپنے والدین کی گالی کا سبب بنا)

(بخاری 'کتاب الادب 'باب لایسب الرجل والدیه ۔ح۔٥٩٧٣۔مسلم کتاب الایمان باب بیان الکبائر واکبرھا ۔ح۔٩٠)

والدین کی وفات کے بعد فرمانبرداری

سیدنا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''والد کی وفات کے بعد اس کی بہتر فرماں برداری یہ ہے کہ اس کا بیٹا اس کے دوستوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرے۔''

(صحیح: مسلم کتاب البر والصلة ح۔٢٥٥٢)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راستے میں ایک دیہاتی ملا۔ آپ نے اسے سلام کیا اور اسے اپنا گدھا دے کر کہا ''اس پر سوار ہو جاؤ۔'' اسے اپنا عمامہ دیا اور کہا ''اسے اپنے سر پر باندھ لو۔'' ابنِ دینار نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا '' اللہ آپ کا بھلا کرے۔ یہ دیہاتی لوگ تو تھوڑی سی چیز پر بھی راضی ہو جاتے ہیں (انہیں اتنا دینے کی کیا ضرورت تھی) آپ نے فرمایا ''اس شخص کا باپ میرے باپ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دوست تھا اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے نیکی کرے۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب صلة اصدقاء الاب والام ونحوهما ح۔٢٥٥٢)

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی میں والدین کی اطاعت نہیں ہے

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لا چکے تھے (ان کی والدہ مسلمان نہیں ہوئی تھیں) ایک دن ان کی والدہ نے قسم کھائی کہ جب تک وہ اسلام کا انکار نہ کرے وہ ان سے نہیں بولیں گی۔ نہ کھائیں گی' نہ پئیں گی۔ ان کی والدہ نے ان سے یہ بھی کہا کہ تم یہ کہتے ہو کہ بے شک اللہ نے تم کو والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیا ہے۔ میں تمہاری ماں ہوں اور میں تمہیں اسلام چھوڑنے کا حکم دیتی ہوں۔ تم میرا کہا مانو تین دن وہ اسی حالت میں رہیں یہاں تک کہ بے ہوش ہوگئیں۔ ان کے بیٹے عمارہ نے ان کو پانی پلایا۔ جب انہیں ہوش آیا تو وہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بددعا دینے لگیں اللہ تعالیٰ نے یہ آیات

نازل فرمائیں۔

﴿وَاِنْ جٰهَدَاكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِىْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِى الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا﴾ (لقمان: ۳۱/ ۱۴)

''اور اگر وہ تجھ سے جھگڑا کریں کہ تو میرے ساتھ اس کو شریک بنا جس کا تجھے علم نہیں ہے تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں ان کے ساتھ اچھے انداز سے سلوک کر۔''

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فی فضل سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالی عنه۔ح۔۱۷۴۸)

مشرک والدین کے لیے دعائے مغفرت کی اجازت نہیں

رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے اپنی والدہ کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی اجازت طلب کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔ پھر آپ نے ان کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت طلب کی اللہ تعالیٰ نے اجازت دے دی۔ آپ ان کی قبر پر تشریف لے گئے۔ آپ خوب روئے، صحابہ کرام بھی روئے پھر آپ نے فرمایا قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس سے موت یاد آتی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الجنائز باب استئذان النبی ﷺ ربه فی زیارۃ قبر امه ۔ح۔۹۷۶)

اولاد کے حقوق

اولاد کی تربیت

اولاد کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ ان کی اچھی تربیت کی جائے تا کہ وہ جہنم کی آگ سے بچ سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ﴾ (التحریم: ٦٦/٦)

''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا ''جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تلقین کرو اور جب وہ دس برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز چھوڑنے پر سرزنش کرو اور ان کے بستر جدا کر دو۔''

(ابو داؤد کتاب الصلاۃ باب متی یومر الغلام بالصلاۃ ۔ ح۔٤٩٤۔ترمذی ۔الصلاۃ ۔باب ماجاء متی یومر الصبی بالصلاۃ۔ح۔٤٠٧۔ترمذی' حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا)

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے آپ ﷺ کے زیر پرورش تھے۔کھانا کھاتے وقت ان کا ہاتھ پورے پیالے میں گھومتا تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا ''بسم اللہ پڑھو' دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔''

(بخاری'الاطعمۃ' باب التسمیة علی الطعام والاکل بالیمین ۔ح۔٥٣٧٦۔مسلم' الاشربة باب آداب الطعام والشراب واحکامهما ۔ح۔٢٠٢٢)

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقہ کی ایک کھجور اپنے منہ میں ڈالی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔''ہیں ہیں اسے پھینک دو کیا تمھیں معلوم نہیں کہ ہم صدقے کی چیز نہیں کھاتے؟''

(بخاری'الزکوۃ' باب مایذکر فی الصدقة للنبی ﷺ ۔ح۔١٤٩١۔مسلم' کتاب الزکوۃ باب تحریم الزکوۃ علی النبی ﷺ۔ح۔١٠٦٩)

بیوی بچوں پر خرچ کرنا

آپ ﷺ نے فرمایا ''ایک دینار جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کیا۔ایک دینار غلام کو آزاد کرنے میں خرچ کیا۔ایک دینار مسکین پر صدقہ کیا اور ایک دینار بال بچوں پر خرچ کیا۔ان میں سب سے زیادہ اجر اس دینار میں ہے جو تو نے اپنے بیوی بچوں پر خرچ کیا۔

(مسلم'الزکوۃ' باب فضل النفقة علی العیال والمملوك ۔ح۔٩٩٥)

آپ ﷺ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی جائیداد کا تہائی (١/٣) حصہ خیرات کرنے کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ ''تیسرا حصہ بھی زیادہ ہے اس لیے کہ تم اپنے وارثوں کو صاحبِ حیثیت چھوڑ کر جاؤ۔یہ اس سے بہتر ہے کہ تم اپنے بچوں کو کنگال کر

کے جاؤ اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ یاد رکھو تم جو بھی اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرو گے اس پر تمہیں اجر ملے گا حتیٰ کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے اس پر بھی ثواب ہوگا۔"

(بخاری الایمان باب ماجآء ان الاعمال بالنیة والحسبة ح۔٥٦۔مسلم کتاب الوصیة باب الوصیة بالثلث ح۔١٦٢٨)

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک مسکین عورت اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ آئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے تین کھجوریں دیں۔ دو اس نے اپنی بیٹیوں کو دیں اور تیسری کھانے کے لیے منہ کی طرف بڑھائی تھی کہ بیٹیوں نے وہ بھی مانگ لی۔ اس نے اس کے دو حصے کیے اور دونوں میں تقسیم کر دی۔ آپ نے اس واقعہ کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کی وجہ سے جنت واجب فرما دی (یا فرمایا) اس کی وجہ سے اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیا گیا۔"

(مسلم کتاب البر والصلة باب فضل الاحسان الی البنات ح۔٢٦٣٠)

آپ نے فرمایا۔ جس کو اللہ تعالیٰ بیٹیاں عطا فرمائے اور وہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو وہ بیٹیاں اس کے لیے جہنم کی آگ سے پردہ بن جائیں گی۔

(بخاری الزکوة باب اتقوا النار ولو بشق تمرة ح۔١٤١٨۔مسلم ۔ ح۔٢٦٢٩)

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ "میں ابو سلمہ کی (پہلی بیوی سے) اولاد پر خرچ کروں تو کیا میرے لیے کوئی اجر ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "تم ان پر جو خرچ کرو گی اس میں تمہارے لیے اجر ہے۔"

(بخاری کتاب الزکوۃ باب الزکوۃ علی الزوج والایتام فی الحجر ۔ح۔۱۴۶۷ مسلم کتاب الزکاۃ ۔باب فضل النفقۃ والصدقۃ علی الاقربین والزوج والاولاد ۔ح۔۱۰۰۱)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس شخص نے دو بچیوں کی پرورش اور تربیت کی حتیٰ کہ وہ بالغ ہوگئیں' قیامت والے دن وہ اور میں اس طرح قریب ہوں گے جس طرح دو انگلیاں۔'' آپ ﷺ نے انہیں ملا کر دکھایا۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ والادب باب فضل الاحسان الی البنات ۔ح۔۲۶۳۱)

اولاد میں برابری

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد بشیر بن سعد نے انہیں ایک غلام ہبہ کیا اور نبی کریم ﷺ کو یہ بات بتائی تو آپ ﷺ نے پوچھا ''کیا تو نے اپنے ہر بیٹے کو ایک ایک غلام ہبہ کیا ہے؟'' بشیر کہنے لگے ''نہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''تو پھر اس غلام کو واپس لے لو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔'' ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں ''اس معاملے پر میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنالو۔ میں ظلم پر گواہ نہیں بن سکتا۔'' میرے والد واپس آئے اور وہ دیا ہوا عطیہ واپس لے لیا۔

(بخاری کتاب الھبۃ باب الھبۃ للولد۔ح۔۲۵۸۶ مسلم :کتاب الھبات باب کراھۃ تفضیل بعض الاولاد والھبۃ۔ح۔۱۶۲۳)

آج بہت سے والدین اپنی اولاد کو ضائع کر رہے ہیں۔ انہیں اپنی اولاد کے مشاغل اور سرگرمیوں کا علم نہیں۔ نہ وہ انہیں نیکی کی تعلیم دیتے ہیں اور نہ بری خصلتوں سے منع کرتے ہیں۔ حالانکہ اولاد کی صالح تربیت والدین کے لیے ان کی زندگی میں بھی فائدہ

مند ہے اور ان کی وفات کے بعد بھی۔

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:

جب بندہ مر جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے

۱۔صدقۂ جاریہ

۲۔ایسا علم کہ لوگ اس کے مرنے کے بعد بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔

۳۔صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔

صحیح مسلم کتاب الوصیة ۔باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاته ۔ح۔١٦٣١)

اولاد سے محبت

نبی رحمت ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بوسہ لیا۔اقرع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ''میرے دس بچے ہیں۔میں نے آج تک ان میں سے کسی کا کبھی بوسہ نہیں لیا۔'' آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا ''جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔''

(بخاری کتاب الادب باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته ۔ح۔٥٩٩٧۔مسلم :کتاب الفضائل باب رحمته الصبيان والعيال ۔ح۔٢٣١٨)

بیوی کے حقوق

محبت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً﴾(الروم: ۳۰/ ۲۱)

''اوراس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان کی طرف (مائل ہوکر) سکون حاصل کرو اور اس نے تمہارے درمیان محبت وشفقت پیدا کردی۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' دنیا ساز وسامان ہے اور دنیا کا بہترین سامان نیک عورت ہے۔''

(مسلم کتاب الرضاع باب خیر متاع الدنیا المراۃ الصالحۃ ح۔۱۴۶۷)

آپ ﷺ نے فرمایا'' تم میں کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے اور تم میں بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہے۔''

(ترمذی ' ابواب النکاح باب ماجآء فی حق المرأۃ علی زوجھا ح۔۱۱۶۲۔امام ترمذی نے

حسن صحیح، حاکم، ذہبی اور ابنِ حبان نے صحیح کہا)

آپ ﷺ نے فرمایا ''مومن مرد اپنی مومنہ بیوی سے نفرت نہ کرے۔ اگر اس کی ایک عادت یا صفت اسے ناپسند ہوگی تو اس کی دوسری صفت سے وہ خوش ہوگا۔''

(مسلم:كتاب الرضاع باب الوصية بالنساء ح.١٤٦٩)

حسنِ سلوک

معاملات میں نرمی، چہرہ کی شگفتگی، بات میں ادب واحترام ہی وہ اچھی معاشرت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔

﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ (النساء: ٤/ ١٩)

''اور عورتوں سے معروف طریقہ سے نباہ کرو۔''

آپ ﷺ نے بیوی کے حقوق بیان کرتے ہوئے فرمایا ''جب تم کھانا کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ۔ جب تم لباس پہنو تو اسے بھی پہناؤ۔ اس کے منہ پر نہ مارو۔ اسے برا بھلا نہ کہو اور اس سے گفتگو ترک کرو تو صرف گھر کی حد تک۔

(ابو داؤد' كتاب النكاح' باب فی حق المرأة على زوجها ح.٢١٤٢۔ امام نووی نے حسن کہا)

آپ ﷺ نے فرمایا ''عورتوں سے بہتر سلوک کرو کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ وہ کسی طرح تمہارے لیے سیدھی نہ ہوگی اور پسلی کا سب سے زیادہ ٹیڑھا حصہ وہ ہے جو بلند ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنے لگو گے تو اسے توڑ ڈالو گے۔ اور اگر چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی ہی رہے گی۔ لہٰذا عورتوں سے اچھا سلوک کرو۔''

(مسلم :كتاب الرضاع .باب الوصية بالنساء.ح.١٤٦٧)

ایک روایت میں ہے۔

”عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور کسی طرح تمہارے لیے سیدھی نہ ہوگی۔ لہٰذا اگر تم اس ٹیڑھ کی حالت میں اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو تو اٹھا لو۔ اور اگر تم اسے سیدھا کرنے لگو گے تو اسے توڑ دو گے اور اس کا توڑنا طلاق ہے۔

(بخاری' كتاب النكاح باب المداراة مع النساء.ح.٥١٨٤.مسلم :كتاب الرضاع باب الوصية بالنساء.ح.١٤٧٠ وقبل ١٤٦٧/٥٩)

بہت سے شوہر اپنی بیویوں کو درجہ کمال پر دیکھنا چاہتے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق یہ ناممکن ہے۔ اسی لیے ایسے میاں بیوی کی زندگی تنگ رہتی ہے۔ وہ اپنی بیویوں سے فائدہ اٹھانے کے قابل نہیں رہتے۔

لہٰذا آدمی کو چاہیے کہ اپنی بیوی سے حسن سلوک کرے۔ جو کچھ بیوی سے میسر آئے وہ لے لے کیونکہ اس کی طبیعت میں ٹیڑھ ہونا لازمی ہے۔

بیویوں میں عدل

اگر خاوند کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو ان کے اخراجات' رہائش اور شب بسری غرض تمام امور میں ممکن حد تک عدل کرے۔ ان میں ایک کی جانب میلان رکھنا بڑا گناہ ہے۔ البتہ بعض امور مثلاً محبت اور دل کی خواہش میں عدل نہ ہو تو خاوند پر گناہ نہیں کیونکہ یہ اس کے بس میں نہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا ”اے اللہ! یہ میری تقسیم ایسے معاملہ میں ہے جس پر میرا اختیار ہے اور جس بات میں میرا اختیار نہیں بلکہ تیرا اختیار ہے اس پر مجھے ملامت نہ کرنا۔“

(ابو داؤد کتاب النکاح باب فی القسم بین النساء ح۔ ۲۱۳۴ ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا)

تربیت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ قُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا ٱلنَّاسُ وَٱلْحِجَارَةُ﴾ (التحریم: ٦٦/٦)

''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔''

بیوی گھر والوں میں شامل ہے لہٰذا اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے لیے اس کی تربیت کرے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا'' امام ذمے دار ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ مرد اپنے اہل پر حاکم اور ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت (اہل خانہ) کے بارے میں پوچھا جائے گا' عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اس سے اس کی رعیت (مال واسباب) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ پس تم سب (اپنے اپنے دائرے میں) نگران اور ذمے دار ہو اور سب سے اس کی رعیت کے بارے میں باز پرس کی جائے گی۔''

(بخاری کتاب العتق باب کراهية التطاول على الرقيق ح۔ ۲۵۵۳۔ مسلم: کتاب الامارہ باب فضيلة الامام العادل ح۔ ۱۸۲۹)

لہٰذا بیوی کو بے پردہ باہر نکلنے، نامحرم لوگوں سے ملنے سے منع کرے۔ اخلاقی اور عملی خرابیوں سے اسے بچائے۔ اسے اللہ اور رسول ﷺ کے احکام سے بغاوت کی زندگی گزارنے کے لیے کھلا میدان نہ دے۔

آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کی بندیوں کو مساجد سے نہ روکو۔ اگر کسی کی عورت اس سے مسجد میں جانے کی اجازت طلب کرے تو منع نہ کرو۔''

(بخاری الاذان باب استیذان المرأة زوجها بالخروج الی المسجد۔ح۔ ۸۷۳ مسلم۔ الصلاة باب خروج النساء الی المساجد اذا لم یترتب علیه فتنة۔ح۔۴۴۲)

نکاح میں عورت کی مرضی

خنسا بنت خدام انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ان کے والد نے کسی شخص سے کر دیا وہ بیوہ تھیں اور اس نکاح کو پسند نہیں کرتی تھیں وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور سارا ماجرا سنایا۔ رسول اللہ ﷺ نے نکاح کو مسترد کر دیا۔

(صحیح بخاری کتاب النکاح باب اذازوج الرجل ابنته وهی کارهة فنکاحه مردود۔ح۔۵۱۳۸)

بیوی کا راز افشا نہ کرے

آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس انسان کا مقام قیامت کے دن بدترین ہوگا جو اپنی بیوی کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے بعد اس کا راز افشا کرتا ہے (یعنی دوستوں میں مزے لے لے کر بیان کرتا ہے۔''

(مسلم)کتاب النکاح باب تحریم افشاء سر المرأۃ ۔ح۔۱۴۳۷)

دیندار عورت سے نکاح

آپ ﷺ نے فرمایا ''عورت سے چار وجوہ کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے۔

۱۔ اس کے مال کی بنا پر

۲۔ اس کے خاندانی حسب ونسب کی بنا پر

۳۔ اس کے حسن و جمال کی بنا پر

۴۔ اس کے دین کی بنا پر

پس تم دین کی بنا پر نکاح کرو۔''

بخاری کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین ۔ح۔۵۰۹۰۔مسلم :کتاب الرضاع ۔باب استحباب نکاح ذات الدین۔ح۔۱۴۶۶)

بیوی پر بے جا شک کرنا

ایک دن ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا ''میری بیوی نے کالا بچہ جنا ہے (مجھے اس پر شبہ ہے) آپ ﷺ نے فرمایا۔تمہارے اونٹوں کے رنگ کیسے ہیں۔اس نے کہا سرخ آپ ﷺ نے فرمایا ان میں کوئی بھورا بھی ہے اس نے کہا ہاں۔آپ ﷺ نے فرمایا وہ کہاں سے آیا اس نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ (اوپر اصل میں کوئی بھورا اونٹ ہوگا) اور اس کی اصل نے اس طرح نکالا ہوگا۔تو آپ ﷺ نے

فرمایا تیرے بچہ کو بھی اس کی اصل نے ایسا ہی نکالا ہے تیرے آباؤ اجداد میں کوئی کالا ہوگا جس کے اثر سے یہ بچہ کالا پیدا ہوا ہے۔)

(صحیح بخاری 'کتاب الطلاق 'باب اذا عرض بنفی الولد ۔ح۔٥٣٠٥ صحیح سلم کتاب اللعان ۔ح۔١٥٠٠)

بیوی کا خاوند کے مال سے کچھ لے لینا

ابوسفیان کی بیوی' ھندہ رضی اللہ تعالی عنھما نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ ابوسفیان رضی اللہ تعالی عنہ ذرا بخیل آدمی ہیں تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا اگر میں ان کے مال میں سے اپنے بچوں کے لیے (بغیر اجازت) کچھ لے لوں۔آپ نے فرمایا گناہ نہیں ہوگا مگر دستور کے مطابق لینا۔

(بخاری ابواب المناقب ذکرھند بنت عتبة رضی الله تعالی عنها۔ح۔٣٨٢٥ ومسلم کتاب الاقضية باب قضية هند۔ح۔١٧١٤)

خاوند کے حقوق

اطاعت

مرد کا اپنی بیوی پر یہ حق ہے کہ وہ ہر ایسے کام میں اس کی اطاعت کرے جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ نہ آئے' اور اس کا خاوند وہ رات اس سے ناراضگی کی حالت میں گزارے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ ''وہ اللہ جو آسمانوں میں ہے اس پر ناراض رہتا ہے یہاں تک کہ خاوند اس سے راضی ہو جائے۔''

(بخاری' کتاب بدء الخلق باب اذا قال احدکم آمین ح۔۳۲۳۷۔مسلم کتاب النکاح۔باب تحریم امتناعها من فراش زوجها ح۔١٤٣٦)

آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔''

(ترمذی' ابواب الرضاع باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأة ح۔۱۱۵۹۔ امام ترمذی نے حسن صحیح کہا)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''جس عورت کا انتقال اس حال میں ہوا کہ اس کا خاوند اس سے خوش تھا تو وہ جنت میں جائے گی۔''

(ترمذی ابواب الرضاع باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأة ح۔۱۱۶۱۔ امام ترمذی نے حسن حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا)۔

آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر کسی عورت کا خاوند گھر پر موجود ہو تو وہ اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے اور نہ ہی اس کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں داخل ہونے کی اجازت دے۔''

(بخاری کتاب النکاح باب لاتاذن المرأة فی بیت زوجها لاحدالاباذنه ح۔۵۱۹۵۔مسلم کتاب الزکوة باب ماانفق العبد من مال مولاه ح۔۱۰۲۶)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدمی اپنی حاجت کے لیے اپنی بیوی کو بلائے تو اسے چاہیے کہ وہ فوراً آجائے اگرچہ وہ تنور پر (روٹی پکانے میں مصروف) ہو۔

(ترمذی ابواب الرضاع باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأة ح۔۱۱۶۰)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جو عورت دنیا میں اپنے خاوند کو ایذا پہنچاتی ہے تو اس کی حورعین میں سے ہونے والی بیوی کہتی ہے۔اللہ تجھے ہلاک کرے اسے ایذا مت پہنچا کیونکہ یہ تو تیرے پاس چند روزہ مہمان ہے۔عنقریب یہ تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آنے والا ہے۔(ترمذی ابواب الرضاع ح۔۱۱۷۴۔ابن ماجه ۔کتاب النکاح باب فی المرأة توذی زوجها ح۔۱۱۷۴)

عورتیں جہنم میں

رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے فرمایا۔صدقہ کرو۔اس لیے کہ عورتیں کثرت

سے جہنم کا ایندھن ہوں گی۔ایک عورت نے پوچھا ایسا کیوں ہوگا؟ آپ نے فرمایا۔تم کثرت سے شکایت کرتی ہواور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔''

(صحیح مسلم کتاب العیدین باب صلاة العیدین۔ح۔۸۸۵)

عزت وناموس کی حفاظت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُولٰی﴾

''اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور پہلی جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار نہ کرو۔''

(الاحزاب:۳۳/۳۳)

نیز فرمایا۔

﴿فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ﴾

''پس (کسی اجنبی شخص کے ساتھ) نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں بیماری ہے وہ طمع کرے گا۔'' (الاحزاب:۳۳/۳۲)

فرمایا۔﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا﴾ (النور:۲۴/۳۱)

''اور مومن عورتوں سے کہہ دیجیے کہ آنکھیں جھکا کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کا اظہار نہ کریں سوائے اس کے جو خود ظاہر ہو جائے۔''

رشتہ داروں کے حقوق

حسن سلوک

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے رحم سے فرمایا کہ جو تجھے ملائے گا اللہ اسے ملائے گا اور جو تجھے توڑے گا اللہ اسے توڑے گا۔

(بخاری کتاب الادب باب من وصل وصله الله ح۔٥٩٨٧۔مسلم :کتاب البر والصلة باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها۔ح۔٢٥٥٤)

آپ ﷺ نے فرمایا'' جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ:

۱۔ مہمان کی عزت کرے

۲۔ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرے

۳۔ بھلائی کی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔

(بخاری کتاب الادب باب من کان یومن بالله ح۔٦٠١٨۔مسلم :کتاب الايمان باب الحث على اكرام الجار والضيف۔ح۔٤٧)

آپ ﷺ نے فرمایا'' جو شخص اپنی روزی میں فراخی اور عمر میں اضافہ چاہتا ہے تو وہ صلہ رحمی کرے۔''

(بخاری کتاب الادب باب من بسط له فی الرزق ۔ح۔۵۹۸۶۔مسلم :کتاب البر والصلة باب صلة الرحم وتحریم قطیعتها ۔ح۔۲۵۵۷)

آپ ﷺ نے فرمایا ''قطع رحمی (رشتہ داروں کے ساتھ بدسلوکی) کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔''

(بخاری کتاب الادب باب اثم القاطع ۔ح۔۵۹۸۴۔مسلم :کتاب البر والصلة باب صلة الرحم وتحریم قطیعتها ۔ح۔۲۵۵۶)

بدسلوکی کے بدلے حسن سلوک

ایک صحابی نے عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ! میرے کچھ رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں اور وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں۔ میں ان سے حسنِ سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔ میں ان سے تحمل اور بردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ نادانی سے پیش آتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے کہا ہے تو' تو گویا ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہا ہے۔ ان کے مقابلے میں تیرے ساتھ ہمیشہ اللہ کی طرف سے ایک مددگار رہے گا جب تک تیرا رویہ ایسا رہے گا۔'' (مسلم کتاب البروالصلة باب صلة الرحم وتحریم قطیعتها ۔ح۔۲۵۵۸)

آپ ﷺ نے فرمایا ''وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے جو (کسی رشتہ دار کے ساتھ) احسان کے بدلے میں احسان کرتا ہے بلکہ اصل صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے جب اس سے قطع رحمی (بدسلوکی) کی جائے تو وہ صلہ رحمی (اچھا سلوک) کرے۔''

(بخاری کتاب الادب باب لیس الواصل بالمکافی ۔ح۔۵۹۹۱)

جنگ بنو مصطلق سے واپسی کے وقت رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے قریب ایک مقام پر قیام کیا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا قضائے حاجت کے لیے روانہ ہوئیں اور اسلامی لشکر سے کافی دور چلی گئیں۔ وہاں ہار ٹوٹ کر گر گیا جس کی تلاش میں انہیں کافی دیر لگ گئی۔ اسی اثناء میں اسلامی فوج اس منزل سے روانہ ہوگئی۔ ان دنوں عورتیں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا ہودج اونٹ پر رکھتے ہوئے لوگ سمجھے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اس میں موجود ہیں۔ جب آپ اپنی منزل پر آئیں تو وہاں کوئی بھی نہ تھا۔ وہ وہیں بیٹھ گئیں۔ پھر انہیں نیند آ گئی اور وہ سو گئیں۔

صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ تعالی عنہ اسلامی لشکر کے پیچھے رہا کرتے تھے۔ صبح کے وقت جب انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کو دیکھا تو انا اللہ و انا الیہ راجعون پڑھا۔ اپنے اونٹ سے اترے۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا اس پر سوار ہوگئیں۔ صفوان رضی اللہ تعالی عنہ اونٹ کی لگام پکڑ کر پیدل چلتے ہوئے دوپہر کے وقت سخت گرمی میں اسلامی لشکر سے جا ملے۔ عبداللہ بن ابی اور منافقین کے ایک گروہ کو موقع ملا اور انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا پر تہمت لگائی۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے ایک رشتہ دار مسطح بن اثاثہ رضی اللہ تعالی عنہ بھی تہمت لگانے والوں میں شامل تھے۔ حالانکہ ان کی مفلسی اور رشتہ داری کی وجہ سے ان کا خرچ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے ذمّے لے رکھا تھا۔

ایک ماہ بعد اللہ تعالیٰ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی براءت میں آیات نازل

فرمائیں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسطح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ناراض ہو گئے۔ اور کہا: اللہ کی قسم میں مسطح کو اب کچھ نہ دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (النور: ٢٤/٢٢)

''جو لوگ تم میں صاحب فضل و وسعت ہیں اور اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ رشتہ داروں محتاجوں اور ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہیں دیں گے۔ ان کو چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں۔ کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تم کو بخش دے اللہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''

اس آیت کے نازل ہونے پر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا واللہ مجھے اپنی بخشش بہت پسند ہے اللہ کی قسم میں یہ نفقہ بند نہیں کرونگا۔ الغرض انہوں نے مسطح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وظیفہ جاری کر دیا۔ (بخاری کتاب المغازی باب حدیث الافك ح۔ ٤١٤١)

صدقہ میں رشتہ داروں کو ترجیح

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا ''جو عورتیں اپنے خاوندوں پر اور اپنی گودوں میں زیرِ پرورش یتیموں پر صدقہ کرتی ہیں ان کے لیے دگنا اجر ہے۔ ایک رشتہ داری کا اجر اور دوسرا صدقے کا اجر۔

(بخاری کتاب الزکوۃ باب الزکوۃ علی الزوج والایتام فی الحجر ح۔١٤٦٦۔ مسلم: کتاب الزکاۃ باب فضل النفقة علی الاقربین ح۔١٠٠٠)

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصارِ مدینہ میں کھجور کے باغات کے اعتبار سے سب سے زیادہ دولت مند تھے۔انہوں نے اپنا پسندیدہ باغ بیرحاء اللہ کی راہ میں صدقہ کرتے ہوئے رسول اکرم ﷺ سے عرض کی کہ'' آپ ﷺ اسے جہاں مناسب سمجھیں' اپنے استعمال میں لائیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ تو بڑا نفع بخش مال ہے۔اسے اپنے قرابت داروں میں تقسیم کردو۔'' چنانچہ انہوں نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کردیا۔

(بخاری کتاب الزکوة باب الزکوة علی الاقارب ۔ح۔١٤٦١۔مسلم :کتاب الزکوة باب فضل النفقة والصدقة علی الاقربین ۔ح۔٩٩٨)

ام المومنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک لونڈی آزاد کی اور نبی رحمت ﷺ سے اس کی اجازت نہیں لی ۔پھر آپ نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم وہ اپنے ماموؤں کو دے دیتیں تو تمہارے لیے زیادہ اجر کا باعث ہوتا

(بخاری ۔کتاب الهبة باب بمن یبدأ بالهبة ۔ح۔٢٥٩٤۔مسلم :کتاب الزکوة باب فضل النفقة والصدقة علی الاقربین ۔ح۔٩٩٩)

مشرک رشتہ داروں سے حسنِ سلوک

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا ''بنی فلاں کی اولاد میرے دوست نہیں ہیں۔میرے دوست اللہ اور نیک مومن ہیں۔البتہ ان سے میری رشتہ داری ہے جسے میں ضرور ملحوظ رکھتا ہوں۔'' (بخاری 'کتاب الادب باب یبل الرحم ببلالها ۔ح۔٥٩٩٠۔مسلم:کتاب الایمان باب موالاة المومنین ومقاطعة غیرهم ۔ح۔٢١٥)

مومن کافر کا وارث نہیں

جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ معظمہ فتح کیا تو کسی نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ کیا آپ ﷺ اپنے مکان میں قیام فرمائیں گے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا عقیل نے کوئی مکان چھوڑا ہے۔عقیل اور طالب کافر ہونے کی وجہ سے ابوطالب کے وارث ہوئے۔علی اور جعفر رضی اللہ تعالی عنہما مسلم ہونے کی وجہ سے ابوطالب کے وارث نہیں ہوئے کیونکہ نہ مومن کافر کا وارث ہوتا ہے اور نہ کافر مومن کا۔

(صحیح بخاری کتاب الحج باب توریث دور مکہ وبیعھا وشرائھا.ح.١٥٨٨، ٦٧٦٤)

پڑوسیوں کے حقوق

حسن سلوک

✓ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ﴾ (النساء:٤/٣٦)

''ماں باپ، قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں کے ساتھ احسان کرو۔''

✓ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا ''جبرائیل علیہ السلام مجھے ہمسایہ کے حقوق کے متعلق اس قدر تاکید کرتے رہے تا آنکہ مجھے گمان ہونے لگا کہ اسے وارث بنا دیا جائے گا۔''

(بخاری کتاب الادب باب الوصیة بالجار ح۔٦٠١٤۔٦٠١٥۔مسلم:کتاب البر والصلة باب الوصیة بالجار والاحسان الیه ح۔٢٦٢٤۔٢٦٢٥)

✓ آپ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے ہمسایہ سے بہتر سلوک کرے۔'' (بخاری کتاب الادب باب من کان یومن باالله ح۔٦٠١٩۔مسلم :کتاب الایمان باب الحث علی اکرام الجار والضیف۔ح۔٤٨)

آپ ﷺ نے فرمایا ''جب تم شوربے والا سالن پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ کر لیا کرو اور پڑوسی کا خیال رکھو۔''

(مسلم کتاب البر والصلة باب الوصية بالجار والاحسان اليه ۔ح۔٢٦٢٥)

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے دو پڑوسی ہیں۔ان میں سے کون میرے تحفے کا زیادہ مستحق ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''جس کا دروازہ تیرے زیادہ قریب ہو۔'' (بخاری کتاب الشفعة باب ای الجوار اقرب ۔ح۔٢٢٥٩)

شر سے محفوظ رکھنا

آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں۔اللہ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں۔اللہ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین نے پوچھا ''کون یارسول اللہ ﷺ؟'' فرمایا ''جس کا ہمسایہ اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں۔''

(بخاری کتاب الادب باب اثم من لم یامن جار ہ بوائقه ۔ح۔٦٠١٦۔مسلم :کتاب الایمان باب تحریم ایذاء الجار۔ح۔٤٦)

آپ ﷺ نے فرمایا'' وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کی شرارتوں سے اس کا ہمسایہ امن میں نہ ہو۔'' (مسلم کتاب الایمان باب تحریم ایذاء الجارح ٤٦)

ہمسایہ کی مدد

آپ ﷺ نے فرمایا'' تم میں سے کوئی اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار پر شہتیر رکھنے سے نہ روکے۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ''کیا وجہ ہے کہ (اس فرمانِ رسول ﷺ کے باوجود) تم اس حکم کو قبول نہیں کرتے؟ اللہ کی قسم! میں اس حدیث کو تمہارے سامنے بیان کرتا رہوں گا۔'' (بخاری کتاب المظالم باب لایمنع جار جارہ ان یغرز۔ح۔٢٤٦٣۔مسلم کتاب البیوع باب غرز الخشب فی جدار الجار۔ح۔١٦٠٩)

قیامت کے دن حقوق العباد کا فیصلہ

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا۔ ''تمہیں قیامت کے دن حق والوں کا حق ضرور ادا کرنا ہوگا حتّٰی کہ سینگ والی بکری سے بغیر سینگوں والی بکری کو بدلہ دلوایا جائے گا۔''

(مسلم کتاب البر 'باب تحریم الظلم ۔ح۔۲۵۸۲)

آپ نے فرمایا۔ جس آدمی پر بھی اپنے دوسرے مسلمان بھائی کا اس کی عزت و آبرو سے متعلق یا کسی اور چیز سے متعلق کوئی حق ہو تو اسے چاہیے کہ آج ہی دنیا میں اس کا ازالہ کر کے اس حق سے عہدہ براہو جائے قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس دن کسی کے پاس دینار و درہم نہیں ہوں گے۔ اگر اس کے پاس عمل صالح ہوئے تو اس کے ظلم کے برابر اس سے لے لئے جائیں گے۔ اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو صاحب حق کی برائیاں اس پر لاددی جائیں گی۔ (بخاری کتاب المظالم 'باب من کانت له مظلمة ۔ح۔۲٤٤۹)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے۔ مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا لیکن وہ اس حال میں آئے گا کہ کسی کو اس نے گالی دی ہوگی، کسی پر بہتان تراشی ہوگی کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ پس ان (تمام مظلومین) کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی۔ پس اگر اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں اور اس کے ذمے دوسروں کے حقوق باقی ہوئے تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسلم کتاب البر باب تحریم الظلم ۔ح۔۲۵۸۱)

مسلمانوں کے آپس کے حقوق

اللہ کے لیے محبت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا میری عظمت وجلالت کے لیے باہم محبت کرنے والے کہاں ہیں۔آج میں ان کو اپنے سائے میں جگہ دوں گا جبکہ میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے۔

(مسلم ـکتاب البر والصلة باب فضل الحب فی اللّٰه ـح۔٢٥٦٦)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔(قیامت کے دن)اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔میری جلالت وعظمت کی خاطر باہم محبت کرنے والے کہاں ہیں۔ان کے لیے نور کے منبر ہیں (جس پر وہ بیٹھیں گے)ان پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔

(ترمذی 'ابواب الزهد باب ماجاء فی الحب فی اللّٰه ـح۔٢٣٩٠۔ابن حبان نے صحیح' امام ترمذی نے حسن صحیح کہا)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ سونے چاندی کے کانوں کی طرح کانیں ہیں۔ ان میں زمانہ جاہلیت کے بہتر لوگ اسلام میں بھی بہتر ہونگے۔جب انہیں دین کی سمجھ

آ جائے ۔روحیں مختلف قسم کے لشکر ہیں ۔پس ان روحوں میں سے جن کی عالم ارواح میں ایک دوسرے سے جان پہچان ہوگئی ۔وہ (دنیا میں بھی) آپس میں مانوس ہیں اور جو وہاں ایک دوسرے سے انجان رہیں وہ (دنیا میں بھی) ایک دوسرے سے الگ ہیں ۔

(بخاری ۔کتاب الانبیاء باب الارواح جنود مجندة ۔ح۔٣٣٣٦۔مسلم :کتاب البر والصلة باب الارواح جنود مجندة ۔ح۔٢٦٣٨)

آپ ﷺ نے فرمایا ''آپس میں محبت' ایک دوسرے پر رحم اور مہربانی میں سب مومن ایک جیسے ہیں ۔اگر جسم کے ایک حصہ میں تکلیف ہو تو اس کی وجہ سے سارا جسم بیداری اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔''

(بخاری کتاب الادب باب رحمة الناس فضل تعاون المومنین ۔ح۔٦٠٢٦۔مسلم :کتاب البر والصلة باب تراحم المومنین وتعاطفهم ۔ح۔٢٥٨٦)

آپ ﷺ نے فرمایا ''ایک مومن دوسرے مومن کے لیے اس عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط کرتا ہے۔''

(بخاری کتاب الادب باب فضل تعاون المومنین ۔ح۔٦٠٢٦۔مسلم :کتاب البروالصلة باب تراحم المومنین وتعاطفهم ۔ح۔٢٥٨٥)

آپ ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں نہیں جاؤ گے جب تک ایمان نہیں لاؤ گے ۔اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم ایک دوسرے سے اللہ کے لیے محبت نہیں کرو گے ۔کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے اختیار کرو تو باہم محبت کرنے لگ جاؤ گے اور وہ یہ

ہے کہ تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان انه لایدخل الجنة الاالمومنون۔ح۔٥٤)

آپ ﷺ نے فرمایا "جب آدمی اپنے بھائی سے محبت کرے تو اسے چاہیے کہ اسے بتا دے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب اخبار الرجل لمحبته اياه ۔ح۔٥١٢٤۔ترمذی:ابواب الزهد باب ماجاء فی اعلام الحب ۔ح۔٢٣٩۔ امام ترمذی نے حسن اور ابنِ حبان نے صحیح کہا)

اللہ کی محبت میں ایک دوسرے سے ملاقات کرنا

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری محبت واجب ہوگئی ان کے لیے جو میرے لیے آپس میں محبت کرتے، میرے لیے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور ایک دوسرے سے ملاقات کرتے اور میرے لیے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔"

(موطا مالك کتاب الشعر باب ماجاء فی المتحابین فی اللّٰه ۔ح۔٢/٩٥٣۔امام نووی نے صحیح کہا)

آپ ﷺ نے فرمایا "ایک آدمی کسی دوسری بستی میں اپنے بھائی کی زیارت کے لیے گیا۔اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا۔اس نے پوچھا "تم کہاں جا رہے ہو؟" اس نے کہا کہ "اس بستی میں میرا بھائی رہتا ہے۔اس کے پاس جا رہا ہوں۔" فرشتے نے پوچھا "کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے جس کی وجہ سے تم تکلیف اٹھا رہے ہو یا اس کے احسان کا بدلہ اتارنے جا رہے ہو؟" اس نے کہا "نہیں میں صرف اس لیے جا رہا ہوں کہ میں اس سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں۔" فرشتے نے کہا کہ "میں فرشتہ ہوں اور (تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ) اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتا ہے جیسا تم صرف اللہ کے لیے اس سے محبت کرتے

ہو۔" (مسلم کتاب البر والصلة والادب باب فضل الحب فی الله ۔ح۔۲۵۶۷)

اہلِ خیر کی زیارت کرنے کا بیان

نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا "آ وَام ایمن کی زیارت کو چلیں جس طرح رسول اللہ ﷺ ان کی زیارت کیا کرتے تھے۔" وہ دونوں ان کے پاس پہنچے تو وہ رو پڑیں۔ انہوں نے کہا "آپ کیوں روتی ہیں؟" ام ایمن نے جواب دیا "میں اس لیے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔" یہ بات سن کر یہ دونوں بھی رونے لگے۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل ام ایمن۔ح۔۲٤٥٤)

خیر خواہی

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی پر بیعت کی۔

(بخاری کتاب الایمان باب قول النبی ﷺ الدین النصیحة لله ولرسوله ولائمة المسلمین وعامتهم ۔ح۔۵۷۔مسلم ۔کتاب الایمان ۔باب بیان ان الدین النصیحة ۔ح۔۵٦)

آپ ﷺ نے فرمایا "دین خیر خواہی کا نام ہے۔" سوال کیا گیا "کس کی؟" فرمایا "اللہ کی، اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی، خلیفۃ المسلمین کی اور عام مسلمانوں کی۔"

(بخاری کتاب الایمان باب بیان ان الدین النصیحة۔ح۔۵۵)

مسلمانوں پر شفقت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی وہ چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے کرتا ہے۔

(بخاری کتاب الایمان باب من الایمان ان یحب لاخیه ۔ح۔۱۳۔مسلم ۔کتاب الایمان باب الدلیل علی ان من خصال الایمان ان یحب لاخیه مایحب لنفسه من الخیر۔ح۔٤٥)

آپ ﷺ نے فرمایا ''مسلم وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو اللہ کی منع کردہ چیزوں کو چھوڑ دے۔

(بخاری کتاب الایمان باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده ۔ح۔۱۰۔مسلم : کتاب الایمان باب بیان تفاضل الاسلام وای اموره افضل ۔ح۔٤٠)

آپ ﷺ نے فرمایا ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔وہ نہ اس پر زیادتی کرتا ہے' نہ اسے (بے یار و مددگار چھوڑ کر) دشمن کے سپرد کرتا ہے۔جو اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہو' اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتا ہے۔جو کسی مسلمان سے کوئی پریشانی دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی قیامت کی پریشانیوں میں سے کوئی بڑی پریشانی دور فرمائے گا۔اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔(بخاری کتاب المظالم باب لایظلم المسلم المسلم ولایسلمه ۔ح۔٢٤٤٢۔مسلم :کتاب البر والصلة باب تحریم الظلم ۔ح۔٢٥٨٠)

مسلمان کو حقیر نہ سمجھنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مومن سے دنیا کی کوئی سختی دور کرتا ہے تو اللہ

تعالیٰ اس پر سے آخرت کی سختیوں میں سے ایک سختی دور کرے گا۔ جو شخص مفلس کو (قرض کے لئے) مہلت دے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی کرے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کا عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کا عیب چھپائے گا۔ اللہ تعالیٰ بندہ کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔ جو شخص علم دین حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے جب لوگ اللہ کی کتاب پڑھنے پڑھانے اللہ کے گھر میں جمع ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اترتی ہے جو ان کو ڈھانپ لیتی ہے فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے

(مسلم کتاب الدعوات باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن ۔ح۔۲٦۹۹)

مسلمان کو سلام کہنا

نبی رحمت ﷺ نے سلام پھیلانے کا حکم دیا۔

(بخاری کتاب الاستیذان باب افشاء السلام ۔ح۔٦٢٣٥۔مسلم :باب من حق المسلم للمسلم ردالسلام ۔ح۔٢٠٦٦)

ایک صحابی نے آپ ﷺ سے پوچھا ''اسلام کی کونسی بات زیادہ بہتر ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''تم (بھوکے کو) کھانا کھلاؤ اور ہر شخص کو سلام کہو چاہے تم اسے جانتے ہو یا نہیں۔'' (بخاری کتاب الایمان باب اطعام الطعام من الاسلام ۔ح۔١٢۔ مسلم : کتاب الایمان باب بیان تفاضل الاسلام وای اموره افضل ۔ح۔٣٩)

ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر السلام علیکم کہا اور بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا کہ ''اس کے لیے دس نیکیاں ہیں۔'' ایک دوسرے

آدمی نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔آپ ﷺ نے فرمایا ”اس کے لیے بیس نیکیاں ہیں۔“ پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔آپ ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا ”اس کے لیے تیس نیکیاں ہیں۔“

(ابو داؤد' ترمذی' کتاب الادب باب کیف السلام ح۔٥١٩٥۔ترمذی :ابواب الاستیذان باب ماذکر فی فضل السلام ۔ ح۔٢٦٨٩۔امام ترمذی نے حسن اور ابن حجر نے قوی کہا)

سلام کے آداب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”چھوٹا بڑے کو‘ راہ چلنے والا بیٹھے ہوئے کو‘ سوار پیدل کو‘ تھوڑے زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔(بخاری کتاب الاستذان باب تسلیم القلیل علی الکثیر ح۔٦٢٣١۔مسلم :کتاب السلام باب تسلیم الراکب علی الماشی ح۔٢١٦٠)

رسول اللہ ﷺ جب بچوں کے پاس سے گزرتے تو انہیں سلام کرتے تھے۔

(بخاری' کتاب الاستیذان باب التسلیم علی الصبیان ح۔٦٢٤٧۔مسلم :کتاب السلام باب استحباب السلام علی الصبیان ح۔٢١٦٨)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محلّہ میں ایک بوڑھی عورت تھی۔جب وہ جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس آتے تو اسے سلام کرتے۔

(بخاری'کتاب الجمعة باب قول اللّٰه تعالی فاذا قضیت الصلوة۔ح۔٩٣٨)

رسول اکرم ﷺ کا چند عورتوں کے پاس سے گزر ہوا تو آپ ﷺ نے انہیں سلام کہا اور ہاتھ سے اشارہ بھی کیا۔(ابو داؤد' ح۔٥٢٠٤۔ترمذی ۔ابواب الاستیذان باب ماجاء فی التسلیم علی النساء۔ح۔٢٦٩٧۔امام ترمذی نے حسن کہا)

سلام میں پہل کرنے والا اللہ کے قریب ہے

آپ ﷺ نے فرمایا "بیشک لوگوں میں اللہ کے زیادہ قریب وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔(ابو داؤد 'کتاب الادب باب فضل من بدأ بالسلام ح-۵۱۹۷-ترمذی ابواب الاستیذان باب ماجاء فی فضل الذی یبدأ بالسلام ح-۲۶۹۴- امام نووی نے سند کو جید کہا)

بار بار سلام کرنا

آپ ﷺ نے فرمایا "جب تم اپنے بھائی سے ملو تو اسے سلام کہو۔ پھر اگر ان کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو پھر ملو تو پھر سلام کرو۔"

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی الرجل یفارق الرجل ثم یلقاہ ایسلم علیہ ح-۵۲۰۰)

آپ ﷺ نے فرمایا "جب کسی مجلس میں جاؤ تو سلام کرو۔ جب اٹھ کر واپس جانے لگو تو بھی سلام کرو۔"

(ابو داؤد 'کتاب الادب 'باب السلام اذا قام من المجلس ح-۵۲۰۸- ترمذی ابواب الاستیذان باب ماجاء فی التسلیم عند القیام وعند القعود ح-۲۷۰۶-امام ترمذی نے حسن کہا)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (نماز بغیر اطمینان کے پڑھنے والے کے قصہ میں) فرماتے ہیں کہ وہ آیا اور نماز پڑھی پھر نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو سلام کیا آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا لوٹ جا پھر نماز پڑھ اس لیے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ واپس گیا اور نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور نبی رحمت ﷺ نے پھر نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ ایسا تین مرتبہ ہوا۔

(بخاری -کتاب الاذان -باب وجوب القراءۃ للامام والماموم فی الصلوۃ - ح-۷۵۷-مسلم

الصلاۃ ۔باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ ۔ح۔۳۹۷)

ملاقات کے لیے اجازت طلب کرنے کا طریقہ

بنو عامر قبیلے کے ایک شخص نے آپ ﷺ سے عرض کیا ''کیا میں اندر آجاؤں؟'' آپ ﷺ نے اپنے خادم سے فرمایا ''اس شخص کے پاس جاؤ اور اسے اجازت طلب کرنے کا طریقہ سکھا۔ اس سے کہو کہ کہہ السلام علیکم کیا میں اندر آجاؤں؟'' اس آدمی نے سن کر کہا ''السلام علیکم کیا میں اندر آجاؤں؟'' آپ ﷺ نے اسے اجازت دی اور وہ اندر داخل ہوا۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب کیفیۃ الاستیذان ۔ح۔۵۱۷۷۔امام نووی نے صحیح کہا)

سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ ﷺ نے پوچھا ''کون؟'' جابر نے کہا ''میں ہوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''میں میں'' (کیا ہے) گویا آپ ﷺ نے اسے برا سمجھا۔

(بخاری کتاب الاستیذان باب اذا قال من ذافقال انا۔ح۔۶۲۵۰۔مسلم :کتاب الاستیذان باب کراھۃ قول المستاذن انا اذا قیل من ھذا ۔ح۔۲۱۵۵)

سیدہ ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں اللہ کے رسول کے پاس آئی جبکہ آپ ﷺ غسل کررہے تھے اور فاطمہ پردہ کیے ہوئے تھیں۔ میں نے آ کر سلام کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا ''یہ کون ہے؟'' میں نے کہا کہ ''میں ام ہانی ہوں۔''

(بخاری کتاب الغسل باب التستر فی الغسل عند الناس۔ح۔۲۸۰)

معلوم ہوا کہ اجازت طلب کرنے والے سے جب پوچھا جائے کہ تم کون ہو تو وہ

اپنا نام یا کنیت بتائے۔ ''میں ہوں'' نہ کہے۔

کافر کو سلام کرنا

آپ ﷺ نے فرمایا'' ''یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل مت کرو۔''

(مسلم کتاب السلام باب النهی عن ابتداء اهل الکتاب بالسلام وکیف یرد علیهم۔ ح۔۲۱٦۷)

آپ ﷺ نے فرمایا''جب تمہیں اہل کتاب سلام کریں تو تم ''وعلیکم'' کہا کرو۔''

(بخاری کتاب الاستیذان باب کیف یرد علی اهل الذمة السلام ۔ح۔٦۲٥۸۔مسلم کتاب السلام باب النهی عن ابتداء اهل الکتاب بالسلام ۔ح۔۲۱٦۳)

آپ ﷺ کا گزر ایک ایسی مجلس پر ہوا جس میں مسلمان، مشرک، بت پرست اور یہود ملے جلے لوگ تھے۔پس آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔

(بخاری کتاب الاستیذان باب التسلیم علی مجلس فیه اخلاط ۔ح۔٦۲٥٤۔مسلم :کتاب الجهاد والسیر باب فی دعاء النبی وصبره علی اذی المنافقین ۔ح۔۱۷۹۸)

ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام میں مصافحے کا معمول تھا۔

(بخاری کتاب الاستیذان باب المصافحة۔ح۔٦۲٦۳)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''کسی بھی نیکی کو ہرگز حقیر نہ جاننا اگرچہ تیرا اپنے بھائی سے مسکرا کر ملنا ہی کیوں نہ ہو۔''

(مسلم کتاب البر باب استحباب طلقة الوجه عند اللقاء ۔ح۔۲٦۲٦)

آپ ﷺ نے فرمایا۔ اچھی گفتگو نیکی ہے۔

(صحیح بخاری الصلح باب فضل الاصلاح بین الناس ۔ح۔۲۷۰۷۔مسلم:الزکوۃ باب ان اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف ۔ح۔۱۰۰۹)

معلوم ہوا کہ مسلمان بھائی سے مسکرا کر ملنا اور اچھی گفتگو کرنا بھی نیکی ہے۔

مریض کی تیمارداری کرنا

نبی اکرم ﷺ نے مریض کی تیمار پرسی کرنے، جنازے کے ساتھ چلنے، چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینے (اگر وہ الحمدلله کہے تو جواب میں يرحمك الله کہنے) قسم دینے والے کی قسم پوری کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے، کمزور کی مدد کرنے اور سلام کے پھیلانے اور عام کرنے کا حکم دیا۔

(بخاری الاستئذان باب افشاء السلام۔ح۔۶۲۳۵ ۱۲۳۹)

قسم اٹھانے والے کی قسم کو پورا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص تم پر اعتماد کرتے ہوئے یہ کہہ دے کہ اللہ کی قسم تم یہ کام ضرور کرو تو تم اس کے اعتماد کو مجروح مت کرو اور اس کام کو کر کے اس کی قسم پوری کرو بشرطیکہ وہ کام حرام نہ ہو۔

آپ ﷺ نے فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا'' اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو تو نے میری عیادت کیوں نہیں کی؟'' انسان عرض کرے گا'' اے میرے رب میں کیسے تیری عیادت کرتا جب کہ تو تمام جہانوں کا رب ہے۔'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا'' کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا لیکن تو نے اس کی مزاج پرسی نہیں کی۔ کیا تجھے علم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی مزاج پرسی کرتا تو تو مجھے اس کے پاس پاتا۔''

(مسلم البر والصلة باب فضل عیادة المریض۔ح۔۲۵٦۹)

آپ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپس آنے تک وہ جنت کے تازہ پھل چننے میں مصروف رہتا ہے۔

(مسلم البر والصلة باب فضل عیادة المریض ۔ح۔۲۵٦۸)

کافر کی عیادت کرنا اور اسے اسلام کی دعوت دینا

ایک یہودی لڑکا نبی رحمت ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوگیا۔ آپ ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ اس کے سرہانے بیٹھے اور فرمایا "اسلام قبول کرلے۔" اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا۔ باپ نے کہا "ابوالقاسم کی بات مان لے۔" پس وہ مسلمان ہوگیا۔ آپ ﷺ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے "تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اس لڑکے کو جہنم کی آگ سے بچالیا۔"

(بخاری الجنائز باب اذا اسلم الصبی فمات هل یصلی علیه ۔ح۔۱۳۵٦)

جنازے کے ساتھ جانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں' سلام کا جواب دینا' بیمار کی مزاج پرسی کرنا' جب وہ مرجائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جانا' دعوت قبول کرنا' اور چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا۔"

(بخاری الجنائز باب الامر باتباع الجنائز۔ح۔۱۲٤۰ صحیح مسلم :السلام باب من حق المسلم علی المسلم ردالسلام۔ح۔۲۱٦۲)

آپ ﷺ نے فرمایا ’’جو شخص کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے چلے گا اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے اور دفن سے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہے گا تو وہ دو قیراط اجر پائے گا' ہر قیراط احد پہاڑ کی مانند ہے۔ اور جو اس کو دفنائے جانے سے پہلے صرف نمازِ جنازہ پڑھ کر لوٹ آئے تو اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا۔‘‘ (بخاری' الایمان باب اتباع الجنازہ من الایمان ۔ح۔٤٧)

سیدنا ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ ’’عورتوں کو جنازوں کے ساتھ چلنے سے منع کیا گیا ہے لیکن ہم پر سختی نہیں کی گئی ہے۔‘‘

(بخاری' الجنائز' باب اتباع النساء الجنائز ۔ح۔١٢٧٨ ۔مسلم:الجنائز باب نھی النساء عن اتباع الجنائز ۔ح۔٩٣٨)

آپ ﷺ نے فرمایا ’’بیمار کی عیادت کرو اور جنازہ کے ساتھ چلو۔ یہ عمل تمہیں آخرت یاد کروائے گا۔‘‘ (مسلم)

دعوت قبول کرنا

آپ ﷺ نے فرمایا ’’مجھے اگر بکری کے پائے کے لیے بھی دعوت دی جائے تو میں ضرور قبول کروں گا۔ اگر مجھے اس کے بازو کا تحفہ دیا جائے تو میں قبول کروں گا۔

(بخاری' کتاب الھبة ۔باب القلیل من الھبة ۔ح۔٢٥٦٨)

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک خرگوش ذبح کیا اور اس کی ران رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کی جسے آپ ﷺ نے قبول فرمایا۔

(البخاری کتاب الذبائح والعید باب الدرنب ۔ح۔٥٥٣٥)

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خرگوش حلال ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا ''جب تمہیں کھانے کے لیے بلایا جائے تو قبول کرو۔ اگر روزہ دار ہو تو دعوت دینے والے کو دعا دو اور اگر روزہ دار نہیں تو کھانا کھالو۔

(مسلم کتاب النکاح باب الامر باجابة الداعی الی دعوة ۔ح۔١٤٣١)

آپ ﷺ نے فرمایا ''بدترین کھانا وہ ولیمہ ہے جس میں دولت مند بلائے جائیں اور فقراء کو نہ بلایا جائے۔ (بخاری کتاب النکاح باب من ترك الدعوة ۔ح۔٥١٧٧۔مسلم:کتاب النکاح ۔باب الامر باجابة الداعی الی دعوة ۔ح۔١٤٣٢)

دوستی متقی لوگوں سے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن کے سوا کسی اور کو ساتھی نہ بناؤ اور متقی شخص کے علاوہ تمہارا کھانا کوئی اور نہ کھائے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب من یومر ان یجالس ؟ ۔ ح۔٤٨٣٢۔ترمذی کتاب الزهدباب ماجاء فی صحبة المومن ۔ح۔٢٣٩٥۔ابن حبان' حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا)

چھینک کا جواب دینا

آپ ﷺ نے فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ پس جب تمہیں چھینک آئے تو اللہ کا شکر ادا کرو لیکن جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تمہیں جمائی آئے تو کوشش کر کے اسے روکو۔ جب تم جمائی لیتے ہو تو شیطان ہنستا ہے۔'' (بخاری الادب باب اذا عطس کیف یشمت ۔ح۔٦٢٢٤)

آپ ﷺ نے فرمایا ''جب تمہیں چھینک آئے تو (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) کہو۔ سننے والا اس کا بھائی جواب میں یہ دعا کرے (یَرْحَمُكَ اللّٰہُ) (اللہ تم پر رحم کرے)۔ چھینکنے والا پھر کہے (یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ) (اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حال کی اصلاح فرمائے۔''

(بخاری' الادب' باب مایستحب من العطاس ویکرہ من التثأوب ۔ح۔٦٢٢٣)

آپ ﷺ نے فرمایا ''جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اس پر (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) کہے تو تم اس کے حق میں دعا کرو۔ اور اگر اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہیں کہا تو تم بھی اس کو جواب نہ دو۔'' (مسلم' کتاب الزھد والرقاق باب تشمیت العاطس ۔ح۔٢٩٩٢)

نبی رحمت ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی آپ نے ان میں سے ایک کو جواب دیا اور دوسرے کو جواب نہیں دیا۔ اس نے عرض کیا آپ نے فلاں شخص کی چھینک کا جواب دیا اور مجھے جواب نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا اس شخص نے چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا اور تو نے اللہ کی حمد بیان نہیں کی۔ (بخاری' الادب' باب لایشمت العاطس اذالم یحمد۔ح۔٦٢٢٥۔مسلم کتاب الزھدباب تشمیت العاطس ۔ح۔٢٩٩١)

نبی کریم ﷺ کو جب چھینک آتی تو آپ ﷺ اپنے منہ پر اپنا ہاتھ یا کپڑا رکھ لیتے جس کے ذریعے سے اپنی آواز کو ہلکا یا پست کرتے۔

(ابو داؤد' الادب' باب فی العطاس ۔ح۔٥٠٢٩۔ ترمذی ابواب الاستیذان باب ماجآء فی خفض الصوت ۔ح۔٢٧٤٥۔ امام ترمذی نے حسن صحیح کہا)

یہودی نبی اکرم ﷺ کے پاس اس امید پر چھینکتے کہ آپ ﷺ ان کے لیے (یَرحَمُكَ اللّٰه) کہیں گے لیکن آپ ﷺ (اس کی بجائے) فرماتے۔ "(یَھدِیکُمْ اللّٰهُ وَیُصلِحُ بَالَكُمْ) (ابو داؤد' الادب' کیف یشمت الذمی -ح۔۵۰۳۸۔ ترمذی ابواب الادب' باب ماجاء کیف یشمت العاطس -ح۔۲۷۳۹۔ امام ترمذی نے حسن صحیح کہا)

آپ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنے ہاتھ سے اپنا منہ بند کرلے اس لیے کہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔"

(مسلم' کتاب الزھد باب تشمیت العاطس وکراھة التثأوب -ح۔۲۹۹۵)

مومنوں کے ساتھ نرمی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿وَاخفِض جَناحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ المُؤمِنِینَ﴾

"اپنے پیروکار مومنوں سے نرمی سے پیش آؤ۔" (الشعراء:۲۶/۲۱۵)

آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ آپس میں عاجزی اختیار کرو۔ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر زیادتی کرے۔"

(مسلم' کتاب الجنة وصفة نعیمھا واھلھا باب الصفات التی یعرف بھا فی الدنیا اھل الجنة واھل النار -ح۔۲۸۶۵)

آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور ہر معاملے میں نرمی کرنے کو پسند فرماتا ہے۔" (بخاری' کتاب الادب باب الرفق فی الامر کلہ -ح۔۶۰۲۴۔ مسلم: کتاب البر باب فضل الرفق -ح۔۲۱۶۵)

آپ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص نرمی سے محروم کر دیا گیا وہ ہر قسم کی بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔''
(مسلم کتاب البر باب فضل الرفق ۔ح۔۲۵۹۲)

آپ ﷺ نے ایک صحابی کو وصیت کی کہ غصہ نہ کیا کرو۔''

(بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب ۔ح۔٦١١٦)

لوگوں سے میل جول رکھنے کی فضیلت

آپ ﷺ نے فرمایا وہ مومن جو لوگوں سے میل جول رکھتا ہے۔ اوران سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر کرتا ہے اس مومن سے افضل ہے جو لوگوں سے میل ملاپ نہیں رکھتا اور نہ ان کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے۔

(ترمذی صفة القیامة باب فی فضل المخالطة مع الصبر علی اذی الناس۔ح۔۲۵۰۷)

معلوم ہوا کہ اسلام میں رہبانیت نہیں بلکہ اسلام کا مطالبہ یہ ہے کہ انسانوں میں رہ کر اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کیے جائیں اور حق کی سربلندی اور باطل کی سرکوبی کے لیے محنت کی جائے اور اس راہ کی صبر آزما مشکلات خوشی کے ساتھ برداشت کی جائیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا ''جہنم کی آگ اس پر حرام ہے جو لوگوں کے قریب رہنے والا، آسانی کرنے والا، نرمی کرنے والا اور نرم خو ہے۔''

(ترمذی ابواب صفة یوم القیامة باب کان النبی ﷺ فی مهنة اهله ۔ح۔۲٤٨٨۔ امام ترمذی نے حسن، ابن حبان نے صحیح کہا)

آپ ﷺ نے فرمایا۔صدقہ کسی مال کو کم نہیں کرتا، عفوودرگزر سے اللہ تعالیٰ عزت میں اضافہ فرماتا ہے اور جو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ

اسے بلند فرماتا ہے۔(مسلم ۔کتاب البر باب استحباب العفو والتواضع۔ح۔۲۵۸۸)

مسلمان کی مدد

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا ''تم اپنے بھائی کی مدد کرو وہ ظالم ہو یا مظلوم۔''ایک شخص نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! جب وہ مظلوم ہو تو میں اس کی مدد کروں گا لیکن یہ بتائیے اگر وہ ظالم ہو تو اس کی مدد کیسے کروں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اس کو تم ظلم کرنے سے روک دو۔یہی اس کی مدد کرنا ہے۔''

(بخاری کتاب المظالم ۔باب اعن اخاک ظالما اور مظلوماً ۔ح۔۲٤٤۳)

معاشرے سے ظلم وفساد روکنے کے لیے کتنا جامع ارشاد ہے کہ اخلاقی جرات سے کام لے کر ظالم کو بھی ظلم کرنے سے روکو۔

علماء اور بڑے لوگوں کی تعظیم

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''لوگوں کی امامت وہ کرائے جوان میں کتاب اللہ سب سے اچھا پڑھنے والا ہو۔اگر قراءت میں سب برابر ہوں تو سنت کا علم سب سے زیادہ رکھنے والا امامت کرائے۔'' (مسلم کتاب الصلوۃ باب من احق بالامامۃ۔ح۔٦۷۳)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''تم میں سے (نماز میں) میرے قریب وہ کھڑے ہوں جو سمجھدار اور عقلمند ہوں۔پھر جوان سے قریب ہوں اور پھر جوان سے قریب ہوں۔''

(مسلم کتاب الصلوۃ باب تسویۃ الصفوف واقامتھا۔ح۔٤۳۲)

ابوسعید سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے

میں نوعمر بچہ تھا۔ میں آپ ﷺ کی باتیں یاد کر لیتا تھا لیکن انہیں بیان کرنے سے مجھے یہ بات روکتی تھی کہ مجھ سے زیادہ عمر کے لوگ موجود ہوتے تھے۔

(بخاری کتاب الجنائز باب الصلوة علی النفساء اذاماتت فی نفاسها۔ح۔١٣٣١۔مسلم الجنائز باب این یقوم الامام من المیت للصلوة علیه ۔ح۔٩٦٤)

مسلم امراء کا احترام

جنگِ موتہ میں فتح کے بعد خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مالِ غنیمت تقسیم کیا۔ قبیلہ حمیرء کے ایک شخص نے ایک کافر کو قتل کیا تھا۔ اس نے مقتول کا سامان لینا چاہا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دینے سے انکار کیا۔ عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے خالد کیا تمہیں نہیں معلوم کہ رسول اللہ ﷺ نے قاتل کو مقتول کا سامان دلوایا ہے۔ خالد بن ولید نے کہا بے شک مگر مجھے یہ سامان بہت معلوم ہوتا ہے۔ جب یہ لشکر اسلام مدینہ منورہ آیا تو عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ کو بتایا کہ خالد نے قاتل کو مقتول کا سامان دینے سے انکار کیا نبی کریم ﷺ نے خالد سے پوچھا کہ تم نے اس کو سامان کیوں نہ دیا۔ نبی رحمت ﷺ نے اس کو سامان دینے کا حکم دیا۔ جب خالد عوف کے سامنے سے گزرے تو عوف نے ان کی چادر کھینچ کر کہا '' جو میں نے کہا تھا وہی ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے عوف کی بات سن لی۔ آپ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا اے خالد اسے نہ دو۔ اے خالد اسے نہ دو۔ پھر فرمایا کیا تم میرے امراء کو نہیں چھوڑتے (کیوں ان کی توہین کرتے ہو) تمہاری اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے اونٹ اور بکریاں چرانے کے لیے لیں۔ پھر ان کی پیاس کا وقت دیکھ

کر حوض پر آیا۔ انہوں نے پینا شروع کیا تو صاف صاف پانی پی لیا اور تلچھٹ چھوڑ دی تو کیا صاف اور اچھی اچھی چیزیں تمہارے لیے اور بری سرداروں کے لیے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الجهاد باب استحقاق القاتل سلب القتیل ح۔۱۷۵۳)

امیر کی اطاعت صرف معروف کاموں میں ہے

رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن حذافہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سپہ سالاری میں ایک لشکر بھیجا اور اہل لشکر کو حکم دیا کہ اپنے سپہ سالار کی اطاعت کریں۔ راستہ میں سپہ سالار کو کسی بات پر غصہ آ گیا۔ اس نے لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دیا۔ پھر آگ جلائی۔ سپہ سالار نے کہا اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ بعض لوگوں نے حکم کی تعمیل کا ارادہ کیا اور بعض نے انکار کیا اور دوسروں کو بھی تعمیل کرنے سے روکتے رہے اور کہا کہ ہم آگ ہی سے بھاگ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے۔ اس بحث میں آگ ٹھنڈی ہو گئی۔ اور سپہ سالار کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا۔ جب یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا اگر تم آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اس میں سے نہ نکلتے اور فرمایا اطاعت تو صرف معروف کاموں میں ہے۔ بخاری کتاب المغازی باب سریه عبد الله بن حذافه ح۔۴۳۴۰۔مسلم :کتاب الامارة باب وجوب طاعة الامراء۔ح۔۱۸۴۰)

مہمان کی عزت وتکریم کرنا

✓ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اسے چاہیے کہ:

۱۔ اپنے مہمان سے حسن سلوک کرے۔

۲۔ رشتہ داروں سے حسن سلوک کرے۔

۳۔ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔"

(بخاری کتاب الادب باب من کان یومن باللہ ۔ح۔۶۰۱۸۔مسلم :کتاب الایمان باب الحث علی اکرام الجار والضیف ولزوم الصمت الامن الخیر ۔ح۔۴۷)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ" جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے مہمان کی عزت کرتے ہوئے اس کا حق ادا کرنا چاہیے۔"صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کیا "اس کا حق کیا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا کہ"ایک دن اور رات کا بہتر کھانا دینا۔مہمان نوازی تین دن کی ہے اس کے بعد صدقہ ہے۔"

(بخاری کتاب الادب باب اکرام الضیف وخدمته ایاه بنفسه ۔ح۔۶۱۳۵۔مسلم:کتاب اللقطة باب الضیافة ۔ح۔۴۸)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ"کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے پاس زیادہ ٹھہر کر اسے گناہ گار کرے۔"صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کیا"اے اللہ کے رسول! اس کو گناہ گار کیسے کرے گا؟" آپ ﷺ نے فرمایا کہ"اس کے پاس اتنی دیر ٹھہرے کہ اس کے پاس مہمان نوازی کے لیے کوئی چیز نہ رہے۔"

(مسلم:کتاب القطعة باب تحریم حلب الماشیة بغیر اذن مالکھا۔ح۔۱۷۲۶)

ایثار و قربانی کی فضیلت

ایک انصاری آپ ﷺ کے مہمان کو گھر لے گیا۔بیوی نے بتایا کہ" گھر میں

صرف بچوں کی خوراک ہے۔'' اس نے کہا کہ ''بچوں کو بہلا کر سلا دینا اور چراغ بجھا دینا اور ظاہر کرنا کہ ہم بھی کھانا کھا رہے ہیں۔'' چنانچہ مہمان نے کھانا کھایا اور ان دونوں نے بھوکے رات گزاری۔ جب صبح ہوئی تو نبی رحمت ﷺ نے فرمایا ''تم نے آج کی رات اپنے مہمان کے ساتھ جو سلوک کیا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر بڑا خوش ہوا ہے۔

(بخاری کتاب مناقب الانصار باب (ویوثرون علی انفسهم) ح۔۳۷۹۸۔مسلم:کتاب الاشربة باب اکرام الضیف وفصل ایثاره ح۔۲۰۵٤)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِۦ فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ﴾ (الحشر:۵۹/۹)

''اور وہ اپنے آپ پر (دوسروں کو) ترجیح دیتے ہیں چاہے خود محتاج ہوں اور جو نفس کی کنجوسی سے بچا لیے گئے وہی کامیاب ہیں۔''

بیوہ اور مسکین کی خبر گیری

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''بیواؤں اور مسکین کی خبر گیری کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔'' آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ ''وہ اس عبادت کرنے والے کی طرح ہے جو سست نہیں ہوتا اور اس روزے دار کی طرح ہے جو ناغہ نہیں کرتا۔

(بخاری کتاب الادب باب الساعی علی الارملة ح۔۶۰۰۶۔مسلم:کتاب الزهد باب الاحسان الی الارملة والمسکین۔ح۔۲۹۸۲)

یتیم کی کفالت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا یتیم کی کفالت کرنے والا' یتیم اس کا قریبی ہو یا غیر' جنت میں میرے ساتھ ان دوانگلیوں کی طرح ہوگا۔ آپ نے انگلی شہادت اور درمیان انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

(بخاری کتاب الادب باب فضل من یعول یتیما۔ح۔٦٠٠٥) ومسلم :کتاب الزھد با ب الاحسان الی الارملة والمسکین والیتیم ۔ح۔٢٩٨٣)

مسکین مسلمانوں کی امداد

عبد الرحمٰن بن عوف اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہما مہاجرین وانصار کے مواخات میں بھائی بھائی قرار دیے گئے ۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبد الرحمٰن سے کہا ''میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار ہوں ۔ میں اپنے مال کے دو حصے کرتا ہوں ایک تم لے لو۔ اور میری دو بیویاں ہیں جو آپ کو پسند ہو میں اسے طلاق دیدوں پھر جب اس کی عدت پوری ہو جائے تو آپ اس سے نکاح کر لیں۔ عبد الرحمٰن نے کہا اللہ تمہیں تمہارے اہل وعیال میں برکت عطا فرمائے۔ مجھے تو بس یہ بتادو کہ بازار کہاں ہے۔

(صحیح بخاری کتاب مناقب الانصار باب اخاء النبی بین المهاجرین والانصار\ ح۔٣٧٨٠)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں تھے ۔ رسول اللہ ﷺ بھی ہمارے ساتھ تھے آپ نے فرمایا۔ جس کے پاس فاضل سواری ہو وہ اس کو دیدے جس کے پاس سواری نہ ہو۔ جس کے پاس فاضل زادراہ ہو وہ اس کو دیدے جس کے پاس

زادِ راہ نہ ہو۔ پھر آپ نے چند اور چیزوں کا ذکر کیا یہاں تک کہ ہم نے سمجھ لیا کہ فاضل اشیاء میں ہمارا کوئی حق نہیں۔

(مسلم کتاب اللقطة باب استحباب المواساة بفضول المال۔ح۔۱۷۲۸)

مسکین مسلمانوں کو ناراض نہ کرنا

سیدنا سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس سے ابوسفیان گزرے تو انہوں نے (ابوسفیان کو دیکھ کر) کہا "اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن (ابوسفیان) سے اپنا حق وصول نہیں کیا۔" سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے "کیا تم یہ بات قریش کے بزرگ سردار کے بارے میں کہہ رہے ہو؟" پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو سارا قصہ سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اے ابوبکر! شاید تم نے ان مسکین مسلمانوں کو ناراض کر دیا ہے۔ اگر واقعی تم نے ان کو ناراض کر دیا تو اپنے رب کو ناراض کر دیا۔" یہ سن کر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا "کیا میں نے تمہیں ناراض کیا؟" انہوں نے کہا "نہیں اے میرے بھائی! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے۔"

(مسلم کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل سلمان وصهيب وبلال ۔ح۔٢٥٠٤)

بے وسیلہ لوگوں کی امداد کی برکت سے رزق میں اضافہ

نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں دو بھائی تھے۔ ان میں سے ایک آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا (اور دین کا علم سیکھتا) اور دوسرا کاروبار کرتا اور کماتا تھا۔ کاروباری بھائی نے اپنے بھائی کی شکایت آپ ﷺ سے کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا "(تمہیں کیا

معلوم) شاید تمہیں روزی اس کی وجہ سے ہی ملتی ہو۔"

(ترمذی ابواب الزهد باب فی التوکل علی الله ۔ح۔٢٣٤٥ ۔امام نووی نے مسلم کی شرط پر صحیح کہا)

سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیال آیا کہ انہیں اپنے سے کم تر لوگوں پر فضیلت حاصل ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "تم لوگ انہیں کمزوروں کی وجہ سے مدد کیے جاتے اور رزق دیے جاتے ہو (پھر ان سے برتر ہونے کے زعم کا کیا جواز ہے؟)

(بخاری کتاب الجهاد باب من استعان بالضعفاء والصالحین فی الحرب ۔ح۔٢٨٩٦)

نیک لوگوں کو ستانا خطرناک ہے

آپ ﷺ نے فرمایا کہ "جس نے صبح کی نماز پڑھی، وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی حفاظت وضمانت میں ہے (اس کو ناحق تنگ کر کے اللہ کی ضمانت نہ توڑو) پس اللہ تعالیٰ تم سے اپنی ضمانت کے بارے میں کچھ باز پرس نہ کرے کیونکہ جس سے وہ باز پرس کرے گا تو (کوتاہی پر) اسے منہ کے بل (اوندھا کر کے) جہنم کی آگ میں ڈال دے گا۔"

(مسلم کتاب المساجد باب فضل صلاة العشاء والصبح فی جماعة ۔ح۔٦٥٧)

قناعت کا بیان

مسکین مسلمانوں کی فضیلت

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا ”جنت اور دوزخ میں جھگڑا ہوا۔ جہنم نے کہا ”میرے اندر سرکش اور متکبر انسان ہو نگے۔“ جنت نے کہا ”میرے اندر کمزور اور مسکین لوگ ہوں گے۔“

(مسلم کتاب الجنة وصفة نعیمها باب النار یدخلها الجبارون والجنة یدخلها الضعفاء۔ح۔۲۸٤۷)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”بہت سے پراگندہ غبار آلود اشخاص جنہیں دروازوں سے ہی دھکیل دیا جاتا ہے اگر اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔“

(مسلم کتاب البر والصلة باب فضل الضعفاء والخاملین ۔ح۔۲٦۲۲)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو (میں نے دیکھا کہ) اس میں داخل ہونے والے اکثر مسکین لوگ ہیں اور دولت مند رکے ہوئے ہیں۔ میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ ان میں داخل ہونے والی اکثر عورتیں

ہیں۔''

(بخاری کتاب النکاح باب ۸۸۔ح۔۵۱۹۶ مسلم :کتاب الرقاق باب اکثر اھل الجنة الفقراء ۔ح۔۲۷۳۶)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''جنت میں فقراء مال داروں سے ۵۰۰ سال پہلے داخل ہوں گے۔''

(ترمذی ابواب الزھد باب ماجاء ان فقراء المھاجرین یدخلون الجنة قبل اغنیاء ھم ح۔۲۳۵۳ ۔امام ترمذی نے حسن صحیح' ابن حبان نے صحیح کہا)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے گھر آئے وہاں تین کھالوں' ایک صاع جو اور سلم نامی درخت کے پتوں کے سوا کچھ نہ تھا۔عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھیں بھر آئیں اور رونے لگے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیوں روتے ہو۔عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔آپ اللہ کے رسول ہیں ۔ اور یہ آپ کی کل کائنات ہے ۔چٹائی کے نشان بازو پر پڑ گئے ہیں۔فارس اور روم کے لوگ پھلوں اور نہروں میں عیش کر رہے ہیں۔دنیا کی کونسی نعمت ہے جو انہیں نہ ملی ہو۔حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' اے ابن خطاب' کیا تمہیں اس بات میں کچھ شک ہے کہ انہیں ان کے اعمال کی جزا دنیا میں دے دی گئی ہے۔کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ ان کے لیے دنیا ہو اور تمہارے لیے آخرت ۔عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے لیے استغفار کیجیے۔

(بخاری کتاب النکاح باب موعظة الرجل ابنته لحال زوجھا ح۔۵۱۹۱۔مسلم :کتاب الطلاق باب فی الایلاء واعتزال النساء وتخیرھن ح۔۱۴۷۹)

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا چکی پیسا کرتی تھیں۔ چکی پیستے پیستے انہیں کچھ تکلیف ہوگئی۔ ان ہی ایام میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک لونڈی آئی۔ فاطمہ رضی اللہ عنھا لونڈی مانگنے کے لیے آپ کے پاس گئیں۔ آپ گھر میں نہیں تھے۔ جب آپ آئے تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنھا کے آنے کا ذکر کیا۔ آپ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے اور فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو اس چیز سے بہتر ہے جس کا تم نے سوال کیا۔ جب تم بستر پر لیٹو تو ۳٤ بار اللہ اکبر ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمدللہ پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔

(صحیح بخاری ابواب الفضائل باب مناقب علی بن ابی طالب ح۔۳۷۰۵۔ مسلم: کتاب الذکر)

ایک دن رسول اللہ ﷺ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے گھر تشریف لے گئے لیکن دروازے ہی سے واپس ہو گئے۔ جب سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واپسی کا سبب پوچھا۔ آپ نے فرمایا میں نے دروازہ پر ریشمی پردہ دیکھا تو میں نے کہا مجھے دنیا سے کیا مطلب؟ انہوں نے کہا آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو فلاں شخص کے گھر والوں کے پاس بھیج دو وہ ضرورتمند ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الھبة و فضلھا باب ھدیہ مایکرہ ولبسھا ح۔۲٦۱۳)

کھانے پینے اور لباس میں قناعت

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی

بکری تھی۔انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دعوت دی لیکن انہوں نے کھانے سے انکار کردیا اور فرمایا کہ ''رسول اللہ ﷺ دنیا سے اس حال میں تشریف لے گئے کہ آپ ﷺ نے جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔''

(بخاری کتاب الاطعمة باب ماکان النبی ﷺ واصحابه یاکلون ۔ح۔٥٤١٤)

معلوم ہوا کہ جن دعوتوں میں اسراف کا مظاہرہ ہو ان میں شرکت سے انکار کرنا جائز ہے۔

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اعلان نبوت سے وفات تک چھنے ہوئے صاف آٹے کی روٹی نہیں دیکھی اور آپ نے اعلان نبوت سے اپنی وفات تک چھلنی نہیں دیکھی۔ہم جو کو پیستے پھر ان میں پھونک مارتے۔جو باقی بچتا اسے ہم گوندھ لیتے۔ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے وفات تک میز پر کھانا نہیں کھایا۔

(بخاری کتاب الاطعمة باب ماکان النبی ﷺ واصحابه یاکلون ۔ح۔٥٤١٥)

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک ریشمی جوڑا بھیجا۔ سیدنا اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس جوڑے کو پہن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔آپ نے خفگی کی نظر سے ان کو دیکھا۔اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھ گئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ تو وہی جوڑا ہے جو آپ نے بھیجا۔آپ نے فرمایا میں نے اس لیے نہیں بھیجا کہ تم اسے پہنو بلکہ اس لیے بھیجا کہ عورتوں کے دوپٹے بناؤ۔

(مسلم کتاب اللباس باب تحریم لبس الحریر للرجال ۔ح۔۲۰٦۸)

آپ نے ریشمی لباس کے بارے میں فرمایا کہ یہ اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

(صحیح بخاری کتاب العیدین باب فی العیدین والتجمل فیه ۔ح۔۹٤۸۔مسلم :کتاب اللباس باب تحریم لبس الحریر وغیرذالك للرجال ۔ح۔۲۰٦۸)

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا

آپ نے فرمایا جو سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے وہ جہنم کی آگ پیٹ میں بھرتا ہے۔

(بخاری کتاب الاشربة باب انیة الفضة۔ح۔۵٦۳۳ ۔مسلم :کتاب اللباس ہ الزینة باب تحریم استعمال اوانی الذهب والفضة فی الشرب ۔ح۔۲۰٦۵)

آپ نے ریشم کے استعمال سے اور سونے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا اور فرمایا یہ دنیا میں کافروں کے لئے ہیں۔ آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

(بخاری کتاب الاشربة باب الشرب فی آنیة الذهب ۔ح۔۵٦۳۲۔مسلم :کتاب اللباس باب تحریم استعمال اناء الذهب ۔ح۔۲۰٦۷)

قناعت کی فضیلت

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا کہ ''وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اسلام قبول کیا اور برابر سرابر روزی دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو جو کچھ دیا اس پر اس کو قناعت کی توفیق ملی۔''

(مسلم کتاب الزکوة باب فی الکفاف والقناعة ۔ح۔۱۰۵٤)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے۔خرچ کی ابتدا ان لوگوں سے کرو جن کی کفالت تمہارے ذمہ ہے۔بہترین صدقہ وہ ہے جو اپنی ضروریات پوری کرنے کے بعد ہو اور جو سوال سے بچنا چاہے اللہ تعالیٰ اسے بچالیتا ہے اور جو لوگوں سے بے نیازی اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کردیتا ہے۔

(بخاری کتاب الزکوۃ باب لاصدقه الاعن ظهر غنی۔ح۔۱۴۲۷۔مسلم:کتاب الزکوۃ باب النفقة علی العیال۔ح۔۱۰۳۴)

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مال کا سوال کیا آپ نے مجھے عطا فرمایا میں نے پھر سوال کیا۔آپ نے مجھے عطا فرمایا۔میں نے پھر سوال کیا آپ نے پھر عطا فرمایا اور فرمایا۔''اے حکیم! یہ مال یقینا سرسبز ہے'شیریں ہے جو اسے بے نیازی کے ساتھ حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس میں برکت دی جاتی ہے اور جو اپنے نفس کے لالچ کے ساتھ حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس میں برکت نہیں دی جاتی اور وہ بیمار شخص کی طرح ہوتا ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور دینے والا ہاتھ مانگنے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔(بخاری کتاب الزکوۃ باب الاستعفاف عن المسئلة۔ح۔۱۴۷۲۔مسلم :کتاب الزکوۃ باب بیان ان الید العلیا خیر من الید السفلی۔ح۔۱۰۳۵)

مال ودولت کی فراوانی خطرناک ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں غربت کا ڈر

نہیں ہے بلکہ اندیشہ ہے کہ تم پر دنیا فراخ کر دی جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کی گئی تھی۔ پھر تم اس میں اسی طرح رغبت کرو گے جیسے انہوں نے کی تھی۔ اور یہ تمہیں بھی اسی طرح ہلاکت میں ڈال دے گی جیسے اس نے ان کو ہلاک کیا۔"

(بخاری کتاب الجزیة باب الجزیة والموادعة مع اھل الذمة ح۳۱۵۸۔ مسلم: اوائل کتاب الزھد والرقائق ح۲۹۶۱)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ "بے شک دنیا شیریں وشاداب ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اس میں تمہیں جانشین بنائے گا اور دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔"

(فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ)

"(پس تم دنیا اور عورت (کے فتنے اور مکر) سے بچو۔ بنی اسرائیل کے لیے پہلا فتنہ عورت تھی۔"

(مسلم۔ کتاب الرقاق باب اکثر اھل الجنة الفقراء واکثر اھل النار النساء ح۲۷۴۲)

دنیا میں اپنے سے کمتر کو دیکھنے کا حکم

آپ ﷺ نے فرمایا کہ "ایسے لوگوں کی طرف دیکھو جو (دنیا کے مال واسباب میں) تم سے کم تر ہیں اور ان لوگوں کی طرف مت دیکھو جو مال ودولت میں تم سے بڑھ کر ہیں تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی ناشکری سے بچ سکو۔" (بخاری کتاب الرقاق باب لینظر الی من ھو اسفل منہ ح۶۴۹۰۔ مسلم: اوائل کتاب الزھد والرقائق ح۲۹۶۳)

دنیا کی رغبت سے ہلاکت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ خبردار! مجھے تم سے یہ اندیشہ نہیں کہ تم شرک کرو گے لیکن

یہ اندیشہ ضرور ہے کہ تم دنیا میں زیادہ رغبت کرنے لگو گے۔ (اس کی وجہ سے) باہم لڑو گے اور ایسے ہی ہلاک ہو جاؤ گے۔ جیسے تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے۔

(بخاری کتاب الجنائز باب الصلاة علی الشهيد ح۔١٣٤٤۔مسلم :کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبينا۔ح۔٢٢٩٦)

اخلاقیات

حسن اخلاق

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ﴾ (آل عمران : ١٣٤)

''(جنت ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو) غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہیں۔''

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''نیکی تو اچھا اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تجھے یہ بات ناگوار ہو کہ لوگ اس سے باخبر ہو جائیں۔''

(مسلم کتاب البر والصلة باب تفسير البر والاثم ۔ح۔٢٥٥٣)

آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ''تم میں بہترین شخص وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے۔''

(بخاری کتاب المناقب باب صفة النبی ﷺ ۔ح۔٣٥٥٩۔مسلم:کتاب الفضائل باب كثرة

حیائه ۔ح۔۲۳۲۱)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''قیامت کے دن مومن بندے کی میزان میں حسن اخلاق سے بھاری چیز کوئی نہیں ہوگی اور یقیناً اللہ تعالیٰ بدزبان اور بے ہودہ گوئی کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔''

(ترمذی ۔ ابواب البر والصلة باب ماجاء فی حسن الخلق ۔ح۔۲۰۰۲۔امام ترمذی نے حسن صحیح کہا)

آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ''کون سا عمل انسانوں کے زیادہ جنت میں جانے کا سبب بنے گا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اللہ کا ڈر اور حسن اخلاق'' آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ ''کون سی چیز انسانوں کے زیادہ جہنم میں جانے کا سبب ہوگی؟'' آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''منہ اور شرم گاہ''

(ترمذی ' ابواب البر والصلة باب ماجاء فی حسن الخلق ۔ح۔۲۰۰۴۔ امام ترمذی نے حسن صحیح اور ابن حبان نے صحیح کہا)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''مومن یقیناً اپنے حسن اخلاق سے وہ درجہ پالیتا ہے جو ایک روزے دار اور شب بیدار شخص کے حصہ میں آئے گا۔''

(ابو داؤد ' کتاب الادب باب حسن الخلق ۔ح۔۴۷۹۸۔ حاکم' ذہبی اور ابن حبان نے صحیح کہا)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''میں اس شخص کے لیے جنت کے اطراف میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا چھوڑ دیا (اور اپنے حق سے دستبردار ہوگیا) اور اس شخص کے لیے جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے مزاح

13150

کے طور پر بھی جھوٹ کا ارتکاب نہیں کیا اور اس شخص کے لیے جنت کے بلند ترین حصے میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس کا اخلاق اچھا ہو۔''

(ابو داؤد' کتاب الادب باب حسن الخلق ۔ح۔٤٨٠٠۔ امام نووی نے صحیح کہا)

غلام کی ماں کو برا بھلا کہنا جہالت ہے

ایک دن ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام کی ماں کو جو عجم کی رہنے والی تھی کچھ برا بھلا کہہ دیا۔غلام نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی آپ نے ابوذر سے پوچھا کیا تم نے اس کی ماں کو برا بھلا کہا۔ابوذر نے کہا ہاں۔آپ نے فرمایا تم میں ابھی تک جاہلیت کی خصلت باقی ہے۔ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کیا اس بڑھاپے کے زمانہ میں (یعنی اتنی عمر ہو جانے کے باوجود مجھ میں جاہلیت کی خصلت باقی ہے)۔آپ نے فرمایا ہاں۔

(بخاری کتاب الادب باب ماینھی من السباب واللعن۔ح۔٦٠٥٠)

رسول اللہ ﷺ کا حسنِ اخلاق

ایک مرتبہ یہودیوں کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہا السام علیکم (تم کو موت آئے) عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں سمجھ گئی کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔میں نے کہا ''تمہیں موت آئے' تم پر اللہ کی لعنت اور غضب ہو'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' اے عائشہ رہنے دو۔اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی پسند کرتا ہے تم بھی نرمی کو اپنے اوپر لازم کرلو' سختی اور تند کلامی سے پرہیز کرو۔میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ نے نہیں سنا انہوں نے کیا کہا آپ نے فرمایا۔تم نے نہیں سنا کہ میں نے وعلیکم کہہ کر اسی چیز کو

لوٹا دیا تھا۔میری بددعا ان کے حق میں قبول ہوگی۔ان کی بددعا میرے حق میں قبول نہیں ہوگی۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الرفق فی الامر کله۔ح۔٦٠٢٤ وباب لم یکن النبی ﷺ فاحشًا۔ح۔٦٠٣٠)

صبر وتحمل

تکلیف دہ صورت حال پر اپنے آپ کو حوصلہ دینا' برداشت کرنا اور اللہ کی رضا میں راضی رہنا صبر ہے۔مسلمان کو تکلیف کے دوران اجر وثواب کا وعدہ یاد کر کے اللہ سے صبر کی توفیق مانگنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾

(لقمان: ٣١/١٧)

''اور تجھے جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کر۔یقیناً یہ پختہ کردار میں سے ہے۔''

﴿وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ﴾ (البقرہ: ٢/٤٥)

''صبر اور نماز کے ذریعہ مدد حاصل کرو۔''

﴿وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾ (النحل: ١٦/١٢٧)

''اور صبر کرو اور اللہ کی توفیق سے ہی تجھے صبر مل سکتا ہے۔''

﴿وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَّاُولٰٓئِكَ

هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ﴾ (البقرہ:۲/۱۵۷)

''اور صبر کرنے والوں کو خوش خبری دے دو کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾

''ہم اللہ کے ہیں اور اس کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے مہربانیاں اور رحمت ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص سوال سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اللہ اسے بچالیتا ہے۔ جو بے نیازی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے لوگوں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ اور جو صبر کا دامن پکڑتا ہے اللہ اسے صبر کی توفیق دے دیتا ہے اور کوئی شخص ایسا عطیہ نہیں دیا گیا جو صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع تر ہو۔''

(بخاری کتاب الزکوة باب الاستعفاف عن المسألة ح۔۱٤٦٩۔مسلم:کتاب الزکوة باب فضل التعفف والصبر ح۔١٠٥٣)

دین کی وجہ سے تکلیف برداشت کرنا

رسول اللہ ﷺ ایک نبی کا حال بیان کر رہے تھے جسے اس کی قوم نے خون آلودہ کر دیا اور وہ اپنے چہرے سے خون بھی صاف کر رہے تھے اور کہے جا رہے تھے ''اے اللہ! میری قوم کی مغفرت فرما کیونکہ یہ جانتے نہیں ہیں۔''

(بخاری کتاب الانبیاء باب ٥٤ ح۔٣٤٧٧)

ایک دن رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔عقبہ بن ابی معیط آیا اور اپنی چادر رسول اللہ ﷺ کے گلے میں ڈال کر بہت زور سے آپ کا گلا گھونٹنے لگا۔اتنے میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے انہوں نے عقبہ کو ہٹایا پھر کہا۔کیا تم ایک آدمی کو صرف اس بات پر قتل کرتے ہو کہ وہ یہ کہتا ہے کہ میرا رب صرف اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے پاس اپنے رب کے ہاں سے واضح دلائل بھی لے کر آیا ہے۔

(صحیح بخاری باب فضل ابی بکر رضی اللّٰہ تعالی عنہ ۔ح۔٣٦٧٨)

ایک دن رسول اللہ ﷺ کعبہ کے سایہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ابوجہل اور قریش کے کچھ لوگ وہاں موجود تھے۔اس دن مکہ معظّمہ میں ایک اونٹ نحر کیا گیا تھا۔ابوجہل نے کہا کون آل فلاں کے اونٹ کی طرف جائے گا وہاں اس کا گوبر' خون اور اوجھڑی لائے پھر آپ کے سجدہ کے وقت آپ کے کندھوں پر ان چیزوں کو ڈال دے۔کچھ لوگ گئے اور اوجھڑی اٹھا لائے۔ایک بد بخت عقبہ بن ابی معیط نے اسے سجدہ کی حالت میں آپ کے کندھوں پر رکھ دی۔رسول اللہ ﷺ بڑی دیر تک سجدہ میں پڑے رہے۔کفار مکہ ہنستے رہے حتی کہ ہنسنے کے سبب وہ ایک دوسرے پر جھک جاتے تھے۔ایک شخص نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خبر دی وہ ابھی لڑکی ہی تھیں دوڑتی ہوئی آئیں آپ ابھی تک سجدہ ہی میں تھے۔انہوں نے آپ پر سے اوجھڑی ہٹائی اور کافروں کو برا بھلا کہنا شروع کیا۔جب آپ نے نماز ختم کی تو آپ نے دعا کی کہ اے اللہ قریش کو پکڑ لے۔اے اللہ قریش کو پکڑ لے۔یہ بددعا قریش کو بہت شاق گزری کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اس شہر میں دعا قبول ہوتی ہے جب انہوں

نے بددعا سنی تو ہنسنا بند کر دیا اور خوفزدہ ہو گئے ۔ پھر آپ نے ایک ایک کا نام لیا اے اللہ عمرو بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، عقبہ بن ابی معیط، امیہ بن خلف اور عمارہ بن ولید کو پکڑ لے ۔ جن لوگوں کے آپ نے نام لیے یہ سب جنگ بدر میں قتل ہوئے اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہوئے ۔

(صحیح بخاری کتاب الجهاد والسیر باب الدعاء علی المشرکین ۔ ح۔٢٩٣٤، ٢٤٠ ۔مسلم:کتاب الجهاد باب مالقی النبی ﷺ من االمشرکین المنافقین۔ح۔١٧٩٤)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مسلمان ہوئے تو ان کے اسلام لاتے ہی تمام لوگوں نے ان کا مکان گھیر لیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر میں خوفزدہ ہو کر بیٹھ گئے ۔ لوگ باہر چلا رہے تھے عمر بے دین ہو گیا۔ آپ کا ایک حلیف عاص بن وائل آپ کے پاس آیا اور آپ کو اس نے امان دی۔ لوگوں میں اعلان کیا کہ میں نے عمر کو پناہ دے دی۔ اب تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ۔ یہ سن کر لوگ واپس چلے گئے ۔

(صحیح بخاری کتاب مناقب الانصار باب اسلا م عمربن الخطاب رضی اللهٖ تعالی عنه۔ح۔٣٨٦٤)

سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن کعبہ کے سائے تلے چادر کا سرہانہ لگا کر لیٹے ہوئے تھے۔ ہم نے آپ ﷺ کے پاس ان (تکالیف کی) شکایت کی (جو مشرکین مکہ پہنچا رہے تھے) اور کہا ”کیا آپ ﷺ ہمارا بدلہ نہیں لیں گے۔ کیا آپ ﷺ ہمارے لیے دعا نہیں کریں گے؟“ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”تم

سے پہلے لوگوں میں ایسے مرد بھی تھے جنہیں گرفتار کر کے زمین میں زندہ گاڑ دیا جاتا اور پھر آرے سے ان کے جسموں کو دو ٹکڑے کر دیا جاتا اور لوہے کی کنگھیاں ان کے گوشت اور ہڈیوں کے درمیان کھینچی جاتیں۔ یہ بات بھی انہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین سے نہیں روکتی تھی۔'' (بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام۔ح۔۳۶۱۲)

سخت مصیبت میں اپنا ایمان چھپانے کا جواز

مکہ میں جب اہل ایمان پر مصائب کے پہاڑ توڑے جا رہے تھے تو عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ آئے اور رسول اللہ ﷺ سے ملے۔ دین کی معلومات لینے کے بعد عرض کیا کہ میں آپ کی پیروی کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ابھی تم اس کی طاقت نہیں رکھتے کیا تم میرا اور لوگوں کا حال نہیں دیکھتے۔ ابھی تم اپنے گھر چلے جاؤ جب تم سنو کہ میں غالب آ گیا تو پھر تم میرے پاس آ جانا۔ غرض وہ اپنے گھر واپس چلے گئے۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل قرآن باب اسلام عمرو بن عبسۃ۔ح۔۸۳۲)

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی مکہ میں اسلام قبول کیا آپ نے فرمایا ''ابوذر ابھی اس بات کو خفیہ رکھو اپنے شہر لوٹ جاؤ جب ہمارے غلبہ کی خبر تمہیں ملے تو پھر آ جانا۔ ابوذر غفاری نے عرض کیا ''قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں ان لوگوں کے سامنے اعلان کرونگا'' پھر وہ مسجد میں گئے قریش موجود تھے۔ انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ لوگوں نے آپ کو اتنا مارا کہ آپ مرنے کے قریب ہو گئے۔

سیدنا عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کو چھڑایا۔اور کہا تمہاری بربادی ہو کیا تم نہیں جانتے کہ یہ غفار خاندان کا ہے اور تمہاری شام کی تجارت ان کے راستے پر ہے۔

(بخاری ۔کتاب الاحادیث الانبیاء ۔باب قصہ اسلام ابی ذر۔ح۔۳۵۲۲ ۔مسلم:کتاب الفضائل باب من فضائل ابی ذر۔ح۔۲۴۷٤)

فتنے کے خوف سے گوشہ نشینی

آپ نے فرمایا عنقریب وہ وقت آئے گا کہ مسلمانوں کا بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جن کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کی جگہوں پر چلا جائے گا۔شہروں سے اس کا یہ فرار اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لئے ہوگا۔

(بخاری کتاب الایمان باب من الدین الفرار من الفتن۔ح۔۱۹)

آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سب سے بہتر زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہے۔اس کی پیٹھ پر سوار ہو کر تیزی سے ادھر ادھر جاتا ہے۔جب بھی کوئی دھماکہ یا گھبراہٹ کی آواز سنتا ہے تو تیزی سے وہاں پہنچتا ہے۔قتل ہو جانے یا موت کے مقامات کو تلاش کرتا ہے۔

یا وہ شخص لوگوں میں بہتر حالت میں ہے۔جو تھوڑی سی بکریوں کے ساتھ پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی وادی میں رہتا ہے۔نماز قائم کرتا' زکوۃ ادا کرتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے حتیٰ کہ اسے موت آجاتی ہے۔

ایک روایت میں ہے۔وہ اللہ سے ڈرتا اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔

(بخاری کتاب الجهاد باب افضل الناس موسن یجاهد بنفسه وماله فی سبیل الله

ح۔٢٧٨٦۔مسلم :کتا ب الایمان با ب فضل الجهاد والرباط۔ح۔١٨٨٨)

معلوم ہوا کہ جب لوگوں کے اخلاق وکردار اتنے بگڑ جائیں کہ لوگوں کے اندر رہتے ہوئے دین کو بچانا ممکن نہ رہے تو اپنے دین کی حفاظت کے لیے پہاڑوں اور جنگلوں میں نکلنا جائز ہے۔

فتنے کے خوف سے کعبہ کو اصل بنیادوں پر کھڑا نہ کرنا

ایک دن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔اے عائشہ تمہاری قوم ابھی کفر سے نئی نئی نکلی ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ ان کو کعبہ گرانا بہت برا معلوم ہوگا اگر ایسا نہ ہوتا تو میں کعبہ کو گرا کر ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر اس کو از سر نو تعمیر کرتا۔

(مسلم .کتاب الحج باب نقض الکعبة۔ح۔١٣٣٣)

مصیبت میں بھلائی

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو مصیبت سے دو چار کر دیتا ہے۔''

(بخاری کتاب المرضی باب ماجاء فی کفارہ المرض ح۔٥٦٤٥)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''مسلمان کو جو بھی تکان' بیماری' فکر'غم اور تکلیف پہنچتی ہے حتیٰ کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔''

(بخاری کتا ب المرضی باب فی ماجاء فی کفارۃ المرض .ح۔٥٦٤١.مسلم:کتاب البر باب ثواب المومن فیما یصیبه من مرض۔ح۔٢٥٧٣)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا وہ مومن بندہ میں جس کی محبوب ترین چیز واپس لے لوں لیکن وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرے تو اس کے لیے میرے پاس جنت کے سوا کوئی بدلہ نہیں۔“

(بخاری کتاب الرقاق باب العمل الذی یبقی به وجه الله تعالی ح۔٦٤٢٤)

بیماری کی وجہ سے جنت

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندے کو اس کی دو پیاری چیزوں کے ذریعہ (آنکھوں سے محروم کر کے) آزماؤں۔ پس اگر وہ صبر کرے تو اسے جنت دوں گا۔“

(بخاری کتاب المرضی باب فضل من ذهب بصره ح۔٥٦٥٣)

عطاء بن ابی رباح کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ”میں تجھے جنتی عورت نہ دکھاؤں۔ یہ کالی عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی اور کہا کہ ”مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے جس سے میں ننگی ہو جاتی ہوں۔ آپ ﷺ میرے لیے دعا فرمائیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”اگر تو چاہے تو اس تکلیف پر صبر کر۔ اس کے بدلے تیرے لیے جنت ہے۔ اگر تو چاہے تو دعا کرتا ہوں کہ اللہ تجھے شفا دے۔“ اس نے کہا ”میں صبر ہی اختیار کرتی ہوں‘ تاہم میں دورے کے وقت ننگی ہو جاتی ہوں آپ اللہ سے یہ دعا فرمائیں کہ میں ننگی نہ ہوا کروں۔“ آپ ﷺ نے دعا فرمائی کہ ”یہ دورے میں ننگی نہ ہو۔“

(بخاری کتاب المرضی باب فضل من یصرع من الریح ح۔٥٦٥٢۔مسلم:کتاب البر

باب ثواب المومن فیمایصیبه ۔ح۔۲۵۷٦)

صبر صدمہ کے آغاز میں

نبی رحمت ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر پر بیٹھی اپنے بچے کی موت پر رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اللہ سے ڈر اور صبر کر۔'' اس نے کہا ''مجھ سے دور ہو جاؤ۔ تمہیں وہ مصیبت نہیں پہنچی جو مجھے پہنچی ہے۔'' اس نے آپ ﷺ کو نہیں پہچانا تھا۔ بعد میں اسے بتایا گیا۔ وہ آپ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ ''میں نے آپ ﷺ کو پہچانا نہیں تھا' اس لیے نامناسب بات زبان سے نکل گئی۔'' آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''صبر تو وہ ہے جو صدمے کے آغاز میں کیا جائے'' (بعد میں صبر آ ہی جاتا ہے)

(بخاری کتاب الجنائز باب زیارة القبور ۔ح۔۱۲۸۳۔مسلم:کتاب الجنائز باب الصبر علی المصیبة عند الصدمة الاولی ۔ح۔۹۲٦)

ام سلیم کا حیرت انگیز صبر

ام سلیم رضی اللہ عنہا کے بیٹے کا انتقال ہو گیا۔ انہوں نے گھر والوں کو ہدایت کی کہ اس کے والد ابوطلحہ کو اس کے مرنے کی خبر نہ کرنا۔ میں خود انہیں بتاؤں گی۔ رات کو ابوطلحہ آئے۔ ام سلیم نے کھانا لا کر سامنے رکھ دیا۔ ابوطلحہ نے کھانا کھایا۔ پانی پیا پھر ام سلیم نے ان کے لیے بناؤ سنگھار کیا حتی کہ ابوطلحہ رات کو ان کے ساتھ سوئے جب ام سلیم نے دیکھا کہ ابوطلحہ کھا پی کر سیر ہو گئے اور ان کی خواہش بھی پوری ہو گئی تو کہنے لگیں اے ابوطلحہ اگر کچھ لوگ کسی گھر سے کوئی چیز عاریتاً لیں پھر وہ اپنی چیز مانگیں تو کیا عاریتاً لینے والے وہ چیز روک

سکتے ہیں ۔ابوطلحہ نے کہا نہیں ۔ام سلیم نے کہا تو میں تمہارے بیٹے کے انتقال کی خبر دیتی ہوں ۔ یہ سن کر ابوطلحہ خفا ہوئے اور کہا تم نے مجھے پہلے کیوں نہ بتایا حتی کہ میں نے صحبت بھی کی اور اب بتا رہی ہو۔صبح کو ابوطلحہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام واقعہ سنایا۔آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری گزری ہوئی رات میں برکت عطا فرمائے ۔ ام سلیم حاملہ ہوگئیں اور پھر بیٹے کو جنم دیا۔رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔

(صحیح مسلم باب من فضائل ابی طلحۃ الانصاری۔ح۔۲۱۴۴)

خلیفہ کے ظلم پر صبر

زبیر بن عدی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حجاج کے ظلم کی شکایت کی ۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''اس پر صبر کرو۔اب جو بھی وقت آئے گا وہ پہلے سے بدتر ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔میں نے یہ بات نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے۔''

(بخاری کتاب الفتن ۔باب لایأتی زمان الاالذی بعدہ شرمنہ ۔ ح۔۷۰۶۸)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد ناروا ترجیح دینے کا عمل ہوگا اور ایسے کام ہوں گے جنہیں تم برا سمجھو گے ۔صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے سوال کیا' یارسول اللہ (ان حالات میں) آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم وہ حق ادا کرو جو تمہارے ذمے ہوں اور اپنے حق (جو دوسروں کے ذمے ہوں) کا سوال اللہ سے کرو۔

(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام ۔ح۔۳۶۰۳۔مسلم:کتاب الامارہ باب وجوب الوفاء ببیعۃ الخلیفۃ۔ح۔۱۸۴۳)

صبر کی تلقین کرنا

رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کا فرزند فوت ہونے لگا تو اس نے آپ ﷺ کو بلایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

''میری بیٹی کو میرا اسلام کہو اور میرا پیغام دو۔

(اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَوَلَهٗ مَا اَعْطٰی وَکُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ)

''اللہ ہی کے لیے جو اس نے لے لیا اور جو اس نے دیا وہ بھی اسی کا ہے۔ ہر چیز کا اس کے ہاں ایک وقت مقرر ہے۔ بس اسے چاہیے کہ وہ صبر کرے اور اس میں ثواب کی نیت کرے۔''

(بخاری الجنائز باب قول الرسول ﷺ یعذب المیت ببعض بکاء اهله ح۔١٢٨٤۔مسلم:الجنائز۔باب البکاء علی المیت۔ح۔٩٢٣)

موت پر فطری طریقے سے درد و غم کا اظہار جائز ہے

آپ ﷺ جب زیادہ بیمار ہوئے تو اضطراب اور بے چینی آپ ﷺ پر چھا گئی تو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے منہ سے نکلا ''ہائے ابا جان کی تکلیف'' آپ ﷺ نے سن کر فرمایا ''تمہارے باپ پر آج کے بعد بے چینی نہیں ہوگی۔'' جب آپ ﷺ وفات پا گئے تو فاطمہ نے فرمایا ''اے ابا جان! رب نے آپ ﷺ کو بلایا۔ آپ ﷺ نے رب کی پکار پر لبیک کہا۔ اے ابا جان! جنت الفردوس آپ ﷺ کا ٹھکانہ ہے۔ اے ابا جان! جبرائیل کو ہم

آپ ﷺ کی موت کی خبر دیں گے۔'' جب آپ ﷺ کو دفنا دیا گیا تو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے پوچھا ''کیا تمہارے نفسوں نے یہ گوارا کرلیا کہ تم نبی اکرم ﷺ کے جسدِ اطہر پر مٹی ڈالو؟''

(بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی ﷺ ووفاته ۔ح۔٤٤٦٢)

فطری رونا صبر کے خلاف نہیں

نبی اکرم ﷺ کی گود میں آپ کا نواسہ تھا جب کہ اس کی جان بے چین اور مضطرب تھی۔ (اس کی یہ حالت دیکھ کر) آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ''یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''یہ جذبہ شفقت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے۔'' ایک روایت میں ہے کہ ''یہ جذبہ شفقت ہے جو اللہ تعالیٰ نے جن بندوں کے دلوں میں چاہا رکھا اور اللہ تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں ہی پر رحمت فرماتا ہے۔''

(بخاری الجنائز باب قول النبی ﷺ یعذب المیت ببعض بکاء اهله علیه ۔ح۔١٢٨٤۔مسلم:الجنائز باب البکاء علی المیت ۔ح۔٩٢٣)

رسول اللہ ﷺ اپنے بیٹے ابراہیم کے پاس آئے اور وہ جان کنی کے عالم میں تھے۔ آپ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے۔ عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا آپ بھی روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اے ابن عوف! یہ رحمت و شفقت ہے آپ پھر دوبارہ رو پڑے اور فرمایا۔ ''بے شک آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غمگین ہے لیکن ہم وہی بات کہیں گے جو ہمارے رب کو راضی کر دے اے ابراہیم! ہم

تیری جدائی پر یقیناً غمگین ہیں۔

(بخاری الجنائز باب قول النبی ﷺ انا بك لمحزونون ۔ح۔۱۳۰۳۔مسلم:کتاب الفضائل باب رحمته الصبیان والعیال وتواضعه ۔ح۔۲۳۲۵)

جس کے گھر موت کا حادثہ ہو وہ کیا کہے

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم بیمار یا میت کے پاس آؤ تو اچھی بات کہو۔ اس لیے کہ تم جو بھی بات کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔'' (مسلم ح۔ ۹۱۹)

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرے خاوند ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو گئے تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا ''یا رسول اللہ! ابوسلمہ وفات پا گئے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''تم کہو۔

(اَللّٰھُمَّ اغفِرلِیْ وَلَه وَاَعقِبْنِیْ مِنْهُ عُقبٰی حَسَنَةً)

''اے اللہ! مجھے اور اسے بخش دے اور مجھے اس سے بہتر بدل عطا فرما۔''

پس میں نے انہی الفاظ میں دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر بدل محمد ﷺ عطا فرما دیے۔ (مسلم کتاب الجنائز باب مایقال عند المریض المیت ۔ح۔۹۱۹)

میت پر بین کرنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے رخساروں کو پیٹا۔ گریبان چاک کیا اور جاہلیت کے بول بولے (بین کیا)۔

(بخاری کتاب الجنائز باب لیس منا من شق الجیوب ۔ح۔۱۲۹۴۔مسلم:کتاب الایمان

باب تحریم ضرب الخدود۔ح۔۱۰۳)

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سخت بیمار ہوئے ان پر غشی طاری ہوئی۔ ان کا سر ان کی بیوی کی گود میں تھا وہ چیخ چیخ کر رونے لگی۔ آپ (بے ہوشی کی وجہ سے) نہ روک سکے۔ جب انہیں ہوش آیا تو فرمایا میں اس سے بیزار ہوں جس سے رسول اللہ ﷺ نے بیزاری کا اظہار فرمایا ہے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نوحہ کرنے والی، سر منڈوانے والی گریبان چاک کرنے والی عورت سے بیزار ہیں۔

(بخاری کتاب الجنائز باب ماینهی من الحلق عند المصيبة ۔ح۔۱۲۹٦ تعليقا۔مسلم : كتاب الايمان باب تحريم ضر ب الخدود۔ح۔۱۰٤)

آپ نے فرمایا بین کرنے والی عورت اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو اسے قیامت کے دن تارکول کا کرتہ اور خارش کی زرہ پہنائی جائے گی۔

(مسلم:كتاب الجنائز باب التشديد فی النياحة ۔ح۔۹۳٤)

عدل وانصاف

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِى الْقُرْبٰى﴾

''بے شک اللہ تعالیٰ عدل کرنے، احسان کرنے اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے۔'' (النحل:۱٦/۹۰)

﴿وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾ (الحجرات:۴۹/۹)

''اور انصاف کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا

ہے۔''

﴿وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى﴾ (الانعام:٦/١٥٢)

''اور جب تم بات کہو تو انصاف سے کہو چاہے وہ رشتہ دار ہی (کے خلاف) ہو۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو لوگ اپنے فیصلوں میں' اپنے اہل وعیال میں اور جو کام ان کے سپرد ہیں ان میں انصاف کرتے ہیں وہ اللہ کے پاس نور کے منبروں پر ہوں گے۔ (مسلم کتاب الامارہ باب فضیلة الامیر العادل وعقوبة الجائر۔ح۔١٨٢٧)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''تین قسم کے لوگ جنتی ہیں۔

١۔ انصاف کرنے والا حکمران۔

٢۔ ہر مسلمان اور رشتہ دار کے لیے مہربان اور نرم دل رکھنے والا مسلمان۔

٣۔ عیال دار ہونے کے باوجود سوال سے بچنے والا مسلمان۔

(مسلم کتاب الجنة وصفة نعیمها واهلها باب الصفات التی یعرف بها فی الدنیا اهل الجنة واهل النار۔ح۔٢٨٦٥)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''سات قسم کے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے سائے تلے جگہ دے گا جس دن اس سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

١۔ انصاف کرنے والا حکمران۔

٢۔ وہ نوجوان جس کی جوانی اللہ کی عبادت میں گزری۔

٣۔ وہ مومن جس کا دل مسجد کے ساتھ اٹکا ہوا ہو۔

۴۔ وہ دو مومن جو ایک دوسرے سے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتے ہیں۔اسی پر وہ جمع ہوتے ہیں اور اسی پر ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔

۵۔ وہ مومن جسے کوئی حسین وجمیل عورت دعوت گناہ دے لیکن وہ (انکار کرتے ہوئے) کہے کہ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں۔

۶۔ وہ مومن جس نے اس طرح چھپا کر صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو علم نہیں کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔

۷۔ وہ مومن جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔"

(بخاری کتاب الاذان باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ۔ح۔٦٦٠۔مسلم:کتاب الزکوۃ باب فضل اخفاء الصدقۃ۔ح۔١٠٣١)

رعیت کے حقوق

آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ جس آدمی کو کسی رعیت کا ذمہ دار بنائے' پھر وہ انہیں دھوکہ دیتے ہوئے مرجائے یعنی ان کے حقوق کی حفاظت کی کوشش نہ کرے' اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کردی ہے۔"

(بخاری کتاب الاحکام باب من استرعی رعیۃ فلم ینصح۔ح۔٧١٥٠۔مسلم:کتاب الامارۃ باب فضیلۃ الامیر العادل۔ح۔١٤٢بعد۔ح۔١٨٢٩)

شرم وحیا

آپ ﷺ نے فرمایا "ایمان کی ستر یا ساٹھ سے اوپر شاخیں ہیں۔افضل

شاخ (لا الــه الا اللّٰــه) ہے۔کم تر شاخ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کا حصہ ہے۔"

(بـخـاری کتاب الایمان باب امور الایمان ۔ح۔۹۔مسلم:کتاب الایمان باب شعب الایمان ح۔۳۵)

باحیا انسان گندے کام نہیں کرتا' برے الفاظ نہیں بولتا۔اس لیے کہ وہ مذمت اور ملامت سے ڈرتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا "حیا خیر ہی لاتا ہے اور حیا پوری کی پوری خیر و بھلائی ہے۔"

(بـخـاری کتـاب الادب بـاب الـحـیـاء ۔ح۔۶۱۱۷۔مسلم:کتاب الایمان باب شعب الایمان ح۔۳۷)

مسلمان مخلوق کے سامنے شرم کرتا ہے' ان کے سامنے ننگا نہیں ہوتا' ان کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرتا' کسی کے احسان کا انکاری نہیں ہوتا اور نہ برے انداز سے کسی کا سامنا کرتا ہے۔اسی طرح وہ اپنے خالق کے آگے بھی وہ باحیا ہوتا ہے اور اس کی طاعت اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے میں کمی نہیں کرتا۔

صدقہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر نیکی صدقہ ہے۔"

(بـخـاری کتـاب الادب بـا ب کل معروف صدقة ۔ح۔۶۰۲۱۔مسلم:کتاب الزکوة ۔باب ان اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف ۔ح۔۱۰۰۵)

آپ ﷺ نے فرمایا "مسلمان جو درخت لگاتا ہے تو اس سے کوئی انسان' کوئی

جانور، اور پرندہ جو کھاتا ہے وہ قیامت کے دن تک اس کے لیے صدقہ ہے۔'''' جو اس سے چرالیا جائے وہ صدقہ ہے۔ جو کوئی اسے نقصان پہنچائے وہ صدقہ ہے۔''

(بخاری کتاب الحرث والمزارعة باب فضل الزرع والغرس ۔ح۔۲۳۲۰۔مسلم:کتاب المساقاۃ باب فضل الزرع والغرس ۔ح۔۱۵۵۲۔۱۵۵۳)

عہد کی پابندی

سیدنا یمان اور حذیفہ رضی اللہ عنھما دونوں جنگ بدر میں شرکت کے لیے روانہ ہوئے (راستہ میں) کفار مکہ نے انہیں گرفتار کرلیا۔ اور کہنے لگے تم محمد کے پاس جانا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا۔ ہم ان کے پاس جانا نہیں چاہتے بلکہ ہم تو مدینہ منورہ جانا چاہتے ہیں۔ کفار نے ان دونوں سے اللہ کی قسم کے ساتھ عہد لیا کہ وہ مدینہ چلے جائیں اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو کر نہ لڑیں۔ وہ دونوں وہاں سے روانہ ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو سارا واقعہ سنایا۔ آپ نے فرمایا۔ تم مدینہ چلے جاؤ۔ ہم ان کا عہد پورا کریں گے اور ان کے مقابلے میں اللہ سے مدد طلب کریں گے۔

(صحیح مسلم کتاب الجهاد باب الوفاء بالعهد ۔ح۔۱۷۸۷)

سچائی

اللہ تعالیٰ ﷺ فرماتا ہے۔

﴿يَاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوااتَّقُوااللّٰهَ وَكُوْنُوْامَعَ الصَّادِقِيْنَ﴾

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچ والوں کا ساتھ دو۔'' (التوبہ ۹: ۱۱۹)

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا ''سچائی اختیار کرو۔ سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ انسان برابر سچ بولتا اور سچائی تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جھوٹ سے بچو۔ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم میں لے جاتا ہے۔ انسان ہمیشہ جھوٹ بولتا اور جھوٹ تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔''

(بخاری کتاب الادب باب قول اللہ تعالیٰ ﴿یٰاَیُّهَاالذین امنو اتقوا الله وکونوا مع الصادقین﴾ ح۔٦٠٩٤۔ مسلم:کتاب البر باب قبح الکذب وحسن الصدق۔ ح۔٢٦٠٧)

لوگوں کے درمیان صلح کروانا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿اِنَّمَاالْمُؤمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْابَیْنَ اَخَوَیْكُمْ﴾ (الحجرات:١٠)

''مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ پس بھائیوں کے درمیان صلح کروادو۔''

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے لیے (اپنی طرف سے باتیں بنا کر) بھلائی کی بات آگے پہنچاتا ہے یا بھلائی کی بات کہتا ہے۔''

(بخاری کتاب الصلح باب لیس الکذاب الذی۔ح۔٢٦٩٢۔صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الکذب وبیان المباح منه ۔ح۔٢٦٠٥)

ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تین موقعوں کے علاوہ (جھوٹ بولنے کی اجازت) بالکل نہیں دی۔

۱۔ لڑائی کے موقع پر (دشمن کو اصل صورت حال سے بے خبر رکھنے کے لیے)

۲۔ لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے لیے (اپنی طرف سے باتیں بنانا)

۳۔ مرد کا اپنی بیوی سے اور عورت کی اپنے خاوند سے (کوئی بات کہنا تا کہ گھریلو زندگی خوش گوار رہے) (مسلم۔ح۔۲۶۰۵)

صدقہ خیرات کرنے کا حکم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے ہر شخص سے اس کا رب براہِ راست ہم کلام ہوگا۔انسان کے دائیں طرف بھی اس کے اعمال ہوں گے اور بائیں طرف بھی۔سامنے جہنم کی آگ ہوگی۔پس تم آگ سے بچو اگر چہ کھجور کے ایک ٹکڑے کو خیرات کرکے۔اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اچھی بات کرکے دوزخ سے بچو۔''

(بخاری کتاب الادب باب طیب الکلام ۔ح۔۶۰۲۳ کتاب التوحید ۔ح۔۷۵۱۲۔مسلم : کتاب الزکوۃ باب الحث علی الصدقۃ ۔ح۔۱۰۱۶)

آپ ﷺ نے فرمایا ''صدقہ کرنے سے مال کبھی کم نہیں ہوتا اور معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور اللہ کے لیے تواضع اختیار کرنے والے کو اللہ اونچا کرتا ہے۔''

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب استحباب العفو والتواضع ۔ح۔۲۵۸۸)

اللہ کے نام پر مانگنا

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کے نام پر پناہ مانگے اس کو پناہ دو۔جو شخص

اللہ کے نام پر سوال کرے اسے دو اور جو تمہیں دعوت دے اسے قبول کرو۔ جو تمہارے ساتھ احسان کرے تو تم اس کا بدلہ دو۔ اگر بدلہ دینے کی طاقت نہیں تو اس کے لئے دعائے خیر کرو (اور اتنی دعا کرو) حتیٰ کہ تمہیں یقین ہو جائے کہ تم نے اس کو بدلہ دے دیا ہے۔

(ابوداؤد' اواخر کتاب الزکاۃ باب عطیة من سال باللہ ۔ح۔١٦٧٢۔نسائی ۔کتاب الزکوۃ باب من سال باللہ عزوجل ۔ح۔٢٥٦٨۔امام نووی نے صحیح کہا)

انسان کا مال صرف وہ ہے جو اس نے صدقہ کیا

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی تو نبی رحمت ﷺ نے پوچھا "اس کا کتنا حصہ باقی ہے؟" انہوں نے کہا "صرف ایک دستی باقی ہے۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "سب ہی باقی ہے سوائے ایک دستی کے۔"

(ترمذی' ابواب صفة القیامة باب ٢٣۔ح۔٢٤٧٠۔امام ترمذی نے حسن صحیح کہا)

امام نووی نے فرمایا "اس کا مطلب ہے کہ صدقہ شدہ سارا حصہ باقی ہے کیونکہ آخرت میں اس کا اجر ملے گا اور دستی باقی نہیں رہی کیونکہ اسے خود کھایا۔

آپ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے کون ہے جسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو؟" صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا "ہم میں سے ہر شخص کو اپنا مال ہی سب سے زیادہ محبوب ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا "پس انسان کا مال تو وہی ہے جو اس نے (صدقہ وخیرات) کر کے آگے بھیجا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو وہ پیچھے چھوڑ گیا۔"

(بخاری کتاب الرقاق باب ماقدم من ماله فهوله۔ح۔٦٤٤٢)

رسول اللہ ﷺ کی سخاوت

ایک مرتبہ ایک عورت نے تحفہ میں ایک چادر رسول اللہ ﷺ کو پیش کی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ چادر آپ کے لیے لائی ہوں آپ نے چادر لے لی اس وقت آپ کو چادر کی ضرورت بھی تھی۔ آپ نے وہ چادر لپیٹ لی۔ ایک صحابی نے عرض کیا ''یا رسول اللہ یہ تو بہت عمدہ چادر ہے۔ مجھے دے دیجئے۔'' آپ نے فرمایا اچھا یہ کہہ کر آپ اندر چلے گئے آپ کے جانے کے بعد لوگوں نے اس شخص کو ملامت کی۔ انہوں نے اس سے کہا ''رسول اللہ کو تو خود چادر کی ضرورت تھی تم نے چادر مانگ کر اچھا نہیں کیا اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ جب آپ سے کوئی چیز مانگی جائے تو آپ انکار نہیں کرتے۔ اس نے کہا ''جب آپ نے اس چادر کو جسم اطہر کے ساتھ لپیٹ لیا تو میں نے برکت کی امید میں وہ چادر آپ سے مانگی تا کہ میں اس چادر کو اپنا کفن بناؤں۔ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور وہ چادر اس صحابی کو دے دی۔ جب اس صحابی کا انتقال ہوا تو اس چادر میں انہیں کفن دیا گیا۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب حسن الخلق و السخاء۔ح۔٦٠٣٦)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اسلام لانے کے بعد جس شخص نے جو چیز بھی رسول اللہ ﷺ سے طلب کی آپ نے عنایت فرمائی۔ ایک شخص آیا اس نے آپ سے کچھ مانگا۔ آپ نے دو پہاڑوں کے درمیان جتنی بکریاں تھیں سب دیدیں۔ جب وہ اپنی قوم کے پاس پہنچا تو کہنے لگا اے قوم مسلم ہو جاؤ کیونکہ محمد ﷺ بے حد وحساب دیتے ہیں۔ افلاس سے بالکل نہیں ڈرتے۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ بعض لوگ دنیا کی خاطر مسلم

ہوتے تھے لیکن اسلام لانے کے بعد ان کی نظر میں اسلام تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہوجاتا تھا۔ (مسلم کتاب الفضائل باب فی سخائه ﷺ ح۔۲۳۱۲)

سخی کے لیے دعا

آپ ﷺ نے فرمایا "ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں۔ایک کہتا ہے "اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا اچھا بدلہ دے۔" دوسرا کہتا ہے کہ "اے اللہ! کنجوسی کرنے والے کو برباد کر۔"

(صحیح بخاری کتاب الزکوة باب قوله تعالی ۔فاما من اعطی واتقی ۔ح۔۱۴۴۲۔مسلم :کتاب الزکوة باب فی المنفق والممسك۔ح۔۱۰۱۰)

اچھی بری نیت پر اجر اور گناہ

آپ نے فرمایا کسی بندے کا مال صدقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا جس پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے جو شخص مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر فقر و محتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔دنیا میں چار قسم کے لوگ ہیں۔

ایک وہ جسے اللہ نے مال اور علم دیا وہ اللہ سے ڈرتا ہے۔رشتہ داروں سے حسن سلوک کرتا ہے۔اللہ کے حق کو پہچانتا ہے۔یہ شخص جنت میں سب سے افضل درجہ میں ہوگا۔

دوسرا وہ جسے اللہ نے علم دیا مگر مال نہ دیا پس وہ سچی نیت رکھتا اور کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں آدمی کی طرح عمل کرتا پس اس کا اور پہلے شخص کا اجر

برابر ہے۔

تیسرا وہ جسے اللہ نے مال دیا مگر علم نہ دیا وہ علم کے بغیر اندھا دھند خرچ کرتا ہے۔ نہ رب سے ڈرتا ہے نہ اللہ کے اور رشتہ داروں کے حقوق پہچانتا ہے۔ یہ برے مرتبہ والا ہے۔

چوتھا وہ جسے اللہ نے مال دیا نہ علم مگر وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو فلاں کی طرح اندھا دھند خرچ کرتا۔ پس جب اس کی نیت یہ ہے تو ان دونوں کا گناہ برابر ہے۔

(ترمذی ابواب الزهد باب ماجاء مثل الدنیا مثل اربعة نفر۔ح۔۲۳۲۵۔ امام ترمذی نے حسن صحیح کہا)

محنت کی ترغیب

آپ ﷺ نے فرمایا ''کسی شخص نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کوئی کھانا نہیں کھایا اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھایا کرتے تھے۔''

(بخاری کتاب البیوع باب کسب الرجل وعمله بیده ۔ح۔۲۰۷۲)

آپ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے ایک شخص لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اور اسے بیچ کر گزارہ کرے۔ اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو (سوال کی ذلت سے) بچائے۔ یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ کسی سے سوال کرے۔ وہ اسے دے یا انکار کرے۔''

(بخاری کتاب الزکوۃ باب الاستعفاف عن المسئلة ۔ح۔۱٤۷۰۔مسلم :کتاب الزکوۃ باب کراهة المسئلة للناس ۔ح۔۱۰٤۲)

پیچھے پڑ کر مانگنے کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ مر جاتا ہے تو اس کے چہرہ پر (قیامت کے دن) گوشت کا کوئی ٹکڑا نہ ہوگا۔“

(بخاری کتاب الزکوۃ باب من سال الناس تکثرا ح۔١٤٧٤۔مسلم:کتاب الزکوۃ با ب کراھة المسألة للناس ح۔١٠٤٠)

آپ ﷺ نے فرمایا ”پیچھے پڑ کر سوال مت کیا کرو۔اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی مجھ سے سوال کرے اور میری ناگواری کے باوجود وہ مجھ سے کچھ لے لے تو میری طرف سے دی گئی چیز میں برکت نہیں ہوگی۔“

(مسلم کتاب الزکوۃ باب النھی عن المسالة ح۔١٠٣٨)

آپ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرے گا تو میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“

(ابو داؤد کتاب الزکوۃ باب کراھیة المسألة ح۔١٦٤٣۔ حاکم،ذہبی اور نووی نے صحیح کہا)

آپ ﷺ نے فرمایا ”جو لوگوں سے مال میں اضافہ کی خاطر سوال کرتا ہے وہ آگ کے انگارے کا سوال کرتا ہے چاہے کم طلب کرے یا زیادہ۔“ (مسلم کتاب الزکوۃ باب کراھیة المسالة للناس ح۔١٠٤١)

آپ ﷺ نے فرمایا ”تین آدمیوں کے سوا کسی کے لیے سوال کرنا جائز نہیں۔

١۔ ایک وہ جو کسی کا ضامن بنا (اور بطور ضامن اسے کسی اور کا مال ادا کرنا پڑا)

٢۔ دوسرا وہ جس کا مال کسی حادثے کی بنا پر تباہ و برباد ہو جائے اس کے لیے بھی اس

حدتک سوال کرنا جائز ہے جس سے اس کی گزران ہو سکے۔

۳۔ تیسرا وہ جو فاقے کی حالت میں پہنچ گیا۔

ان کے سوا سوال حرام ہے اور ایسا سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔"

(مسلم کتاب الزکوۃ باب من تحل له المسألة ۔ح۔١٠٤٤)

زکوۃ آل محمد پر حرام ہے

ایک دفعہ عبد المطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا "آپ سب سے زیادہ احسان کرنے والے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ ہم نکاح کے قابل ہو گئے ہیں (لیکن اس کے لیے روپیہ کی ضرورت ہے) ہم اس لیے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہمیں صدقات وصول کرنے پر عامل بنائیں تاکہ ہم بھی مال وصول کر کے آپ کو لا کر دیں پھر ہمیں بھی اس مال میں سے کچھ مل جایا کرے۔ کچھ دیر بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "زکوۃ کا مال محمد اور آلِ محمد کے لیے جائز نہیں ہے یہ تو لوگوں کا میل ہے۔ (صحیح مسلم: کتاب الزکوۃ باب ترک استعمال آل النبی ﷺ ۔ح۔١٠٧٢)

بغیر سوال کے مال ملے تو لینا جائز ہے

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ مجھے عطیہ دیتے تو میں کہتا کہ "آپ ﷺ اس کو دیں جو مجھ سے زیادہ ضرورتمند ہو۔"

آپ ﷺ نے فرمایا "جب تمہیں مال ملے اور تمہیں اس کی حرص نہ ہو اور نہ تم

نے اس کا سوال کیا ہو تو اسے لے کر اپنے مال میں شامل کرلو۔ پھر چاہو تو اسے کھالو اور چاہو تو اسے صدقہ کردو۔ اور جو مال اس طرح نہ ملے تو اپنے آپ کو اس کے پیچھے مت لگاؤ۔" عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کرتے تھے اور جو چیز بغیر مانگے مل جاتی تو اسے لینے سے انکار بھی نہیں کرتے تھے۔"

(بخاری کتاب الزکوة باب من اعطاه الله شيئا من غير مسألة ۔ح۔١٤٧٣۔مسلم:کتاب الزکوة با ب اباحة الاخذ لمن اعطى من غير مسالة ۔ح۔١٠٤٥)

سرکاری ملازمین کے لیے تنبیہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "کچھ لوگ بیت المال میں ناجائز تصرف کرتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں کے لیے قیامت کے دن جہنم کی آگ ہے۔"

(بخاری کتا ب فرض الخمس باب (فان لله خمسه) ح۔٣١١٨)

رسول اللہ ﷺ نے ابن لتبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بھیجا۔ جب وہ (زکوٰۃ کا مال لے کر واپس) آیا تو کہنے لگا کہ "یہ بیت المال کا حق ہے اور یہ مجھے ہدیہ میں ملی ہوئی چیزیں ہیں۔" آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا "میں تم میں سے کسی کو کسی کام کا عامل مقرر کرتا ہوں اور وہ آ کر کہتا ہے کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ملا ہوا ہدیہ ہے۔ اگر وہ سچا ہے تو اس کا ہدیہ اسے اس وقت کیوں نہ ملا جب وہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا تھا (یعنی وہ ہدیہ نہیں بلکہ سرکاری منصب کا نتیجہ ہے)۔ اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی شخص حق کے بغیر کوئی مال لے گا تو قیامت کے دن اسے اٹھائے ہوئے آئے گا۔ پس میں تم میں سے کسی کو نہ دیکھوں کہ وہ اللہ سے ملاقات کے وقت (ناجائز طریقے

سے حاصل کردہ) اونٹ کو اٹھائے ہوئے ہو جو بلبلا رہا ہو یا گائے کو جو آواز نکال رہی ہو یا بکری کو جو ممیا رہی ہو (اٹھائے ہوئے ہو)

(بخاری کتاب الزکوۃ باب قولہ تعالیٰ (والعاملین علیها) ح۔۱۵۰۰۔مسلم کتاب الامارۃ باب تحریم هدایاالعمال ح۔۱۸۳۲)

شبہ والی چیزوں کو چھوڑنے کا بیان

آپ ﷺ نے فرمایا ''حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی۔ان کے درمیان بہت سی چیزیں شبہہ والی ہیں۔پس جو شخص شبہے والی چیزوں سے بچ گیا' اس نے اپنے دین کو بچالیا اور جس نے شبہات کو اختیار کیا' وہ حرام میں مبتلا ہوگیا۔''

(بخاری کتاب الایمان باب فضل من استبرالدینه ح۔۵۲۔مسلم:کتاب البیوع باب اخذ الحلال وترک الشبهات ح۔۱۵۹۹)

آپ ﷺ نے فرمایا ''وہ چیز چھوڑ دو جو تمہیں شک میں ڈالے اور اسے اختیار کرو جو تمہیں شک میں نہ ڈالے'' (ترمذی ابواب الزهدباب اعقلها وتوکل ح۔۲۵۱۸۔ابن حبان' حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا)

بھلائی کے کاموں پر پابندی کرنا

رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ''اے عبداللہ! تم فلاں شخص کی طرح مت ہو جانا۔وہ رات کو اٹھ کر اللہ کی عبادت کرتا تھا۔پھر اس نے رات کو اٹھنا چھوڑ دیا۔''

(بخاری کتاب التهجد باب مایکره من ترک قیام اللیل ح۔۱۱۳۱۔مسلم:کتاب الصیام باب

النھی عن صوم الدھر لمن تصرربه اوفوت به حقا۔ح۔۱۱۵۹)

جوحرام کام کاارتکاب کربیٹھے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿وَالَّذِيْنَ اِذَافَعَلُوْافَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْٓااَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوااللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْالِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَافَعَلُوْاوَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۔ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَاالْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاوَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ﴾

''وہ لوگ جوکوئی برا کام کربیٹھتے ہیں یا اپنی جانوں پرظلم کرلیتے ہیں تو (فوراً) اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کون گناہوں کوبخش سکتا ہے۔اور اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے (بار بار وہ گناہ نہیں کرتے) جب کہ وہ جانتے ہوتے ہیں۔یہی وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہےاور ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔اورنیکی کرنے والوں کا کیااچھااجر ہے۔''

(آل عمران:۳/۱۳۵'۱۳۶)

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا جس شخص نے قسم میں کہالات وعزّی کی قسم تو اسے چاہیے کہ وہ فوراً کہے لاالٰہ الا اللّٰہ اورجس نے اپنے ساتھی سے کہا آؤ جوا کھیلیں تو اسے چاہیے کہ وہ صدقہ کرے۔

(بخاری کتاب التفسیر تفسیرسورۃ النجم۔ح۔۴۸۶۰۔مسلم :کتاب الأیمان باب من حلف باللات والعزی۔ح۔۱۶۴۷)

توبہ کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بے شک اللہ تعالیٰ رات کو ہاتھ دراز کرتا ہے تاکہ دن کو برائی کا ارتکاب کرنے والا توبہ کرلے اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ کرلے۔ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔"

(مسلم کتاب التوبۃ باب غیرۃ اللہ تعالی ح۔٢٧٥٩)

جہینہ قبیلے کی ایک عورت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ وہ ارتکابِ زنا سے حاملہ تھی۔ اس نے کہا "یا رسول اللہ ﷺ! مجھ سے حد والے گناہ کا ارتکاب ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ مجھ پر حد قائم فرما دیجیے۔" آپ ﷺ نے اس کے وارث کو بلایا اور فرمایا "اس کو اچھے طریقے سے اپنے پاس رکھو۔ جب یہ بچہ جن لے تو اس کو لے آنا۔" چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ بچہ جننے کے بعد اسے رجم کر دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ "کیا آپ ﷺ بدکاری کرنے والی عورت پر نمازِ جنازہ پڑھائیں گے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسے اہلِ مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کر دیا جائے تو ان کو بھی معافی مل جائے۔ کیا اس سے بھی افضل کوئی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس نے اپنی جان تک قربان کر دی۔"

(مسلم کتاب الحدود باب من اعترف علی نفسه بالزنی ۔ح۔١٦٩٦)

ناجائز محصول لینا سخت گناہ ہے

جب لوگ زنا کی حد پانے والی عورت کو سنگسار کر رہے تھے تو خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے سر پر پتھر مارا۔خون اڑ کر خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ پر گرا۔خالد نے اسے برا بھلا کہا رسول اللہ ﷺ نے سنا تو فرمایا اے خالد' خبردار اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ناجائز محصول لینے والا بھی ایسی توبہ کرتا تو اس کا گناہ بھی معاف ہو جاتا۔ (مسلم کتاب الحدود ۔ح۔١٦٩٦)

نیکیوں سے گناہ ختم ہونے کا بیان

ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا۔پھر وہ نبی رحمت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے گناہ کا اقرار کیا۔اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔

﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ﴾ (هود:١١/١١٤)

''اور تم دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو۔بیشک نیک کام برے کاموں کو مٹا دیتے ہیں۔''

اس شخص نے عرض کیا'' اے اللہ کے رسول! کیا یہ حکم میرے لیے خاص ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا''نہیں بلکہ میری تمام امت کے لیے ہے۔''

(بخاری کتاب مواقیت الصلاۃ باب الصلاۃ کفارۃ ۔ح۔٥٢٦)

گناہ کے بعد توبہ کرنے کا اجر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی بندہ گناہ کرنے کے بعد کہتا ہے ''اے اللہ! میرا گناہ بخش دے۔'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''میرے بندے نے گناہ کیا۔ وہ جانتا ہے کہ اس کا رب گناہ پر پکڑتا ہے اور گناہ بخشتا بھی ہے۔ میں نے اسے معاف کر دیا۔'' بندہ پھر گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ''اے میرے رب! میرا گناہ معاف فرما دے۔'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''میرے بندے نے گناہ کیا۔ اسے علم ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف فرماتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے۔ میں نے اسے معاف کر دیا۔'' بندہ تیسری بار گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ''اے میرے رب! میرا گناہ معاف فرما دے۔'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''میرے بندے نے گناہ کیا۔ وہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے۔ یقیناً میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ بس جو چاہے کرے (یعنی جب تک گناہ کر کے توبہ کرتا رہے گا میں بخشتا رہوں گا۔

(بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالی (یریدون ان یبدلوا کلام اللہ) ح:۷۵۰۷۔ مسلم: کتاب التوبة باب قبول التوبة من الذنوب۔ ح۔۲۷۵۸)

معلوم ہوا کہ عذاب ان باغیوں اور سرکشوں کے لیے ہے جنہیں اللہ کی پکڑ کا ڈر ہی نہیں اور نہ ہی وہ توبہ کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کی قسم! اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ختم کر کے ایسی مخلوق پیدا کرتا جو گناہ کرتی اور اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی مانگتی اور وہ انہیں بخشتا۔'' (مسلم کتاب التوبة باب سقوط الذنوب بالاستغفار والتوبة۔ ح۔۲۷٤۸)

معلوم ہوا کہ اللہ کو وہ لوگ پسند ہیں جو گناہ کر کے اس پر اڑتے نہیں بلکہ توبہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے ہیں۔اس حدیث کا اصل مقصد توبہ واستغفار کی اہمیت واضح کرنا ہے۔

خیر یا شر کا آغاز کرنے والے کا حال

رسول اللہ ﷺ کے پاس مضر قبیلہ کے چند لوگ ننگے بدن' اون کی دھاری دار چادریں لیے ہوئے آئے۔ان کی فاقہ زدگی دیکھ کر آپ ﷺ پریشان ہو گئے۔نماز کے بعد آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو خیرات کرنے کی ترغیب دی۔صحابہ مال لاتے رہے حتیٰ کہ دو ڈھیر بن گئے۔ایک سامان کھانے کی چیزوں کا اور دوسرا کپڑوں کا۔یہ دیکھ کر آپ ﷺ خوش ہو گئے اور فرمایا ''جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا' اس کو اپنا اور ان تمام لوگوں کا اجر ملے گا جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے اور بعد والوں کے اجر میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔اور جس نے اسلام میں برا طریقہ جاری کیا اس پر اپنے گناہ اور ان تمام لوگوں کے گناہ کا بوجھ ہوگا جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں کے بوجھ میں کوئی کمی کی جائے۔''

(مسلم کتاب الزکوۃ باب الحث علی الصدقة ولو بشق تمرة او بکلمة طیبة۔ح۔۱۰۱۷)

اس حدیث میں جو چیز اسلام میں جائز ہے اس پر سب سے پہلے عمل کرنے اور اسے فروغ دینے والے کا اجر بیان کیا گیا ہے۔اس میں بدعت حسنہ کی کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ بدعت شریعت سازی ہے جس کا تمام تر اختیار اللہ عزوجل کو ہے۔کسی انسان کو

شریعت سازی کا حق نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جو جان بھی ظلم سے قتل کی جاتی ہے، اس خون ناحق کے گناہ کا ایک حصہ آدم علیہ السلام کے بیٹے کو ہوگا کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل ناحق کا طریقہ شروع کیا۔''

(بخاری کتاب الانبیاء باب خلق آدم وذریته ۔ح۔۳۳۳۵۔مسلم:کتاب القسامة باب اثم من سن القتل ۔ح۔۱۶۷۷)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جس نے لوگوں کو ہدایت کی طرف بلایا تو اس کو ان تمام لوگوں کے برابر اجر ملے گا جو اس کی پیروی کریں گے۔ اوران کے اجروں میں سے کچھ کمی کی نہیں جائے گی۔ اور جو گمراہی کی طرف بلائے گا تو اس پر ان تمام لوگوں کے برابر وبال ہوگا جو اس کی پیروی کریں گے اوران کے گناہوں میں سے کچھ کمی نہ ہوگی۔''

(مسلم کتاب العلم باب من سن سنة حسنة اوسيئة ومن دعا ۔ح۔۲۶۷۲)

حلال امور میں سفارش کرنے کی ترغیب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿مَن يَشفَع شَفاعَةً حَسَنَةً يَكُن لَهُ نَصيبٌ مِنها﴾

(النساء: ۴/ ۸۵)

''جس نے کوئی اچھی سفارش کی اس کے لیے بھی اس نیکی میں حصہ ہوگا۔''

نبی کریم ﷺ کے پاس جب کوئی ضرورت مند آتا تو آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے ''سفارش کرو۔ تمہیں بھی اجر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ

اپنے نبی کی زبان پر جو پسند فرماتا ہے فیصلہ فرما دیتا ہے۔''

(بخاری کتاب الزکوۃ باب التحریص علی الصدقۃ ۔ح۔۱۴۳۲۔مسلم:کتاب البر والصلۃ باب استحباب الشفاعۃ فیمالیس بحرام۔ح۔۲۶۲۷)

سفارش قبول کرنا ضروری نہیں

بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا کی لونڈی تھی اور ایک غلام مغیث رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ عائشہ رضی اللہ عنھا نے انہیں آزاد کر دیا۔ آزادی کے بعد اسلام نے لونڈی کو اجازت دی ہے کہ وہ اپنے غلام خاوند کے نکاح میں رہنا پسند نہ کرے تو نکاح فسخ کرا سکتی ہے چنانچہ اس نے اپنا یہ حق استعمال کرتے ہوئے اپنے خاوند مغیث سے علیحدگی اختیار کر لی۔ مغیث کو بریرہ سے بڑی محبت تھی وہ اس کی منت سماجت کرتا کہ تعلق زوجیت ختم نہ کرے۔

نبی رحمت ﷺ نے بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے فرمایا کہ اگر تو اپنے خاوند سے رجوع کر لے (تو اچھا ہے) اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ مجھے رجوع کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تو صرف سفارش کرتا ہوں۔ وہ کہنے لگی مجھے مغیث کی کوئی ضرورت نہیں۔ (بخاری کتاب الطلاق باب شفاعۃ النبی ﷺ فی زوج بریرہ۔ ح۔۵۲۸۳)

حدود الٰہی میں سفارش کی ممانعت

ایک دفعہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت کی سفارش کی جس نے

چوری کا ارتکاب کیا۔ آپ نے فرمایا اسامہ کیا تو اللہ کی حدوں میں سفارش کرتا ہے پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا "تم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے ہلاک کیا کہ ان میں سے کوئی بلند مرتبہ چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ اللہ کی قسم اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی میں اس کا ہاتھ بھی ضرور کاٹتا۔

(بخاری اواخر کتاب الانبیاء۔ح۔۳٤۷٥۔مسلم :کتاب الحدود باب قطع السارق الشریف وغیرہ ۔ح۔١٦٨٨)

تقدیر پر ایمان

آپ ﷺ نے فرمایا کہ "طاقت ور مومن کمزور مومن کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے اور ہر ایک میں بہتری ہے۔ اس چیز کی حرص کرو جو تمہیں نفع دے۔ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو اور ہمت نہ ہارو۔ اگر تمہیں کچھ نقصان پہنچے تو مت کہو کہ اگر میں ایسا کر لیتا تو ایسا ہو جاتا بلکہ کہو:

﴿قَدَرُ اللّٰهِ وَمَاشَآءَ فَعَلَ﴾

"اللہ کی تقدیر میں یہی تھا اور جو اس نے چاہا" کیا۔"

اور اگر مگر کا لفظ شیطان کے کام کا دروازہ کھول دیتا ہے۔"

(مسلم کتاب القدر باب فی الامر بالقوۃ وترک العجز۔ح۔٢٦٦٤)

موت کی آرزو

آپ ﷺ نے فرمایا کہ "تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر وہ نیک

ہے تو اس کی نیکیاں زیادہ ہو جائیں گی۔ اور اگر وہ بدکار ہے تو شاید وہ توبہ کرلے کیونکہ موت سے عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔''

(بخاری کتاب المرضی باب تمنی المریض الموت ۔ح۔٥٦٧٣۔مسلم:کتاب الذکر والدعاء باب کراھة تمنی الموت لضرنزل به ۔ح۔٢٦٨٢)

موت کو یاد کرنے کا بیان

نبی اکرم ﷺ نے ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کندھا پکڑا اور فرمایا ''دنیا میں اس طرح رہو گویا پردیسی ہو یا مسافر ہو۔'' ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ''جب تم شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب تم صبح کرو تو شام کا انتظار نہ کرو۔ اپنی تندرستی کے زمانے میں اپنی بیماری کے لیے اور اپنی زندگی میں اپنی موت کے لیے تیاری کرلو۔''

(بخاری کتاب الرقاق باب قول النبی ﷺ کن فی الدنیا ۔ح۔٦٤١٦).

وقار

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''جب نماز کی جماعت کھڑی ہو جائے تو تم دوڑتے ہوئے نہ آؤ۔ آرام سے چلتے ہوئے آؤ۔ وقار اختیار کرو۔ جو نماز امام کے ساتھ پالو وہ پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے پورا کرو۔''

(بخاری کتاب الاذان باب لایسعی الی الصلاة مستعجلا ۔ح۔٦٣٦۔مسلم:کتاب المساجد باب استحباب اتیان الصلاة بوقار و سکینه ۔ح۔٦٠٢)

نبی رحمت ﷺ میدانِ عرفات سے واپس لوٹ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے

پیچھے اونٹوں پر مار اور ڈانٹ کی آواز سنی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''لوگو! سکون سے چلو۔ اس لیے کہ تیز رفتاری نیکی نہیں ہے۔''

(بخاری کتاب الحج باب امر النبی ﷺ بالسکینة عند الافاضة۔ح۔١٦٧١۔مسلم :کتاب الحج باب الافاضة من عرفات الی المزدلفة۔ح۔١٢٨٢)

نیکیوں کی طرف جلدی کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾ (البقرہ :٢/ ١٤٨)

''پس نیکیوں کی طرف جلدی کرو۔''

نبی اکرم ﷺ نے مدینہ میں عصر کی نماز پڑھائی۔ آپ ﷺ نے سلام پھیرا اور تیزی کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے اپنی بیوی کے حجرے میں تشریف لے گئے۔ لوگ آپ ﷺ کی جلدی سے گھبرا گئے۔ تھوڑی دیر بعد آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا'' مجھے (نماز کی حالت میں) یاد آیا کہ ہمارے پاس سونے کی ایک ڈلی رہ گئی تھی۔ مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ وہ مجھے اللہ کی یاد سے روکے۔ سو میں نے اس کو تقسیم کر دینے کا حکم دیا۔''

(بخاری الاذان باب من صلی بالناس فذکر حاجة فتخطاھم۔ح۔٨٥١)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''صحت اور فرصت دو ایسی نعمتیں ہیں کہ اکثر لوگ ان کے غلط استعمال کی وجہ سے خسارے اور گھاٹے میں رہتے ہیں۔''

(بخاری کتاب الرقاق باب الصحة والفراغ ولا عیش الا عیش الاخرة۔ح۔٦٤١٢)

لمبی عمر اللہ تعالیٰ کا انعام ہے

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ ''کیا میرے ساتھی مجھ سے پہلے فوت ہو جائیں گے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا (اگر ایسا ہوا بھی تو کیا حرج ہے۔ یہ تمہارے حق میں اچھا ہے) کیونکہ ساتھیوں کی وفات کے بعد جب تم ان کے پیچھے رہ جاؤ گے تو جو بھی تم اللہ کی رضا کے لیے عمل کرو گے اس سے تمھارے درجات بلند ہونگے۔ تمہاری لمبی عمر سے کچھ لوگ (اہل ایمان) فائدہ اٹھائیں گے اور کچھ لوگوں (کفار) کو تم سے نقصان پہنچے گا۔

(بخاری کتاب الجنائز باب رثاء النبی ﷺ سعد بن خولة ح۔١٢٩٥۔ مسلم:کتاب الوصية باب الوصية بالثلث ح۔١٦٢٨)

آپ ﷺ نے فرمایا۔ سب سے بہتر وہ مسلمان ہے، جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھا ہو۔ (ترمذی ابواب الزهد باب ماجاء فی طول العمر للمومن ح۔٢٣٢٩۔ ترمذی نے حسن کہا)

آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے لیے کوئی عذر باقی نہیں چھوڑا جس کی موت کو اس نے اتنا مؤخر کر دیا کہ وہ ٦٠ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔

(بخاری کتاب الرقاق باب من بلغ ستين سنة فقد اعذرالله اليه فی العمر ح۔٦٤١٩)

کافروں کے اعمال کا بدلہ

آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کسی مومن پر اس کی نیکی کے معاملے میں ظلم نہیں کرتا۔ اس کی نیکی کا بدلہ دنیا میں دیا جاتا ہے اور آخرت میں بھی اسے اچھا بدلہ ملے گا لیکن کافر کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیا جاتا ہے اور آخرت میں اس کے پاس کوئی

عمل ایسا نہیں ہوگا جس پر اسے بدلہ دیا جائے۔

(مسلم:کتاب التوبہ باب جزاء المومن بحسناتہ۔ح۔۲۸۰۸)

اصفہان کے یہودی دجال کے پیروکار

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی پیروی کریں گے جن کے جسموں پر سبز یا سیاہ رنگ کی چادریں ہوں گی۔

(مسلم :کتاب الفتن باب فی بقیۃ من احادیث الرجال۔ح۔۲۹۴۴)

علم کا بیان

علم حاصل کرنے کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔ (بخاری کتاب العلم باب من یرد اللہ بہ خیرا۔ح۔٧١۔مسلم: کتاب الزکوۃ۔باب النھی عن المسئالۃ ۔ح۔١٠٣٧)

آپ نے فرمایا۔ جو شخص دین کا علم تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ فرشتے طالب علم کے لیے اس کے عمل سے خوش ہو کر اپنے پر رکھ دیتے ہیں۔ عالم کے لیے آسمان وزمین کی ہر مخلوق حتیٰ کہ پانی میں مچھلیاں مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔ عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چاند کو ستاروں پر فضیلت حاصل ہے۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں کیونکہ انبیاء نے اپنے ورثے میں دینار اور درہم نہیں چھوڑے وہ تو دین کا علم ہی ورثے میں چھوڑتے ہیں، پس جس نے وہ علم حاصل کیا اس نے شرف وفضل کا بڑا حصہ حاصل کیا۔ (ابوداؤد کتاب العلم باب الحث علی طلب العلم۔ ح۔٣٦٤١۔ترمذی۔ابواب العلم باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ۔ح۔ ٢٦٨٢)

عالم پر رشک کرنا جائز ہے

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا۔ رشک کے قابل صرف دو آدمی ہیں۔ ایک وہ جس کو اللہ نے مال دیا پھر اسے حق کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق بھی دی۔ اور دوسرا وہ جس کو اللہ نے حکمت سے نوازا اور وہ اس کے ساتھ فیصلے کرتا اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔

(بخاری :کتاب العلم باب الاغتباط فی العلم والحکمۃ۔ح۔٧٣۔مسلم ۔کتاب صلاۃ المسافرین باب فضل من یقوم بالقرآن ویعلمہ ۔ح۔٨١٦)

علم کا فائدہ مرنے کے بعد بھی ملتا ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔" جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے سوائے تین چیزوں کے جس کا ثواب اسے ملتا رہتا ہے۔ صدقہ جاریہ یا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعائے خیر کرتی ہے۔

(مسلم :کتاب الوصیۃ باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ۔ح۔١٦٣١)

علم کی طلب جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا جو شخص علم کی جستجو میں نکلتا ہے وہ واپسی تک "فی سبیل اللہ" (اللہ کی راہ) میں شمار ہوگا۔

(ترمذی۔ابواب العلم باب فضل طلب العلم ۔ح۔٢٦٤٧)

علم دین کو چھپانا کبیرہ گناہ ہے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس سے دین کی کوئی بات پوچھی جائے پھر وہ اسے

چھپائے تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام دی جائے گی۔(ابوداؤد کتاب العلم باب کراھیة منع العلم ۔ح۔۳۶۵۸۔ترمذی ۔ابواب العلم باب ماجاء فی کتمان العلم ۔ح۔۲۶۴۹)

قربِ قیامت علماءحقہ ناپید اور جاہل پیشوا ہوں گے

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی علم اس طرح ختم نہیں کرے گا کہ اسے لوگوں کے سینوں سے کھینچ لے بلکہ علماء وفات پا جائیں گے اور علم ختم ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ کسی عالم کو باقی نہیں رکھے گا۔ پھر لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے۔پس ان سے سوال کیا جائے گا وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے اور یوں خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔(بخاری :کتاب العلم باب کیف یقبض العلم ۔ح۔۱۰۰۔مسلم :کتاب العلم باب رفع العلم وقبضه۔ح۔۲۶۷۳)

علم کی بنیاد پر اللہ کا ڈر

آپ نے فرمایا اگر تم وہ باتیں جان لو جس کا مجھے علم ہے تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ۔ پس صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے اپنے چہرے ڈھانپ لئے اور ان کی آہ وزاری کی آوازیں آرہی تھیں۔

(بخاری کتاب الرقاق باب قول النبی ﷺ لوتعلمون ماعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا۔ح۔۶۴۸۶۔مسلم :کتاب الفضائل باب زوجوب اقباعه ﷺ ۔ح۔۲۳۵۹)

علم کا حصول دنیا کے لئے

آپ نے فرمایا جو شخص دین کا علم اس لئے سیکھتا ہے کہ اس سے دنیا کا ساز و سامان حاصل کرے تو وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

(ابوداؤد کتاب العلم باب فی طلب العلم لغیر الله ح۔٣٦٦٤) حاکم ذہبی نے صحیح کہا

علم سے مراد کتاب وسنت کا علم ہے

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''جو شخص دین کے علم کی تلاش میں چلتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔ جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے اور آپس میں اس کو (سیکھتے سکھاتے) ہیں ان پر سکینت نازل ہوتی ہے۔ انہیں اللہ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔ فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے پاس کے فرشتوں میں فرماتا ہے۔'' (مسلم کتاب الدعوات باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن ح۔٢٦٩٩)

عورتوں کی تعلیم

ایک دن ایک صحابیہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول مرد تو خوب آپ کی باتیں سنتے رہتے ہیں۔ ہمارے لیے بھی ایک دن مقرر کر دیجیے کہ ہم اس دن آپ کے پاس آ جایا کریں اور آپ ہمیں بھی وہ باتیں سکھا دیا کریں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی ہیں۔ آپ نے فرمایا تم فلاں فلاں دن جمع ہو جایا کرو۔ وہ جمع ہو جاتیں۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ان کو تعلیم دیا کرتے تھے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلة۔ بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة باب تعلیم النبی امته من الرجال والنسا۔ح۔٧٣١٠)

وعظ ونصیحت میں میانہ روی

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جمعرات کو ایک مرتبہ وعظ و نصیحت کرتے۔ایک آدمی نے کہا ''آپ ہمیں روزانہ وعظ کیا کریں۔'' آپ نے فرمایا ''میں روزانہ وعظ اس لیے نہیں کرتا کہ کہیں تم اکتا نہ جاؤ۔میں وعظ میں تمہارا خیال رکھتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ ہمارا خیال رکھتے تھے کہ کہیں ہم اکتا نہ جائیں۔''

(بخاری کتاب العلم باب من جعل لاهل العلم ایاما معلومة ۔ح۔۷۰۔مسلم:کتاب صفات المنافقین باب الاقتصادفی الموعظة ۔ح۔۲۸۲۱)

دین پھیلانے کا حکم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔میری طرف سے لوگوں کو (احکام الٰہی) پہنچادو۔ اگرچہ ایک آیت ہی ہو۔

(صحیح بخاری :کتاب احادیث الانبیاء باب ماذکرعن بنی اسرائیل ۔ح۔۳۴۶۱)

دعوت الی اللہ کی فضیلت

نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔''اللہ کی قسم! تیرے ذریعے سے کسی ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ کا ہدایت دینا تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

(بخاری ۔کتاب المغازی باب غزوة خیبر۔ح۔۴۲۱۰۔مسلم:کتاب فضائل الصحابه باب من فضائل علیؓ بن ابی طالب رضی الله تعالی عنه ۔ح۔۲۴۰۶)

دعوت وتبلیغ کی ترغیب

نبی رحمت ' ﷺ نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ اس کو تروتازہ رکھے جو ہم سے کوئی بات

سنے پھر اسے اسی طرح دوسروں تک پہنچا دے جس طرح اس نے سنا۔ اس لیے کہ بہت سے ایسے لوگ جن کو بات پہنچائی جائے سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔

(ترمذی۔ابواب العلم باب ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع۔ح۔۲۶۵۷۔امام ترمذی نے حسن صحیح اور ابن حبان نے صحیح کہا)

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ﴾

''اور تم میں ایک گروہ ہونا چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے' نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے یہی لوگ کامیاب ہیں۔'' (آل عمران: ۳/ ۱۰۴)

رسول ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص تم میں سے کسی برائی کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے۔ اگر (ہاتھ سے روکنے کی) طاقت نہ ہو تو زبان سے (اس کی برائی واضح کرے) اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے (برا جانے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النهی عن المنکر من الایمان ۔ح۔۴۹)

آپ نے فرمایا۔ مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھیجے۔ اس کے حواری اور ساتھی ہوتے تھے جو اس کے حکم کی پیروی اور اس کی سنت پر عمل کرتے پھر ایسے ناخلف پیدا ہوئے جو ایسی بات کہتے جو وہ کرتے نہیں تھے اور وہ کام کرتے جس کا انہیں حکم نہیں دیا گیا

تھا۔ پس جو شخص ان سے ہاتھ سے جہاد کرے گا وہ مومن ہے۔

جو شخص ان سے زبان سے جہاد کرے گا وہ مومن ہے۔

جو شخص ان سے دل سے جہاد کرے گا وہ مومن ہے۔ اور اس کے علاوہ رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں۔

(مسلم کتاب الایمان باب کون بیان کون النھی عن المنکر من الایمان ۔ح۔۵۰)

افضل جہاد

ایک صحابی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا جہاد افضل ہے۔ آپ نے فرمایا ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا۔

(نسائی کتاب البیعۃ باب فضل من تکلم بالحق عند امام جائر ۔ح۔۴۲۱۴۔ امام نووی نے صحیح کہا)

ظالم کو ظلم سے روکنا

آپ نے فرمایا کہ لوگ جب ظالم کو ظلم کرتے ہوئے دیکھیں اور اسے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔

۔ابوداؤد کتاب الملاحم باب الامر والنھی ۔ح۔۴۳۳۸۔ترمذی ابواب الفتن باب ماجاء فی نزول العذاب اذا لم یغیر المنکر ۔ح۔۲۱۶۸) امام نووی نے صحیح کہا ہے

نیکی کا حکم دینے والا اگر خود نیکی پر عمل نہ کرے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ

اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ۝ (الصف:٦١/٢'٣)

''اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں ہو۔ اللہ کے ہاں یہ بات بڑی ناراضگی والی ہے کہ تم وہ باتیں کہو جو تم (خود) نہ کرو۔''

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن ایک آدمی لایا جائے گا اور آگ میں ڈال دیا جائے گا پس اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی وہ انہیں لے کر ایسے گھومے گا جیسے گدھا چکی میں گھومتا ہے۔ جہنمی اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے اے فلاں تجھے کیا ہوا کیا تو نیکی کا حکم نہیں دیتا تھا اور برائی سے نہیں روکتا تھا۔ وہ کہے گا ہاں۔ میں لوگوں کو نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا اور دوسروں کو برائی سے روکتا تھا لیکن خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔

(بخاری کتاب بدء الخلق باب صفة النار ح۔٣٢٦٧۔مسلم :کتاب الزهد باب عقوبة من يامر بالمعروف ولايفعله ح۔٢٩٨٩)

اچھا مسلمان

آپ نے فرمایا انسان کا بے فائدہ باتوں کو چھوڑ دینا اس کے اچھے مسلمان ہونے کی دلیل ہے۔

(ترمذی ابواب الزهد باب ماجاء فيمن تكلم فيمالايعنيه ح۔٢٣١٧۔امام نووی نے حسن کہا)

گندے اور قبیح اخلاق

زبان کی حفاظت

سیدنا سفیان بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا ''یارسول اللہ! مجھے ایسی بات بتلایئے جس کو میں مضبوطی سے پکڑ لوں۔ آپ نے فرمایا کہو میرا رب اللہ ہے پھر اس پر جم جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ سب سے زیادہ خطرے والی چیز کیا ہے؟ آپ نے اپنی زبان پکڑی پھر فرمایا یہ زبان۔

(ترمذی ابواب الزھد باب ماجاء فی حفظ اللسان ح۔۲٤١٠۔ امام ترمذی نے صحیح کہا ہے)

آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی ضمانت دے میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(بخاری۔ کتاب الرقاق باب حفظ اللسان ح۔٦٤٧٤)

رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا اس کو قابو میں رکھ۔ معاذ رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا کیا ہم زبان کے ذریعے جو گفتگو کرتے ہیں اس پر بھی ہماری گرفت ہوگی۔ آپ نے فرمایا۔ لوگ اپنی زبان کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے۔

(ترمذی ابواب الایمان باب ماجاء فی حرمة الصلاة ح۔۲٦۱٦۔ امام ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے)

جھوٹ بولنا منافق کی نشانی ہے

آپ ﷺ نے فرمایا ''منافق کی چار نشانیاں ہیں۔ جس میں وہ چاروں ہوں گی وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی۔

۱۔ بات کہے تو جھوٹ بولے۔

۲۔ وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔

۳۔ امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

۴۔ جب جھگڑے تو بدزبانی کرے۔

(بخاری کتاب الایمان باب علامات المنافق ح۔۳٤۔مسلم:کتاب الایمان باب خصال المنافق۔ح۔۵۸)

جھوٹا خواب بیان کرنا ٹوہ لگانا اور تصویر بنانے کی مذمت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص ایسا خواب بیان کرے جو اس نے نہیں دیکھا تو قیامت کے دن اسے مجبور کیا جائے گا کہ وہ جو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے اور یہ ہرگز نہیں کر سکے گا۔ جو شخص ایسے لوگوں کی بات سننے کے لئے ان کی طرف کان لگائے جو اس کے لئے اس کو ناپسند کرتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔

جو شخص (کسی جاندار کی) تصویر بنائے تو اسے عذاب دیا جائے گا اور اسے مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے جب کہ وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا۔

(بخاری کتاب التعبیر باب من کذب فی حلمه ۔ح۔۷۰۴۲)

سوکن کو غلط تاثر دینے کی ممانعت

ایک عورت نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میری ایک سوکن ہے۔ کیا مجھے اس بات سے گناہ ہوگا اگر میں یہ ظاہر کروں کہ مجھے خاوند کی طرف سے خوب مل رہا ہے جب کہ مجھے وہ چیزیں نہیں دیتا؟ تو آپ نے فرمایا جو چیز اس کو نہیں دی گئی اس کا جھوٹ موٹ اظہار کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔

(بخاری کتاب النکاح باب المتشبع بمالم ینل۔ح۔۵۲۱۹۔مسلم:کتاب اللباس والزینة باب النهی عن التزویر فی اللباس ۔ح۔۲۱۳۰)

رسول اللہ ﷺ کا خواب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے آج رات خواب دیکھا دو آدمی میرے پاس آئے اور مجھے ایک مقدس زمین میں لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی بیٹھا ہے اور ایک آدمی کھڑا ہے جس کے ہاتھ میں لوہے کی ایک درانتی ہے وہ اس درانتی سے بیٹھے ہوئے شخص کے جبڑے، نتھنے اور آنکھ کو چیرتا ہے یہاں تک کہ درانتی اس کی گدی تک پہنچ جاتی ہے اس کے بعد دوسرے جبڑے کے ساتھ وہ ایسا کرتا ہے اتنی دیر میں اس کا پہلا جبڑا

ٹھیک ہو جاتا ہے۔ پھر وہ دوبارہ پہلے جبڑے کو چیرتا ہے مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ یہ جھوٹ بولتا تھا' جھوٹی باتیں بیان کرتا تھا۔ اور جھوٹی باتیں اس سے نقل کی جاتیں تھیں۔ یہاں تک کہ اطراف عالم میں پھیل جاتی تھیں۔ اس کے ساتھ قیامت تک ایسا ہی ہوگا۔ پھر آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو چت لیٹا ہوا تھا۔ ایک شخص اس کے سرہانے پتھر لیے کھڑا تھا۔ اس پتھر سے وہ آدمی لیٹے ہوئے شخص کا سر کچل دیتا تھا۔ پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا۔ مارنے والا اسے لینے جاتا ہے' اتنی دیر میں اس کا سر ویسا ہی ہو جاتا تھا پھر وہ دوبارہ اسے مارتا تھا۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ وہ شخص ہے جسے اللہ نے قرآن کا علم دیا تھا۔ مگر وہ رات کو اس سے غافل ہو کر سو جاتا تھا۔ اور دن کو بھی اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔ اس کے ساتھ بھی قیامت تک ایسا ہوتا رہے گا۔ پھر آپ نے زنا کاروں کو دیکھا جو ایک تنور میں تھے جس کا منہ تنگ اور پیندا چوڑا تھا۔ تنور میں بڑا شور ہو رہا تھا۔ چیخنے' چلانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جب آگ بھڑکتی تھی تو وہ اوپر اٹھ جاتے تھے یہاں تک کہ نکلنے کے قریب ہو جاتے تھے جب آگ ہلکی ہوتی تھی تو وہ واپس گڑھے کی تہ میں لوٹ جاتے تھے۔ پھر آپ نے سود خور کو دیکھا جو خون کی نہر کے بیچ میں تھا۔ ایک آدمی نہر کے کنارے پر تھا۔ اس کے سامنے کچھ پتھر پڑے ہوئے تھے۔ جب نہر کے اندر کا آدمی باہر نکلنا چاہتا تو وہ اس کے منہ پر پتھر کھینچ مارتا تھا۔ پس وہ پھر ندی میں لوٹ جاتا۔ اس طرح جب وہ دوبارہ باہر نکلنا چاہتا تو وہ شخص اسے پھر پتھر کھینچ مارتا اور اسے وہیں واپس کر دیتا۔

(بخاری کتاب التعبیر باب تعبیر الرویابعد صلاۃ الصبح-ح-۷۰۴۷)

جھوٹ بولنا کبیرہ گناہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں ۔آپ نے فرمایا۔اللہ کے ساتھ شرک' والدین کی نافرمانی اور جھوٹ بولنا ۔آپ ﷺ برابر اس کو دہراتے رہے۔

(بخاری کتاب الشهادات باب ماقيل فی شهادة الزور۔ح۔٢٦٥٣)

غیبت کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے۔صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔آپ نے فرمایا اپنے بھائی کا ایسے انداز میں ذکر کرنا جسے وہ پسند نہ کرے۔عرض کی کہ اگر میرے بھائی میں وہ چیز موجود ہو جس کا میں ذکر کروں؟ آپ نے فرمایا اگر اس میں وہ بات موجود ہے تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے جو تو نے اس کی بابت بیان کی تو تو نے اس پر بہتان باندھا۔

(مسلم'كتاب البر باب تحريم الغيبة ۔ح۔٢٥٨٩)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے نبی کریم ﷺ سے آپ کی دوسری بیوی صفیہ رضی اللہ تعالی عنھا کے پستہ قد ہونے کا ذکر کیا۔آپ نے فرمایا اے عائشہ تو نے ایسی بات کہی کہ اگر اسے سمندر کے پانی میں ملا دیا جائے تو اس کا ذائقہ بھی بدل جائے۔

۔ابوداؤد ۔کتاب الادب باب الغيبة ح۔٤٨٧٥۔ترمذی ۔ابواب صفة القيامة باب تحريم الغيبة۔ح۔٢٥٠٣) (امام ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے

آپ نے فرمایا معراج کی رات میرا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو غیبت کر کے لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی عزتوں کو پامال کرتے تھے۔

(ابوداؤد' کتاب الادب باب الغیبة۔ ح۔٤٨٧٨)

کسی کی غیبت سننا بھی حرام ہے

آپ ﷺ نے فرمایا۔ جس شخص نے اپنے مسلم بھائی کی عزت کا دفاع کیا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرہ سے جہنم کی آگ دور کرے گا۔

(ترمذی' ابواب البر والصلة باب ماجاء فی الذب عن عرض المسلم ۔ح۔١٩٣١۔امام ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے)

برے کردار کے حامل کی غیبت

برے کردار کے حامل کی غیبت کرنا جائز ہے تاکہ وہ لوگوں کے دین و دنیا کا نقصان نہ کر سکے۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی رحمت ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا اس کو اجازت دے دو۔ یہ اپنے خاندان کا برا آدمی ہے' پھر وہ شخص آیا آپ اس سے خندہ پیشانی اور تپاک سے ملے۔ جب وہ چلا گیا تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کہ آپ برے شخص سے خندہ پیشانی سے کیوں

ملے۔آپ نے فرمایا۔''اے عائشہ تم نے مجھے بدکلامی کرتے کب دیکھا ہے۔اللہ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے بدتر وہ شخص ہوگا جس کے شر سے بچنے کے لیے لوگ اس سے ملنا بند کردیں۔

(بخاری کتاب الادب باب مایجوز من اغتیاب اهل الفساد ح۔٦٠٥٤۔مسلم :کتاب البر باب مداراة من یتقی فحشه ح۔٢٥٩١)

شادی کی خواہش رکھنے والوں کوایک دوسرے کے حالات بتانے کی اجازت ہے

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے کہا کہ ابوجہم اور معاویہ دونوں نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا معاویہ مفلس آدمی ہے اس کے پاس مال نہیں ہے۔ابوجہم لاٹھی ہی اپنے کندھے سے نہیں رکھتا (عورتوں کو مارتا ہے یا کثرت سے سفر کرتا ہے)۔

(بخاری کتاب النفقات باب نفقة المرأة اذا غاب عنها زوجها ح۔٥٣٥٩۔مسلم :کتاب الاقضية باب قضية هند ح۔١٧١٤)

مفتی کے پاس مسئلہ پوچھنے کے لئے غیبت کرنا جائز ہے

ہند زوجہ ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہیں۔وہ مجھے اتنا خرچہ بھی نہیں دیتے کہ مجھے اور میرے بچوں کو کافی ہو جائے۔کیا میں ان کے علم کے بغیر ان کے مال میں سے کچھ مال لے لوں۔آپ نے فرمایا تم دستور کے مطابق اتنا مال لے لیا کرو جو تمہیں اور تمہارے بچوں کو کافی ہو جائے۔

(بخاری کتاب النفقات باب نفقة المرأة اذا غاب عنها زوجها ح۔٥٣٥٩۔مسلم :کتاب

الاقضية باب قضية هند.ح.١٧١٤)

چغلی حرام ہے

آپ ﷺ نے فرمایا چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

(بخاری کتاب الادب باب مایکره من النميمة .ح.٦٠٥٦.مسلم:كتاب الايمان باب غلظ تحريم النميمة.ح.١٠٥)

نبی رحمت ﷺ کا دو قبروں کے پاس سے گزر ہوا آپ نے فرمایا ان کو عذاب ہو رہا ہے۔ اور یہ عذاب کسی بڑی بات پر نہیں ہو رہا (پھر فرمایا) کیوں نہیں وہ بڑی بات ہی ہے۔ ان میں سے ایک چغلی کیا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔

(بخاری کتاب الوضوء باب من الكبائر ان لايستتر من بوله .ح.٢١٦.مسلم.كتاب الطهارة باب الدليل على نجاسة البول .ح.٢٩٢)

دورخے شخص کی مذمت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سب سے بدتر دورخہ شخص ہے جو ایک گروہ کے پاس ایک رخ لے کر جاتا ہے اور دوسرے گروہ کے پاس دوسرا رخ۔

(بخاری اوائل کتاب المناقب .ح.٣٤٩٣، ٣٤٩٤.مسلم كتاب فضائل الصحابة .باب خيار الناس .ح.٢٥٢٦)

لوگوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا کہ ہم اپنے حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں تو ان سے ایسی باتیں کرتے ہیں جو ان باتوں سے مختلف ہوتی ہیں جو ہم ان کے پاس سے باہر نکل کر کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہم ایسے رویئے کو رسول اللہ ﷺ کے

زمانے میں (عملی) نفاق شمار کرتے تھے۔

(بخاري كتاب الاحكام باب مايكره من ثناء السلطان-ح-٧١٧٨)

بغیر تحقیق بیان کی ممانعت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہ بات کافی ہے کہ جو سنے (بغیر تحقیق کئے) بیان کر دے۔

(مسلم المقدمة باب النهى عن الحديث بكل ماسمع-ح-٥٢)

مومن پر لعنت کرنا حرام ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن پر لعنت کرنے کا گناہ اس کو قتل کرنے کے برابر ہے۔

(بخاری كتاب الايمان والنذر باب من حلف بملة سوى ملة الاسلام-ح-٦٦٥٢-مسلم:كتاب الايمان باب غلظ تحريم قتل الانسان نفسه-ح-١١٠)

آپ نے فرمایا مومن لعن طعن کرنے والا نہیں ہوتا۔

(مسلم كتاب البر باب النهى عن لعن الدواب وغيرها -ح-٢٥٩٧)

آپ نے فرمایا۔ لعن طعن کرنے والے قیامت کے دن نہ سفارشی ہوں گے اور نہ گواہ۔ (مسلم كتاب البر باب النهى عن لعن الدواب وغيرها -ح-٢٥٩٨)

آپ نے فرمایا مومن طعنہ زنی کرنے والا، لعنت کرنے والا، فحش بکنے والا، فضول گوئی اور زبان درازی کرنے والا نہیں ہوتا۔

(ترمذی ابواب البر باب ماجاء فی اللعنة ۔ح۔۱۹۷۷۔ امام ترمذی نے حسن' حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا)

کسی کا نام لئے بغیر بعض گناہوں کے کرنے والوں پر لعنت جائز ہے

رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی۔

۱۔ سود خور پر۔

۲۔ تصویر بنانے والے پر۔

۳۔ چور پر چاہے وہ انڈے کی چوری کرے۔

۴۔ ان عورتوں پر جو دوسروں کے بال اپنے بالوں کے ساتھ ملاتی ہیں

۵۔ اللہ کے سوا کسی اور کے لئے جانور ذبح کرنے والے پر۔

۶۔ جو مدینہ میں کوئی بدعت ایجاد کرتا ہے یا کسی بدعتی کو پناہ دیتا ہے۔

۷۔ ان یہودیوں پر جنھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔

۸۔ جو زمین کی حدوں میں ردو بدل کرتا ہے۔

۹۔ جو اپنے ماں باپ پر لعن طعن کرتا ہے۔

۱۰۔ ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔ (یہ مختلف روایات بخاری' مسلم میں ہیں)

مسلمان کو گالی دینا گناہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس کا قتل کرنا کفر ہے۔

(بخاری کتاب الادب باب ماینھی من السباب واللعن ۔ح۔۶۰۴۴۔مسلم:کتاب الایمان

باب قول النبی سباب المسلم فسوق-ح-٦٤)

آپ نے فرمایا آپس میں گالی دینے والے دو شخص جو کچھ ایک دوسرے کو کہیں گے اس کا گناہ ابتداء کرنے والے کو ہوگا۔ یہاں تک کہ مظلوم زیادتی کرے۔

(مسلم کتاب البر باب النہی عن الشحناء-ح٢٥٦٥ -ح-٢٥٨٧)

مسلمان کو کافر کہنے کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کسی آدمی کو کافر یا اللہ کا دشمن کہہ کر پکارا۔ اگر وہ ایسا نہ ہوا تو بات کہنے والے کی طرف لوٹ جائے گی۔

(بخاری کتاب الادب باب من کفر اخاہ من غیر تاویل -ح-٦١٠٤-مسلم :کتاب الایمان باب بیان حال ایمان من قال لاخیه المسلم یاکافر-ح-٦٠)

شرابی پر لعنت کرنا منع

نبی رحمت ﷺ کے پاس ایک شرابی لایا گیا آپ نے فرمایا اسے مارو جب وہ مار کھا کر جانے لگا تو ایک صحابی نے کہا۔ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے بار بار یہی حرکت کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس طرح مت کہو اس کے خلاف شیطان کی مددمت کرو۔ اس پر لعنت نہ بھیجو اللہ کی قسم وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

(بخاری کتاب الحدود باب مایکرہ من لعن شارب الخمر-ح-٦٧٨١)

معلوم ہوا ایک مسلمان کا دوسرے گنہگار مسلمان پر لعنت کرنا یا ذلت ورسوائی کی بددعا دینا شیطان کے مشن کی تکمیل ہے۔

قطع تعلقی کی ممانعت

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ نہ باہم حسد کرو۔ نہ ایک دوسرے کو پیٹھ دکھاؤ (ایک دوسرے سے کنی کترا کر مت گزرو) نہ آپس میں تعلق منقطع کرو۔ اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ بول چال چھوڑے رکھے۔

(بخاری کتاب الادب باب ماینھی عن التحاسد ح۔٦٠٦٥۔مسلم:کتاب البر باب ماینھی عن التحاسد۔ح۔٢٥٥٩)

آپ نے فرمایا پیر اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں پس ہر اس بندے کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو۔ سوائے اس آدمی کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان دشمنی ہو پس کہا جاتا ہے ان دونوں کو مہلت دے دو یہاں تک کہ صلح کر لیں۔

(مسلم کتاب البر باب النھی عن الشحناء۔ح۔٢٥٦٥)

تین دن سے زائد قطع تعلقی کی سزا

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے تعلق منقطع رکھے۔ پس جو شخص تین دن سے زائد تعلق منقطع رکھے گا اور اگر اسی حالت میں اسے موت آ گئی تو وہ جہنم میں جائے گا۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب فیمن یھجر اخاہ المسلم ح۔٤٩١٤۔ امام نووی نے صحیح کہا)

آپ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے ایک سال تک تعلق منقطع رکھے گا اس کا یہ عمل اس کو قتل کرنے کے برابر ہے۔

(ابوداؤد' کتاب الادب' باب من هجر اخاه سنة۔ح۔٤٩١٥۔ حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے)

مسلمانوں کے عیبوں کی تلاش منع

آپ نے فرمایا اگر تو مسلمانوں کے عیب تلاش کرے گا تو تو ان کے اندر بگاڑ پیدا کر دے گا اور قریب ہے کہ تو ان کے اندر فساد پیدا کر دے۔

(ابو داؤد۔ کتاب الاذب باب النهی عن التجسس ۔ح۔٤٨٨٨۔ابن حبان اور نووی نے صحیح کہا ہے)

بدگمانی کی ممانعت

آپ نے فرمایا بدگمانی سے بچو اس لئے کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔

(بخاری کتاب النکاح باب لایخطب علی خطبة اخیه حتی ینکح اویدع۔ح۔٥١٤٣۔مسلم:کتاب البر باب تحریم ظلم المسلم وخذله ۔ح۔٢٥٦٣)

تکبر کی ممانعت

آپ نے فرمایا وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں رائی کے برابر بھی تکبر ہو گا۔ایک صحابی نے عرض کیا۔ایک آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اس کی جوتی اچھی ہو (کیا یہ بھی تکبر ہے؟) آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے۔خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔تکبر یہ ہے کہ تو حق کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

(مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر وبیانه ۔ح۔٩١)

عبادت پر گھمنڈ کرنا منع ہے

آپ نے فرمایا۔ایک آدمی نے کہا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو نہیں بخشے گا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا کون ہے جو مجھ پر اس بات کی قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں شخص کو نہیں بخشوں گا۔بے شک میں نے اس کو بخش دیا اور تیرا عمل میں نے برباد کر دیا۔

(مسلم کتاب البر باب النهي عن تقنيط الانسان من رحمة الله ۔ح۔٢٦٢١)

قومیت کی پکار خبیث پکار ہے

مہاجرین میں ایک شخص بہت ہی ظریف الطبع تھا۔اس نے مذاق میں ایک انصاری کی پیٹھ پر تھپڑ مار دیا۔انصاری کو غصہ آ گیا۔اس نے انصار کو آواز دی۔اس مہاجر نے مہاجرین کو آواز دی۔رسول اللہ ﷺ یہ آوازیں سن کر اپنے خیمہ سے باہر تشریف لائے۔آپ نے فرمایا''یہ ایام جاھلیت کی سی پکار کیسی؟یہ لوگوں کا کیا حال ہے؟صحابہ کرام نے آپ کو پوری بات سنائی آپ نے فرمایا۔اس پکار کو ترک کر دو۔یہ خبیث پکار ہے۔

(بخاری کتاب المناقب باب ماينهى من دعوة الجاهلية۔ح۔٣٥١٨۔مسلم:كتاب البر والصلة باب نصر الاخ ظالمااو مظلوما۔ح۔٢٥٨٤)

نسب میں طعن کرنا حرام ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔دو چیزیں لوگوں میں ایسی ہیں جو ان کے کفر کا باعث ہیں'نسب میں طعن کرنا اور فوت شدہ پر بین کرنا۔

(مسلم كتاب الايمان باب اطلاق اسم الكفر على الطعن ۔ح۔٦٧)

احسان جتلانے کی سزا

آپ نے فرمایا تین آدمیوں سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ کلام کرے گا۔ نہ (رحمت کی نظر) سے دیکھے گا۔ اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ آپ نے تین بار فرمایا ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا۔ احسان کر کے احسان جتلانے والا اور اپنا سامان جھوٹی قسم کے ذریعے بیچنے والے۔

(مسلم کتاب الایمان باب غلظ تحریم اسبال الازار والمن بالعطیة۔ح۔١٠٦)

دو آدمیوں کی سرگوشی منع ہے

آپ نے فرمایا جب تین آدمی ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ یہاں تک کہ تم لوگوں میں مل جاؤ اس لئے کہ ایسا کرنا تیسرے آدمی کو غمگین بنا دے گا۔ (بخاری کتاب الاستیذان باب اذا کانوا اکثر من ثلاثة فلا باس۔ح۔٦٢٩٠۔مسلم :کتاب السلام باب تحریم مناجاة الاثنین دون الثالث۔ح۔٢١٨٤)

چوری

رسول اللہ ﷺ کے سامان پر ایک آدمی ''کرکرہ'' مقرر تھا۔ وہ مر گیا تو آپ نے فرمایا وہ جہنم میں ہے۔ صحابہ اسے دیکھنے گئے۔ انہوں نے اس کے پاس ایک عبا دیکھی جسے اس نے مالِ غنیمت میں سے چرایا تھا۔

(بخاری کتاب الجهاد باب القلیل من الغلول۔ ح۔٣٠٧٤)

جنگ خیبر میں ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہادری سے لڑ کر مر جانے والے شخص کو شہید کیا۔ آپ نے فرمایا۔ ہرگز نہیں میں نے ایک چادر کی وجہ سے جو اس نے چوری کی تھی اسے جہنم میں دیکھا۔

(مسلم کتاب الایمان باب غلظ تحریم الغلول وانہ لا یدخل الجنۃ الا المومنون۔ ح۔ ۱۱٤)

مسلمان کو قتل کرنا کفر ہے

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا۔ خبردار بے شک اللہ نے تم پر تمہارا خون اور مال حرام کر دیا۔ دیکھو میرے بعد تم کافر نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

بخاری کتاب المغازی باب حجتہ الوداع ح۔ ٤٤٠٣۔ مسلم: کتاب الایمان باب بیان معنی قول النبی ﷺ لا ترجعوابعدی کفاراً ح۔ ٦٥)

زمین پر ناجائز قبضے کی سزا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایک بالشت کے برابر زمین ہتھیا کر کسی پر ظلم کیا تو اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

(مسلم کتلب البیوع باب تحریم الظلم وغصب الارض ح۔ ١٦١٢)

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے لیکن پھر جب اس کی گرفت فرماتا ہے تو اسے نہیں چھوڑتا۔ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ ھود ٤٦٨٦ مسلم :کتاب البرباب تحریم ظلم۔ ح۔ ٢٥٨٣)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص بھی ناجائز طریقہ سے کسی کی زمین پر قبضہ

کرے گا تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضبناک ہو گا۔

(مسلم :کتاب الایمان باب وعید من اقتطع حق مسلم۔ح۔۱۳۹)

قاضی کے فیصلہ سے ناجائز حق لینے والے کے لئے آگ ہے

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا بے شک میں انسان ہوں تم میرے پاس جھگڑے لے کر آتے ہو۔ تم میں سے بعض اپنی دلیل پیش کرنے میں دوسرے فریق سے زیادہ تیز اور چرب زبان ہوتے ہیں۔ پس میں جو کچھ سنوں گا اس کے مطابق فیصلہ دے دوں گا۔ اگر میں کسی شخص کو اس کے بھائی کا حق یا حصہ دے دوں تو میں اسے جہنم کی آگ کا ٹکڑا دے رہا ہوں۔

(بخاری کتاب الاحکام باب موعظة الامام للخصوم۔ح۔۷۱۶۹۔مسلم :کتاب الاقضیة باب الحکم بالظاهر واللحن بالحجة۔ح۔۱۷۱۳)

معلوم ہوا کہ قاضی کا فیصلہ اگر چہ ظاہر میں نافذ ہو گا مگر غلط فیصلہ کی بنا پر غیر حق دار کو ملنے والی چیز اس کے لینے والے کے لیے باعث عذاب ہوگی۔

خاندانی عزت پر اترانے کی بجائے اعمالِ صالحہ کی ضرورت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کے عمل میں کوتاہی ہے اس کا نسب (خاندانی عزت وشرافت) اس کے کچھ کام نہیں آئے گا۔

(مسلم:کتاب الدعوات باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن۔ح۔۲۶۹۹)

بخل اور حرص کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ظلم کرنے سے بچو اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا سبب ہوگا۔بخل اور حرص سے بچو اس لئے کہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا۔انہوں نے ایک دوسرے کا خون بہایا اور حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھا۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظلم ۔ح۔۲۵۷۸)

آپ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنی تہ بند کو فخر وغرور سے ٹخنوں سے نیچے گھسیٹتا ہوا چلے۔

(بخاری کتاب اللباس باب من جرازاره من خیلاء۔ح۔۵۷۸۸۔مسلم :کتاب اللباس باب تحریم جرالثوب خیلا۔ح۔۲۰۸۷)

غصہ شیطانی حرکت ہے

دو آدمی ایک دوسرے کو گالی گلوچ کر رہے تھے۔ان میں سے ایک کا چہرہ (غصہ سے) سرخ ہو گیا۔اس کی رگیں پھول گئیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ

﴿ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴾

(میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں) پڑھ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے گا۔

(بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب ۔ح۔۶۱۱۵)

آپ نے فرمایا اصل طاقت ور پہلوان وہ ہے‘ جو شخص غصہ کے وقت اپنے آپ کو

قابو میں رکھے۔

(بخاری کتاب الادب باب العذر من الغضب ح۔٦١١٤۔مسلم :کتاب البر باب فضل من یملك نفسه عند الغضب۔ح۔٢٦٠٩)

آپ نے فرمایا جو شخص غصہ کو پی جائے جب کہ وہ اسے نافذ کرنے پر قادر بھی ہو تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے بلائے گا اور اسے کہے گا کہ وہ جس موٹی آنکھوں والی حور کو چاہے اپنے لئے پسند کرلے۔

(ابوداؤد کتاب البر والصلة باب فی مظم الغیظ۔ح۔٢٠٢١ ترمذی) امام ترمذی نے حسن کہا)

ظالموں کی ہم نشینی کی ممانعت

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ برے ساتھی کی مثال ایسی ہے جیسے آگ کی بھٹی۔ بھٹی دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلائے گا یا دھوئیں کی بدبو دے گا۔ (بخاری،مسلم)

آپ نے فرمایا کہ خانہ کعبہ پر حملہ کی نیت سے ایک لشکر جائے گا۔ جب وہ مقام بیداء پر پہنچے گا تو اس کے اول آخر سب کے سب زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ ان میں تو عام لوگ اور تاجر بھی ہونگے پھر سب کو کیوں دھنسا دیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ ان کے اول آخر سب دھنسا دیئے جائیں گے پھر قیامت کے دن ان سے معاملہ ان کی نیت کے مطابق کیا جائے گا۔

(بخاری کتاب البیوع باب ماذکر فی الاسواق ح۔٢١١٨۔مسلم :کتا ب الفتن باب الخسف بالجیش الذی یؤم البیت۔ح۔٢٨٨٤)

جانوروں کے بارے میں احکامات

جانوروں پر لعنت کرنا منع ہے

ایک دفعہ ایک نوجوان لڑکی ایک اونٹنی پر سوار تھی۔اس پر لوگوں کا سامان تھا۔اس لڑکی نے اونٹ کی رفتار تیز کرنے کے لئے اسے ڈانٹا اور کہا اے اللہ اس پر لعنت فرما۔ نبی رحمت ﷺ نے سنا تو فوراً فرمایا اس اونٹنی پر جو سامان لدا ہوا ہے۔وہ اتارلو اور اسے چھوڑ دو وہ اونٹنی ہمارے ساتھ نہ رہے جس پر لعنت کی گئی ہے۔

(مسلم کتاب البر باب النهی عن لعن الدواب وغیرها ۔ح۔۲۵۹٦)

بلی کو قید کرنے کی بنا پر عذاب

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا۔ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا۔اس نے اسے قید کر دیا حتیٰ کہ وہ مرگئی پس وہ اس کی وجہ سے جہنم میں گئی۔ نہ اس نے اسے کھلایا پلایا اور نہ اسے اس نے چھوڑا کہ وہ خود زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی۔

(بخاری کتاب المساقات باب فضل سقی الماء ۔ح۔۲۳٦۵۔مسلم:کتاب السلام باب تحریم قتل الهرة ۔ح۔۲۲٤۲)

جانور کے چہرہ کو داغنہ منع

نبی اکرم ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے چہرے کو داغا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے اسے داغا ہے، رسول اللہ نے چہرے پر مارنے اور چہرے کو داغنے سے منع فرمایا۔

(مسلم کتاب اللباس باب النهي عن ضرب الحيوان في وجهه وسمه فيه ح۔۲۱۱۷۔۲۱۱۸)

پرندوں کو ایذا پہنچانے کی ممانعت

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ایک سرخ پرندہ کے دو بچوں کو پکڑ لیا۔ وہ پرندہ ہمارے گرد منڈلانے لگا۔ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا اس پرندے کو اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے تکلیف پہنچائی۔ اسے اس کے بچے لوٹا دو۔ آپ نے چیونٹیوں کی ایک بستی دیکھی جس کو ہم نے جلا دیا تھا۔ آپ نے فرمایا آگ کا عذاب دینا تو اللہ ہی کو لائق ہے۔

(ابوداؤد کتاب الجهاد باب كراهية حرق العدو بالنار ح۔۲۶۷۵۔ حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے)

جانوروں کے ساتھ احسان کرنا بھی نیکی ہے

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایک آدمی کو پیاس لگی اس نے کنواں دیکھا۔ اس نے اتر کر پانی پیا اور باہر آ گیا۔ اس نے ایک کتا دیکھا جو پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا تھا۔ وہ دوبارہ کنویں میں اترا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کی قدر کی اور اسے بخش

دیا اور جنت میں داخل کر دیا۔ صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا جانوروں پر ترس کھانے میں بھی اجر ہے۔ آپ نے فرمایا ہر جاندار کی دیکھ بھال میں اجر ہے۔

(بخاری کتاب المساقلة باب فضل سقی الماء ح۔۲۳۶۳۔مسلم :کتاب السلام باب فضل ساقی البھائم المحترمة واطعامھا ح۔۲۲٤٤)

سفر میں کتا لے جانا منع

آپ نے فرمایا (رحمت کے) فرشتے اس قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا یا گھنٹی (جانور کی گردن میں لٹکا ہوا گھنگرو) ہو۔

(مسلم کتاب اللباس والزینة باب کراھة الکلب والجرس فی السفر۔ح۔۲۱۱۳)

آپ نے فرمایا گھنٹی (یا گھنگرو) شیطان کے باجے ہیں۔

(مسلم۔ کتاب اللباس والزینة باب کراھة الکلب والجرس فی السفر ۔ح۔۲۱۱٤)

ایک دن جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ سے ایک مقررہ وقت پر آنے کا وعدہ کیا۔ لیکن نہ آئے۔ آپ کے پاس ایک عصا تھا۔ آپ نے اسے نیچے ڈال دیا اور فرمایا اللہ اور اس کے فرشتے وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ پھر آپ نے دیکھا کہ ایک پلا اور کتا پلنگ کے نیچے بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ یہ کتا یہاں کب آیا۔ عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا نے کہا اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں۔ آپ نے انہیں نکالنے کا حکم دیا۔ پھر جبریل آئے آپ نے فرمایا تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ میں تمہارے انتظار میں بیٹھا رہا مگر تم وقت مقررہ پر نہیں آئے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا مجھے اس کتے نے روک دیا جو آپ کے گھر میں تھا۔ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

(صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان ۔ح۔۲۱۰٤)

مرغ کو برا بھلا کہنے کی ممانعت

آپ نے فرمایا مرغ کو برا بھلا نہ کہو اس لئے کہ وہ نماز کے لئے جگاتا ہے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب ماجاء فی الدیك والبهائم ۔ح۔۵۱۰۵۔ابن حبان نے صحیح کہا)

کرلے کو مارنے کا حکم

نبی کریم ﷺ نے کرلے کو مارنے کا حکم دیا اور فرمایا یہ ابراہیم علیہ السلام کی آگ پر پھونکیں مارتی تھی۔ (بخاری کتاب بدء الخلق باب خیرمال المسلم ۔ح۔۳۳۰۷)

آپ نے فرمایا جو پہلی چوٹ میں کرلا مارے اس کے لئے سونیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ دوسری چوٹ میں مارنے پر اس سے کم اور تیسری چوٹ میں مارنے پر اس سے کم

(مسلم کتاب السلام باب استحباب قتل الوزغ ۔ح۔۲۲۳۷)

صدقہ واپس لینا

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے ایک گھوڑا دیا۔ اس نے (اس کی دیکھ بھال نہ کر کے) اسے خراب کر دیا۔ میں نے اسے اس سے خریدنے کا ارادہ کیا۔ میرا خیال تھا کہ وہ اسے معمولی سی قیمت پر بیچ دے گا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اسے نہ خریدو اور اپنا صدقہ واپس نہ لو اگرچہ وہ تمہیں ایک درہم میں دے دے۔ صدقہ واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے قے کو چاٹ لیتا ہے۔ (بخاری کتاب الزکاۃ باب هل یشتری صدقته ۔ح۔۱٤۹۰۔مسلم کتاب المساقاۃ باب

كراهة شراء الانسان ماتصدق به ح ١٦٢٠)

دکھلاوے کے لئے عمل

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص دکھلاوے کے لئے کوئی عمل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن رسوا کرے گا۔ اور جو کوئی نیک عمل لوگوں کی نظروں میں بڑا بننے کے لئے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چھپے عیبوں کو لوگوں کے سامنے ظاہر کر دے گا۔

(بخاری کتاب الرقاق باب الرياء والسمعة ح ٦٤٩٩۔ مسلم: كتاب الزهد باب تحريم الرياء ح ٢٩٨٧)

لوگوں کا تعریف کرنا

رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا۔ کہ آدمی نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس پر اس کی تعریف کرتے ہیں (کیا یہ ریاکاری تو نہیں)۔ آپ نے فرمایا یہ مومن کے لئے پیشگی خوشخبری ہے۔ (مسلم کتاب البر باب اذا اثنى على الصالح ح ٢٦٤٢)

پردے کے احکام

مخنث (ہیجڑوں) کا گھروں میں داخلہ منع

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ طائف کے محاصرہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے پاس ایک مخنث بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے میرے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے کہا اے عبداللہ اگر کل اللہ طائف فتح کرا دے تو تم غیلان کی بیٹی کو لے لینا کیونکہ جب وہ سامنے سے آتی ہے تو اس کے پیٹ

میں چار شکن پڑتے ہیں اور جب پیٹھ پھیر کر جاتی ہے تو آٹھ شکن پڑتے ہیں ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''مخنث آئندہ کبھی تمہارے پاس نہ آئیں ۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الطائف۔ح۔٤٣٢٤)

شرم گاہ کی حفاظت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا نیکی ہے۔(لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه) کہنا نیکی ہے۔نیکی کا حکم دینا نیکی ہے ۔ برائی سے روکنا نیکی ہے۔شرم گاہ کی حفاظت نیکی ہے۔''ایک صحابی نے عرض کیا''کیا مرد کا حلال طریقہ سے اپنی جنسی شہوت پوری کرنا بھی نیکی ہے؟''آپ ﷺ نے فرمایا''اگر وہ شہوت حرام جگہ سے (بدکاری کرکے)پورا کرتا تو اسے گناہ ہوتا۔پس جو حلال طریقے سے اپنی شہوت پوری کرے گا تو اسے اجر ملے گا۔''

(مسلم الزکوۃ باب بیان ان اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف ۔ح۔١٠٠٦)

آنکھ' کان اور زبان کا زنا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا انسان کے لئے اس کے زنا کا حصہ لکھ دیا گیا ہے۔ وہ اسے پائے گا۔آنکھوں کا زنا (غیر محرم عورت کی طرف) دیکھنا ہے کانوں کا زنا (حرام آواز کا) سننا زبان کا زنا (ناجائز) کلام کرنا ہے۔ ہاتھ کا زنا (ناجائز) پکڑنا اور پاؤں کا زنا (ناجائز کام کی طرف) چل کر جانا ہے۔ دل خواہش اور آرزو کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

(بخاری کتاب الاستیذان باب زنی الجوارح۔ح۔٦٢٤٣ ۔مسلم:کتا ب القدرباب قدر علی ابن آدم حظه من الزنی ۔ح۔٢٦٥٧)

نگاہ پست رکھو

✓ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا۔تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔صحابہ رضی اللہ عنھم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے لئے بیٹھے بغیر چارہ نہیں۔ہم یہاں بیٹھ کر گفتگو کرتے ہیں۔آپ نے فرمایا اگر تم بیٹھے بغیر نہیں رہ سکتے تو راستے کا حق ادا کیا کرو اور وہ یہ ہے نگاہ کو پست رکھنا۔تکلیف دہ چیزوں کو ہٹا دینا' سلام کا جواب دینا' نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا۔(بخاری کتاب المظالم باب افنية الدور والجلوس على الصعدات ح۔٢٤٦٥۔مسلم :كتاب اللباس باب النهى عن الجلوس فى الطرقات ۔ح۔٢١٢١)

اچانک نظر پھیرنے کا حکم

سیدنا جریر رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑنے کے بارے میں سوال کیا۔آپ نے فرمایا نظر فوراً پھیر لو۔

(مسلم کتاب الادب باب نظر الفجاة۔ح۔٢١٥٩)

عورت کا محرم کے بغیر سفر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کوئی عورت سفر نہ کرے جب تک اس کے ساتھ محرم نہ ہو''ایک صحابی رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا کہ میرا نام فلاں جنگ میں جانے والوں میں لکھ لیا گیا ہے اور میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے۔آپ نے فرمایا تم جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

(صحيح بخارى كتاب الجهاد والسير باب من اكتتبت فى جيش فخرجت امرأته حاجة ۔ح۔٣٠٠٦)

پردہ میں سختی

زمعہ کی لونڈی کے بچہ پیدا ہوا۔سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ میرے بھائی عتبہ کا لڑکا ہے۔عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہ میرے باپ کی لونڈی کا بچہ ہے۔میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔لہذا میرا بھائی ہے۔آپ نے فرمایا اے عبد یہ تمہارا بھائی ہے۔بچہ بستر والے کا اور زانی کے لیے پتھر ہوتے ہیں۔آپ نے بچے میں عتبہ کی مشابہت دیکھی تو ام المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے سودہ اس لڑکے سے پردہ کیا کرو۔سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس کے سامنے نہ آئیں یہاں تک کہ اس کی وفات ہوئی۔

(بخاری کتاب البیوع باب تفسیر الشبهات ـح۔٢٠٥٣)

نابینا سے پردہ

سیدہ ام سلمہ اور میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے یہ واقعہ پردے کا حکم آ جانے کے بعد کا ہے۔آپ نے فرمایا تم دونوں ان سے پردہ کرو ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ تو نابینا ہے۔نہ ہمیں دیکھتا ہے نہ پہچانتا ہے آپ نے فرمایا کیا تم بھی نابینا ہو؟ کیا تم اسے نہیں دیکھتیں۔

(ابوداؤد کتاب اللباس باب فی قوله (وقل للمؤمنات یغضضن۔ ح۔٤١١٢۔ترمذی۔ابواب الادب ماجاء فی احتجاب النساء۔ح۔٢٧٧٨۔امام ترمذی نے حسن صحیح کہا)

کسی کا ستر دیکھنا منع

آپ نے فرمایا کوئی مرد دوسرے مرد کا اور کوئی عورت دوسری عورت کا ستر نہ دیکھے۔ کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ اور کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ برہنہ ایک کپڑے میں نہ لیٹے۔ (مسلم کتاب الحیض باب تحریم النظر الی العورات ح۔۳۳۸)

شوہر کے رشتہ داروں سے پردہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم غیر محرم عورتوں کے پاس جانے سے گریز کرو۔ ایک صحابی نے شوہر کے قریبی رشتہ دار (شوہر کا بھائی، بھتیجا یا چچازاد) کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا شوہر کے قرابت دار تو موت ہیں۔

(بخاری کتاب النکاح ۔باب لایخلون رجل بامراۃ ۔ح۔۵۲۳۲)(مسلم کتاب السلام باب تحریم الخلوۃ بالاجنبیۃ والدخول علیھا ۔ح۔۲۱۷۲)

کسی عورت کی خوبیاں آدمی کے سامنے بیان کرنے کی ممانعت

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا کوئی عورت دوسری عورت کے اوصاف اپنے خاوند کے سامنے اس طرح بیان نہ کرے گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

(بخاری کتاب النکاح باب لاتباشر المرأۃ۔ح۔۵۲۴۰)

اس سے آدمی دوسری عورت کے حسن و جمال سے متاثر ہو کر فتنہ میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

نگرانی میں خیانت کی سزا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مجاہدین کی عورتوں کی عزت' پیچھے رہ جانے والوں پر ایسی ہے جیسے ان کی اپنی ماؤں کی عزت' پیچھے رہ جانے والوں میں سے جو شخص مجاہدین میں سے کسی کے گھر والوں کا جانشین بنا پھر اس نے خیانت کی تو قیامت کے دن وہ مجاہد کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا اور وہ اس کی نیکیوں میں سے جتنی نیکیاں چاہے گا لے لے گا۔ یہاں تک کہ وہ راضی ہو جائے گا۔ پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہارا کیا خیال ہے۔ (کیا وہ اس کے پاس کوئی نیکی چھوڑے گا)۔

(مسلم' کتاب الامارۃ باب حرمة نساء المجاهدين۔ ح۔١٨٩٧)

عورتوں کا مردوں کی مشابہت اختیار کرنا

رسول اللہ ﷺ نے عورتوں والا حلیہ اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

(بخاری' کتاب الحدود باب نفي اهل المعاصي والمخنثين۔ ح۔٦٨٣٤)

آپ نے اس مرد پر لعنت فرمائی جو عورتوں کا سا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر بھی جو مردوں کا سا لباس پہنتی ہے۔

(ابوداؤد' كتاب اللباس باب لباس النساء۔ ح۔٤٠٩٨۔ ابن حبان' حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا)

لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی عورتیں

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ دو قسم کے جہنمی میں نے نہیں دیکھے (یعنی وہ بعد میں

ہوں گے)

۱۔ وہ ظالم لوگ جن کے پاس گائے کے دموں جیسے کوڑے ہونگے جو لوگوں پر (ظلم و ستم کرتے ہوئے) ماریں گے۔

۲۔ ایسی عورتیں جو لباس پہنے ہوئے ہوں گی مگر (بے پردگی اور زیب و زینت کے اظہار کی بنا پر) برہنہ ہوں گی۔ (اپنی چال ڈھال اور ناز و ادا سے) لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور خود ان کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی۔ ان کے سر (بالوں کے مختلف سٹائلوں کی وجہ سے) اونٹ کی جھکی ہوئی کوہانوں کی طرح ہوں گے۔ ایسی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی۔ بلکہ اس کی خوشبو بھی نہ پائیں گی۔

(مسلم۔کتاب اللباس و الزینة باب النساء الکاسیات المائلات الممیلات ۔ح۔۲۱۲۸)

اگر بدگمانی کا اندیشہ ہو تو وضاحت کی جانی چاہیے

نبی اکرم ﷺ مسجد میں اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے ام المومنین صفیہ بنت حی رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ سے ملنے آئیں۔ اتنے میں دو انصاری ادھر سے گزرے۔ جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو تیزی سے جانے لگے آپ نے فرمایا ٹھہرو یہ میری بیوی صفیہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا سبحان اللہ اے اللہ کے رسول (ہمیں آپ پر کیا شک ہوسکتا ہے) آپ نے فرمایا شیطان انسان کی رگوں میں اس طرح دوڑتا ہے جیسے خون رگوں میں گردش کرتا ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ کہیں تمہارے دلوں میں کوئی بری بات نہ ڈال دے۔

(بخاری کتاب الاعتکاف باب هل یخرج المعتکف لحوائجه الی باب المسجد ح۔۲۰۳۵۔مسلم :کتاب السلام باب بیان انه یستحب لمن رؤی خالیابامراۃ ۔ح۔۲۱۷۵)

بوڑھا بدکار

آپ نے فرمایا۔ تین آدمی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت والے دن کلام نہ کرے گا۔ نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا۔ نہ ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھے گا اوران کے لئے دردناک عذاب ہے بوڑھا بدکار' جھوٹا بادشاہ' اور مغرور فقیر۔

(مسلم کتاب الایمان باب غلظ تحریم اسبال الازار ۔ح۔۱۰۷)

اللہ کے منع کردہ احکام

شیطان کی مشابہت منع

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ نہ پیو۔ اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ (مسلم کتاب الاشربة باب اداب الطعام والشراب واحکامها ۔ح۔۲۰۱۹)

اہل کتاب سے مشابہت کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

''جو شخص جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا'' (ابوداؤد ۔ح۔۴۰۳۱)

یقیناً مشابہت اختیار کرنے سے آپس میں محبت والفت اور مناسبت وموافقت پیدا ہوتی ہے جو شرعاً حرام ہے اور مسلمانوں میں احساس کمتری بھی اسی وجہ سے ہے۔

مشرکین کی مخالفت ۔ داڑھی بڑھانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مشرکین کی مخالفت کرو۔ مونچھیں صاف کرو' داڑھیوں

کو بڑھاؤ۔(صحیح بخاری ۔ح۔۵۸۹۳ مسلم ۔ح۔۲۵۹)

یہود ونصاریٰ کی مخالفت۔داڑھی رنگنا

آپ نے فرمایا یہودی اورعیسائی (داڑھی اورسر کے سفید بال)نہیں رنگتے تم ان کی مخالفت کرو۔

(بخاری کتاب اللباس باب الخضاب ۔ح۔۵۸۹۹۔مسلم:کتاب اللباس والزینة باب مخالفة الیهود فی الصبغ۔ح۔۲۱۰۳)

بالوں کوسیاہ رنگنے کی ممانعت

آپ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں حکم دیا کہ ان کے سفید بالوں کو بدل دواوران کوسیاہ کرنے سے بچو۔

(مسلم کتاب اللباس والزینة باب صبغ الشعر وتغیرالشیب ۔ح۔۲۱۰۲)

سر کے بال مونڈنا

نبی اکرم ﷺ نے کچھ بالوں کے مونڈنے اور کچھ کو چھوڑنے سے منع فرمایا۔

(بخاری کتاب اللباس باب القزع۔ح۔۵۹۲۰۔مسلم :کتاب اللباس باب کراهة القزع۔ح۔۲۱۲۰)

آپ نے ایک بچے کو دیکھا کہ اس کے سر کے کچھ بال مونڈے ہوئے تھے اور کچھ چھوڑے ہوئے تھے۔آپ نے انہیں اس سے منع فرمایا اورحکم دیا کہ اس کے سارے بال مونڈدویا سارے بال چھوڑدو۔(ابوداؤد کتاب الترجل باب الذؤبة ۔ح۔۴۱۹۵)

مصنوعی بال (وگ) کے احکامات

ایک عورت نے نبی رحمت ﷺ سے پوچھا کہ میری بیٹی کے بال جلدی بیماری کی وجہ سے جھڑ گئے ہیں اور میں نے اس کی شادی کر دی ہے۔ کیا میں اس میں مصنوعی بال جوڑ سکتی ہوں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی پر' بال جڑوانے کی خواہش کرنے والی پر اور اس پر جس کے بال لے کر جوڑے جائیں لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری کتاب اللباس باب الموصولة۔ح۔٥٩٤١۔مسلم :كتاب اللباس والزينة باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة۔ح۔٢١٢٢)

مغربی فیشن حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے بدن گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور پلکوں کے بال اکھڑوانے والیوں اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنے والیوں پر' جو اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت فرمائی ہے۔

(بخاری كتاب اللبا س باب المتفلجات للحسن ۔ح۔٥٩٣١۔مسلم:كتاب اللباس والزينة باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة۔ح۔٢١٢٥)

بدن گودنا سے مراد حسن و جمال کے اضافے کے لئے جلد میں سوئی چبھو کر خون نکالنا اور اس جگہ سرمہ یا نیل بھر دینا ہے تا کہ وہ جگہ سیاہ یا سبز ہو جائے۔

داڑھی اور سر کے سفید بال اکھاڑنے کی ممانعت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا سفید بالوں کو نہ اکھیڑو اس لئے کہ قیامت کے دن یہ مسلمان کے لئے نور ہوں گے۔

(ابوداؤد کتاب الترجل باب نتف الشیب.ح.٤٢٠٢. ترمذی ابواب الادب.ح.٢٨٢١. نسائی کتاب الزینة باب النهی عن نتف الشیب.ح.٥٠٧١. امام ترمذی نے حسن کہا)

ایک جوتا پہن کر چلنے کی ممانعت

آپ نے فرمایا ''کوئی مومن ایک جوتا پہن کر نہ چلے چاہے تو دونوں جوتے پہنے یا دونوں پیروں کو ننگا کرے۔

(بخاری کتاب اللباس باب لایمشی فی نعل واحدة.ح.٥٨٥٥.مسلم:کتاب اللباس والزینة باب اذا انتعل فلیبدا بالیمین.ح.٢٠٩٧)

رات کو آگ بجھانے کا حکم

مدینہ میں ایک گھر گھر والوں سمیت رات کو جل گیا۔ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا ''یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔

(بخاری کتاب الاستیذان باب لا تترك النار فی البیت عند النوم.ح.٦٢٩٤.مسلم : کتاب الاشربة باب الامر بتغطیة الاناء وایکاء السقاء.ح.٢٠١٦)

برتنوں کو ڈھانپنے کا حکم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو گھروں میں رکھو کیونکہ اس وقت شیطان (زمین میں) پھیلتے ہیں اور جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو اور بسم اللہ پڑھ کر دروازے بند کر دیا کرو کیونکہ شیطان بند دروازے نہیں کھولتا اور اللہ کا نام لے کر برتنوں کو ڈھانپا کرو۔ مشکیزے کا منہ باندھا کرو۔ اور چراغ بجھا دو۔ اس لئے کہ شیطان بندھے ہوئے مشکیزے کو اور ڈھکے ہوئے برتن کو نہیں کھولتا۔ اگر

تمہیں کوئی چیز نہ ملے تو اس کی چوڑائی میں بسم اللہ کہہ کر لکڑی ہی رکھ دو۔ ایک چوہا بھی گھر کو گھر والوں سمیت جلا دیتا ہے۔

(بخاری کتاب الاستئذان باب لاتترک النار فی البیت عند النوم ح۔۶۲۹۵۔ مسلم: کتاب الاشربة باب الامر بتغطیه الاناء وایکاء السقاء۔ح۔۲۰۱۲)

تکلف کی ممانعت

سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں تکلف اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ (بخاری کتاب الاعتصام باب مایکره من کثرة السوال وتکلف مالا یعنیه ح ۷۲۹۳)

تصنع اور بناوٹ تکلف ہے۔ آپ نے لباس' چال ڈھال' کھانے پینے' مہمان نوازی اور خاطر داری میں ضرورت سے زیادہ مشقت اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا۔

مبالغے اور تکلف سے کام لینے والے ہلاک ہو گئے۔

(مسلم کتاب العلم باب هلك المتنطعون ح۔۲۶۷۰)

آپ نے فرمایا قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب اور میرے محبوب وہ لوگ ہوں گے جو اخلاق میں سب سے زیادہ اچھے ہونگے۔ اور قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ دور اور ناپسندیدہ وہ لوگ ہوں گے جو تکلف سے زیادہ باتیں کرنے والے' باچھیں کھول کر گفتگو کرنے والے اور منہ بھر کر کلام کرنے والے ہیں۔

(ترمذی ابواب البر والصلة باب ماجاء فی معالی الاخلاق ح۔۲۰۱۸۔ امام ترمذی نے حسن کہا)

کاہنوں کی حقیقت

رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں سوال کیا گیا۔آپ نے فرمایا وہ کچھ نہیں عرض کیا اے اللہ کے رسول بعض دفعہ ان کی باتیں سچ نکلتی ہیں۔ آپ نے فرمایا فرشتے (اللہ کے احکام لے کر) بادلوں میں اترتے ہیں اور اس بات کا ذکر کرتے ہیں جس کا فیصلہ آسمان میں کیا گیا ہوتا ہے۔ پس شیطان چوری چھپے اسے سنتا ہے اور کاہنوں کو پہنچا دیتا ہے تو وہ اس کے ساتھ اپنی طرف سے سو جھوٹ (ملا کر) بیان کرتے ہیں۔

(بخاری وکتاب بداء الخلق۔باب ذکر الملائکۃ ۔ح۔۳۲۱۰۔مسلم :کتاب السلام باب تحریم الکھانۃ واتیان الکھان۔ح۔۲۲۲۸)

نجومیوں کے پاس جانا منع

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی عراف (غیبی امور جاننے کے دعویدار) کے پاس آئے اور اس سے کسی چیز کی بابت پوچھے اور اس کو سچ مانے تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کی جائے گی۔(مسلم کتاب السلام ۔باب تحریم الکھانہ وایتان الکھان ۔ح۔۲۲۳۰)

علم نجوم جادوگری ہے

آپ نے فرمایا جس نے علم نجوم سیکھا اس نے (اصل میں) جادو سیکھا۔

(ابوداؤد کتاب الطب باب فی النجوم ۔ح۔۳۹۰۵۔امام ذہبی صحیح کہا)

ستاروں پر ایمان

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے یہ کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہم پر بارش ہوئی پس وہ مجھ پر ایمان لایا اور ستاروں (کے تصرف) کا منکر ہوا۔ اور جس نے کہا کہ فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی پس وہ ستاروں پر ایمان لایا اور میرے ساتھ کفر کیا۔

(بخاری کتاب الاذان باب یستقبل الامام الناس اذا سلم ۔ح۔٨٤٦۔مسلم :کتاب الایمان باب بیان الکفر من قال مطرنا بالنوء۔ح۔٧١)

معلوم ہوا اسباب کو ہی فاعل اور موثر مان لینا کفر و شرک ہے۔

سورہ فاتحہ سے علاج اور اس کا معاوضہ

ایک دفعہ چند صحابہ رضی اللہ عنھم نے ایک قبیلہ کے ہاں قیام کیا۔ قبیلہ والوں نے ان کی مہمانی نہ کی۔ اتنے میں قبیلہ کے سردار کو سانپ نے کاٹ لیا قبیلہ کے ایک آدمی نے پوچھا کیا تمہارے پاس اس کی دوا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے کہا "ہاں لیکن تم نے ہماری مہمانداری نہیں کی لہذا ہم بغیر کسی معاوضہ کے علاج نہیں کریں گے۔" انہوں نے کچھ بکریاں دینے کا وعدہ کیا۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سورہ فاتحہ پڑھ کر اس پر تھتکارتا رہا۔ سردار اچھا ہوگیا۔ اس نے تیس بکریاں دیں۔ بعض صحابہ نے کہا۔ "کیا تم نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے؟ جب وہ مدینہ منورہ پہنچے تو اس واقعہ کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ آپ مسکرائے اور فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ فاتحہ منتر ہے۔ پھر فرمایا۔ تم نے ٹھیک کیا' یہ مال لے لو اسے

تقسیم کرو اور مجھے بھی اس میں سے حصہ دو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس نے کتاب اللہ پر اجرت لی۔ آپ نے فرمایا جن چیزوں پر تم اجرت لیتے ہو ان میں سب سے زیادہ حقدار اللہ کی کتاب ہے کہ اس پر اجرت لی جائے۔

(بخاری کتاب الطب باب الشروط فی الرقیه بفاتحة الکتاب باب جواز اخذ الاجره علی الرقیة بالقرآن والاذکار۔ح۔۲۲۰۱ ۵۷۳۷۔مسلم :کتاب السلام باب جواز اخذ الاجره علی الرقیة بالقرآن والاذکار۔ح۔۲۲۰۱)

بدشگونی لینا منع

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا۔ بیماری کا ایک سے دوسرے کو لگ جانا اور بدشگونی لینا کوئی چیز نہیں۔

(بخاری کتاب الطب باب الطیره۔ح۔۵۷۵۳۔مسلم :کتاب السلام باب الطیره والفال۔ح۔۲۲۲۵)

تصویر سازی بہت بڑا گناہ ہے

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بے شک تصویر بنانے والے کو قیامت کے دن سخت عذاب دیا جائے گا۔ (بخاری کتاب اللباس باب لاتدخل الملائکة بیتا۔ح۔۲۱۰۹)

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے چند تصاویر والا گدا خریدا۔ جب آپ ﷺ نے اس گدے کو دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ اندر داخل نہ ہوئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کے چہرہ پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو عرض کیا کہ میں نے کیا قصور کیا؟ آپ نے فرمایا یہ گدا کیسا ہے۔ عرض کیا کہ آپ کے لیے خریدا ہے آپ اس

پر بیٹھیں۔

آپ نے فرمایا قیامت کے دن تصویر بنانے والے کو عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جو تصویریں بنائی تھیں ان کو زندہ کرو (یعنی ان میں روح پھونکو)

(بخاری کتاب اللباس باب عذاب المصورین یوم القیامۃ ح۔۵۹۵۱۔مسلم :کتاب اللباس باب لاتدخل الملائکۃ بیتافیہ کلب ح۔۲۱۰۸)

گھروں میں سیاسی اور مذہبی لیڈروں، کھلاڑیوں، فلم ایکٹروں اور مولویوں کی تصاویر آویزاں کرنے والوں کو فکر کرنا چاہیے۔

آپ نے فرمایا بے شک (رحمت کے فرشتے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا یا تصویر ہو۔

(بخاری کتاب اللباس باب التصاویر ح۔۵۹۴۹۔مسلم :کتاب اللباس باب لاتدخل الملائکۃ بیتا۔ح۔۲۱۰۶)

رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جاؤ کوئی تصویر دیکھو تو اسے مٹادو۔کوئی اونچی قبر دیکھو تو اسے برابر کردو۔

(مسلم کتاب الجنائز باب الامر بتسویۃ القبور ح۔۹۶۹)

قبروں پر مسجد بنانا

ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے ایک گرجے کا ذکر کیا۔جس کو ماریہ کہتے تھے۔جس کو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا۔انہوں نے بیان کیا کہ اس میں تصاویر تھیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ان لوگوں میں جب کوئی نیک آدمی مرجاتا تو اس کی قبر پر مسجد

بنا لیتے تھے اور اس میں تصویریں بناتے تھے ۔قیامت کے دن یہ لوگ اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق ہونگے ۔

(بخاری کتاب الصلاۃ باب هل تنبش قبور مشركی الجاهلية ـح۔٤٢٧۔مسلم :کتاب المساجد باب النهی عن بناء المسجد علی القبور۔ح۔٥٢٦)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔''خبردار تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگ اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو مسجد بنالیا کرتے تھے ۔تم قبروں کو مسجد نہ بنانا۔ میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں۔

(صحيح مسلم كتاب المساجد باب النهی عن بناء المسجد علی القبور۔ح۔٥٣٢)

رسول اللہ ﷺ نے آخری بیماری میں فرمایا۔اللہ یہود ونصاری پرلعنت کرے۔ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کوسجدہ گاہ بنالیا تھا۔عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں جو کچھ انہوں نے کیا آپ اس سے ڈرارہے تھے ۔اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ آپ کی قبر کو مسجد بنالیا جائے گا تو آپ کی قبر کھلی جگہ ہوتی ۔

(بخاری کتاب الجنائز باب ماجاء فی قبر النبی ﷺ ـح۔١٣٩٠۔مسلم:کتاب المساجد باب النهی عن بناء المسجد علی القبور۔ح۔٥٢٩)

اللہ تعالیٰ کا غضب ناک ہونا

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے (اللہ غضب ناک ہوتا ہے) اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ آدمی وہ کام کرے جو اللہ نے اس کے لئے حرام کئے ہیں۔

(بخاری کتاب النكاح باب الغيرة ـح۔٥٢٢٣۔مسلم :کتاب التوبه باب غیرة الله ـح۔٢٧٦١)

مسجد صاف رکھنے کا حکم

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا مسجدیں پیشاب اور گندگی کے لائق نہیں۔ یہ اللہ کے ذکر اور تلاوتِ قرآن کے لئے ہیں۔

(مسلم کتاب الطھارۃ باب وجوب غسل البول وغیرہ من النجاسات اذا حصلت فی المسجد ۔ح۔٢٨٥)

آپ نے مسجد کے قبلے والی دیوار پر تھوک یا بلغم دیکھا آپ نے اسے کھرچ کر صاف کر دیا۔

(بخاری کتاب الصلاۃ باب حك البزاق بالید من المسجد ۔ح۔٤٠٥۔مسلم :کتاب المساجد باب النھی عن البصاق فی المسجد۔ح۔٥٤٩)

آپ نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اس کا کفارہ اسے مٹی میں دبا دینا (کپڑے یا پانی سے صاف کرنا) ہے۔

(بخاری کتاب الصلاۃ باب کفارۃ البزاق فی المسجد۔ح۔٤١٥۔مسلم :کتاب المساجد باب النھی عن البصاق فی المسجد۔ح۔٥٥٢)

بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اور نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

(بخاری کتاب الاذان باب ماجاء فی الثوم النھی والبصل والکراث ۔ح۔٨٥٤)

کیونکہ فرشتے بھی ان چیزوں سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جن سے انسانوں کو

تکلیف ہوتی ہے۔ (مسلم :کتاب المساجد باب نهی من اکل ثوما او بصلا۔ح۔٥٦٤)

سگریٹ پی کر مسجد آنے والے سوچیں کہ کیا وہ انسانوں اور فرشتوں کو تکلیف نہیں پہنچاتے۔؟

مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان یا فروخت کرنا منع

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو یہ کہے۔ (لَارَدَّهَا اللّٰهُ عَلَیْكَ)

اللہ تعالیٰ تجھے یہ چیز نہ لوٹائے اس لئے کہ مسجدیں اس کام کے لئے نہیں بنائی گئی ہیں۔ (مسلم کتاب المساجد باب النهی عن نشد الضالة فی المسجد۔ح۔٥٦٨)

آپ نے فرمایا جب تم کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتا ہوا دیکھو تو کہو

(لَااَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ)

اللہ تیری تجارت کو نفع بخش نہ کرے۔

(ترمذی۔ابواب البیوع باب النهی عن البیع فی المسجد۔ح۔١٣٢١۔ امام ترمذی نے حسن، حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا)

مسجد میں اونچی آواز میں گفتگو کرنا منع ہے

مسجد نبوی میں طائف کے رہنے والے دو آدمی اونچی آواز میں گفتگو کر رہے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا اگر تم مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں ضرور سزا دیتا تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اونچی آواز میں گفتگو کر رہے ہو۔

(بخاری کتاب الصلاۃ باب رفع الصوت فی المساجد ۔ح۔٤٧٠)

غیر اللہ کی قسم اٹھانا شرک ہے

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے منع فرماتا ہے کہ تم اپنے باپ دادوں کی قسم اٹھاؤ۔پس جس نے قسم اٹھائی ہو وہ اللہ کی قسم اٹھائے یا خاموش رہے۔

(بخاری کتاب الایمان ۔باب لاتحلفوا بابائکم ۔ح۔٦٦٤٧۔مسلم :کتاب الایمان باب النھی عن الحلف لغیر اللہ ۔ح۔١٦٤٦)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک آدمی کو کعبے کی قسم اٹھاتے ہوئے سنا۔ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی اس نے کفر یا شرک کیا۔

(ترمذی ابواب الایمان والنذور باب ماجاء فی کراھۃ الحلف بغیر اللہ ۔ح۔١٥٤٥۔ حاکم، ذہبی اور ابن حبان نے صحیح کہا)

جھوٹی قسم اٹھانا حرام ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنی (جھوٹی) قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق لے لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم کی آگ واجب اور جنت حرام کر دیتا ہے چاہے وہ مال تھوڑا سا بلکہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو۔

(مسلم کتاب الایمان باب وعید من اقتطع حق مسلم بیمین فاجرۃ بالنار ۔ح۔١٣٧)

ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے ناحق کسی مسلمان کا مال حاصل کرنے کے لئے قسم اٹھائی۔تو وہ اللہ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضب ناک ہوگا۔

اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ آئے اور کہا کہ ابوعبدالرحمٰن نے سچ بیان کیا میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا۔ میں نے اس کنویں کا دعویٰ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ثبوت میں دو گواہ پیش کرو۔ اگر تمہارے پاس گواہ نہیں ہیں تو اس سے قسم لی جائے گی۔اشعث نے کہا اے اللہ کے رسول وہ تو قسم کھالے گا۔آپ نے فرمایا ''جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال حاصل کرلے گا وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا۔

(بخاری کتاب المساقاۃ باب الخصومۃ فی البئر۔ح۔٢٣٥٦۔٢٣٥٧۔مسلم :کتاب الایمان باب وعید من اقطع حق مسلم بیمین فاجرۃ بالنار ۔ح۔١٣٨)

قسم توڑنے کا حکم

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر اس کام میں (جس کے نہ کرنے کی اس نے قسم کھائی تھی) بہتری دیکھے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور وہ کام کرے جو بہتر ہے۔

(بخاری کتاب الایمان باب قول اللہ تعالی لایواخذکم اللہ باللغو۔ح۔٦٦٢٢۔مسلم :کتاب الایمان باب ندب من حلف یمینا "فرای غیرھاخیرامنھا۔ح۔١٦٥٢)

آپ نے فرمایا بے شک میں اللہ کی قسم' اگر اللہ نے چاہا' کسی کام پر حلف نہیں اٹھاؤں گا' پھر میں اس سے زیادہ بہتر صورت دیکھوں تو میں ضروری اپنی قسم کا کفارہ ادا کروں گا۔اور وہ کام اختیار کروں گا جو بہتر ہے۔(بخاری کتاب فرض الخمس باب ومن الدلیل علی ان الخمیس لنوائب المسلمین ۔ح۔٣١٣٣"۔ح۔١٦٤٩)

لغو قسم کے معاف ہونے کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ﴾ (المائدہ: ۵/ ۸۹)

''اللہ تعالیٰ لغو قسموں پر تمہارا مواخذہ نہیں فرماتا بلکہ وہ ان قسموں پر گرفت کرتا ہے جن کو تم مضبوط باندھتے ہو۔''

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا یہ آیات اس آدمی کے بارے میں اتری جو (بات بات پر بغیر ارادہ قسم کے) کہتا ہے اللہ کی قسم۔ اللہ کی قسم۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ المائدہ باب یٰایھا الرسول بلغ ماانزل الیك من ربك۔ح۔٤٦١٣)

قسم توڑنے کا کفارہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ﴾ (المائدہ: ۵/ ۸۹)

(قسم توڑنے کا) کفارہ دس مسکینوں کو درمیانی درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑے پہنانا ہے یا غلام آزاد کرنا ہے پس جو اس کی طاقت

نہ رکھے تو وہ تین روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے۔ جب تم قسم اٹھاؤ تو اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ (یعنی انہیں پورا کرو)

بادشاہ کو شہنشاہ کہنا حرام ہے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ذلیل ترین نام اس شخص کا ہے جو اپنا نام شہنشاہ (بادشاہوں کا بادشاہ) رکھے۔

(بخاری کتاب الادب باب ابغض الاسماء الی اللہ ح۔٦٢٠٥۔مسلم:کتاب الاداب باب تحریم التسمی بملك الاملاك ح۔٢١٤٣)

بخار کو برا کہنے کی ممانعت

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ بخار کو برا بھلا مت کہو۔ اس لئے کہ یہ انسان کے گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔ (بخاری کتاب الادب باب ابغض الاسماء الی اللہ ح۔٦٢٠٥۔مسلم :کتاب البر والصلۃ باب ثواب المومن فیما یصیبہ من مرض اوحزن ح۔٢٥٧٥)

ہوا کو برا کہنے کی ممانعت

آپ نے فرمایا ہوا اللہ کی رحمت ہے۔ یہ رحمت لے کر آتی ہے اور کبھی عذاب لاتی ہے۔ پس جب تم اسے دیکھو تو اسے برا بھلا مت کہو۔ اللہ سے اس کی بھلائی کا سوال کرو اور اس کی برائی سے پناہ مانگو۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا هاجت الریح ح۔٥٠٩٧۔ حاکم، ذہبی اور ابن حبان نے صحیح کہا)

جب تیز ہوا چلتی تو نبی رحمت ﷺ فرماتے۔

(اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْأَلُكَ خَیْرَهَا وَ خَیْرَمَافِیْهَا وَ خَیْرَ مَآاُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَافِیْهَا وَ شَرِّمَا اُرْسِلَتْ بِهٖ)

''اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس میں جو کچھ ہے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا جس کے ساتھ اس کو بھیجا گیا ہے۔ سوال کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جو اس میں ہے اور اس چیز کی برائی سے جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے۔''

(مسلم کتاب صلاۃ الاستسقاء باب التعوذ عند رؤیة الریح۔ح۔٨٩٩)

عشا کے بعد بات چیت کرنے کی کراہت

رسول اللہ ﷺ عشا سے پہلے سونے کو اور عشا کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(بخاری کتاب مواقیت الصلاۃ باب مایکرہ من النوم قبل العشاء۔ح۔٥٦٨۔مسلم :کتاب المساجد با ب استحباب التبکیر بالصبح۔ح۔٦٤٧)

عشا کے بعد دینی گفتگو کرنے کا جواز

نبی اکرم ﷺ نے زندگی کے آخری ایام میں عشا کی نماز پڑھائی۔ سلام کے بعد فرمایا۔ بے شک جو شخص آج روئے زمین پر زندہ ہے۔ سو سال کے پورے ہونے تک وہ زندہ نہیں رہے گا۔ (بخاری کتاب العلم باب العلم باب السمر فی العلم ۔ح۔١١٦۔مسلم :کتاب فضائل الصحابة قوله لاتاتی مائة سنة وعلی الارض نفس۔ح۔٢٥٣٧)

ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشا کی نماز آدھی رات کو پڑھائی پھر فرمایا۔ سنو بے شک بعض لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم جتنی دیر نماز کا انتظار کرتے رہے برابر نماز ہی میں رہے۔

(بخاری کتاب مواقیت الصلاۃ باب السمر فی الفقه والخیر بعد العشاء ح۔٦٠٠٢)

فضول بحث کی ممانعت

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین چیزوں کو پسند فرماتا ہے۔

۱۔ اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ۔

۲۔ تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو۔

۳۔ جدا جدا نہ ہو۔

اور تمہارے لئے تین باتوں کو ناپسند فرماتا ہے۔

۱۔ بحث وتکرار کو۔

۲۔ زیادہ سوال کرنے کو۔

۳۔ مال ضائع کرنے کو۔

(مسلم کتاب الاقضیة باب النہی عن کثرۃ المسائل من غیر حاجة ح۔٥٩٣۔١٧١٥)

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ نبی رحمت ﷺ نے فضول بحث وتکرار' مال ضائع کرنے اور زیادہ سوال کرنے سے منع فرمایا نیز ماؤں کی نافرمانی کرنے' لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے' واجب الاداحق نہ دینے اور بغیر استحقاق کے کسی چیز کو طلب کرنے یا پیچھے پڑ کر مانگنے سے منع فرمایا

ہے۔

(بخاری کتاب الرقائق باب مایکرہ من قیل وقال ۔ح۔٦٤٧٣۔مسلم :کتاب الاقضیۃ باب النھی عن کثرۃ المسائل۔ح۔٥٩٣۔١٧١٥)

ہتھیار سے اشارہ منع

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے۔اس لئے کہ وہ نہیں جانتا شاید شیطان اس کے ہاتھ سے چلوادے پس وہ جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔

(بخاری کتا ب الفتن باب قول النبی من حمل علینا السلاح فلیس منا ۔ح۔٧٠٧٢)

آپ نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کی طرف دھار والے آلے سے اشارہ کیا تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں چاہے وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔(مسلم کتاب البر باب النھی عن الاشارہ بالسلاح الی مسلم ۔ح۔٢٦١٧)

خوشبو کے ہدیہ کو واپس کرنے کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ خوشبو کا ہدیہ رد نہیں فرماتے تھے۔

(بخاری۔کتاب الھبۃ باب مالا یرد من الھدیۃ ۔ح۔٢٥٨٢)

آپ نے فرمایا جسے کوئی خوشبو پیش کی جائے وہ اسے واپس نہ کرے کیونکہ وہ ہلکی پھلکی چیز ہے اوراس کی مہک پا کیزہ ہے۔(مسلم کتاب الالفاظ من الادب باب استعمال المسک وانہ اطیب الطیب ۔ح۔٢٢٥٣)

منہ پر تعریف کرنے کی ممانعت

نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی تعریف کی آپ نے فرمایا۔ افسوس تو نے اپنے ساتھی کی گردن توڑ دی کئی مرتبہ آپ نے فرمایا۔ پھر فرمایا اگر تم نے کسی کی تعریف کرنی ہو تو اس طرح کہو کہ میں فلاں کو ایسا اور ایسا سمجھتا ہوں۔ اور اس کا حساب لینے والا اللہ ہے اور میں اللہ کے سامنے اس کے پاک صاف ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا۔

(بخاری کتاب الشهادات باب اذا زكى رجل رجلا كفاه ۔ح۔٢٦٦٢۔مسلم :كتاب الزهد باب النهى عن المدح۔ح۔٣٠٠٠)

ایک آدمی عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ان کی تعریفیں کرنے لگا مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعریف کرنے والے کے منہ میں کنکریاں ڈالنے لگے اور کہا کہ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا کہ تم (روبرو) تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں پر مٹی ڈالو۔

(مسلم کتاب الزهد باب النهى عن المدح۔ح۔٣٠٠٢)

تعریف کا جواز

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علما کہتے ہیں کہ جس کی تعریف کی جائے اگر اس کے غرور یا فتنے میں مبتلا یا فریب نفس کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو تعریف جائز ہے۔

نبی رحمت ﷺ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔ مجھے امید ہے کہ تم بھی ان ہی میں سے ہو جن کو جنت میں داخلہ کے وقت جنت کے تمام دروازوں سے پکارا

جائے گا۔ (بخاری کتاب فضائل الصحابة باب فضائل ابی بکر۔ح۔٣٦٦٦)

آپ نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا شیطان جس راستے پر تجھ کو چلتا ہوا دیکھ لیتا ہے تو وہ اس راستے کو چھوڑ کر کوئی اور راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

(بخاری کتاب فضائل الصحابة باب مناقب عمر۔ح۔٣٦٨٣)

ظاہری اسباب اختیار کرنے کی تلقین

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم کسی علاقے میں طاعون پھیلنے کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ۔ اور جب وہ کسی جگہ پھیل جائے جب کہ تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے مت نکلو۔

(بخاری کتاب الطب باب مایذکر فی الطاعون ۔ح۔٥٧٢٩۔مسلم :کتاب السلام باب الطاعون والطیرة والکهانة۔ح۔٢٢١٩)

خاموشی عبادت نہیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بالغ ہونے کے بعد یتیمی نہیں۔ کسی دن رات تک خاموش رہنے کی کوئی حقیقت نہیں۔

(ابوداؤد کتاب الوصایاباب ماجاء متی ینقطع الیتم ۔ح۔٢٨٧٣۔امام نووی نے حسن کہا)

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احمس قبیلے کی زینب کے بارے میں پوچھا کہ یہ گفتگو کیوں نہیں کرتی۔ انہوں نے کہا کہ اس نے خاموش رہنے کا ارادہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا بات چیت کر' یہ خاموشی جائز نہیں۔ یہ جاہلیت کا عمل ہے۔ پس اس نے بولنا شروع کر دیا۔ (بخاری کتاب مناقب الانصار باب ایام الجاهلیة ۔ح۔٣٨٣٤)

اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب ہونا

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کیا جب کہ وہ جانتا ہو کہ وہ اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔

(بخاری کتاب الفرائض باب من ادعی الی غیر ابیه ح۔٦٧٦٦۔مسلم :کتاب الایمان باب حال ایمان من رغب عن ابیه ح۔٦٢)

جس نے اپنی نسبت اپنے باپ کے علاوہ کسی اور طرف کی، اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی فرضی اور نفلی عبادت قبول نہیں کرے گا۔

(بخاری کتاب الفرائض باب اثم من تبراء من موالیه ح۔٦٧٥٥۔مسلم کتاب المناسك باب فی تحریم المدینه ح۔٢٠٣٤)

مومن کی فراست

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ ڈسا نہیں جا سکتا۔ (بار بار دھوکہ نہیں کھا سکتا)

(بخاری کتاب الادب باب لایلدغ المومن من جحر مرتین ح۔٦١٣٣ ۔مسلم :کتاب الزهد باب لایلدغ المومن ح۔٢٩٩٨)

نااہل لوگوں کی قیادت

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا جب دین و دنیا کی سرداری (نیک لوگوں کی بجائے) نااہل لوگوں کے سپرد کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

(بخاری کتاب العلم باب من سئل علما وھومشتغل فی حدیثه فاتم الحدیث ثم اجاب السائل۔ح۔۵۹)

گناہ کے عزم پر اللہ عذاب دیتا ہے

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا کہ جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں سونت کر ایک دوسرے کو (مارنے کی نیت سے) ملتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ عرض کی گئی کہ قاتل کا جہنمی ہونا تو سمجھ میں آتا ہے۔ مقتول کیوں جہنمی ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے مسلمان بھائی کے قتل کا خواہشمند تھا۔

(بخاری کتاب الفتن باب اذا التقی المسلمان بسیفیھما۔ح۔۷۰۸۳۔مسلم :کتاب الفتن باب اذا تواجه المسلمان بسیفیھما۔ح۔۲۸۸۸)

بخار کو ٹھنڈا کرو

آپ نے فرمایا' بخار جہنم کی شدید حرارت سے ہے پس اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

(بخاری بدء الخلق باب صفة النار۔ح۔۳۲۶۳۔مسلم :السلام باب لکل داء دواء۔ح۔۲۲۱۰)

اللہ کی اطاعت کی نذر

آپ نے فرمایا جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر مانے تو اسے اللہ کی اطاعت کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ کی نافرمانی کی نذر مانے تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

(بحاری کتاب الایمان باب النذر فی الطاعة۔ح۔۶۶۹۶)

نیکی پر تعاون

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾ (المائدہ: ۵/ ۲۰)

"اور نیکی پر ایک دوسرے کا تعاون کرو۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کے راستے میں کسی جہاد کرنے والے کا سامان جہاد تیار کیا بلاشبہ اس نے خود جہاد کیا۔ اور جو کوئی جہاد کرنے والے کے گھر کی نگرانی اور خبر گیری کرنے والا بنا یقیناً اس نے بھی جہاد کیا۔

(بخاری کتاب الجهاد باب فضل من جهز غازیا او خلفه ح۔ ۲۸۴۳۔ مسلم: کتاب الامارة باب فضل اعانة الغازی ح۔ ۱۸۹۵)

دشمن سے مقابلے کی آرزو منع

رسول اللہ ﷺ نے دشمن سے مقابلہ کے دن لڑائی کو موخر فرمایا یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا لوگو! دشمن سے لڑائی کی آرزو مت کرو۔ اللہ تعالیٰ سے سلامتی کی دعا کرو لیکن جب دشمن سے لڑائی ہو جائے تو ثابت قدمی سے لڑو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔

(بخاری کتاب الجهاد باب فضل من جهز غازیا او خلفه ح۔ ۲۸۴۳۔ مسلم: کتاب الامارة)

احکامِ شرعیہ کی بے حرمتی کے وقت غضب ناک ہونا

ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ فلاں آدمی کی لمبی نماز پڑھانے کی وجہ

سے میں صبح کی نماز میں پیچھے رہ جاتا ہوں۔آپ کسی وعظ میں اتنا غضبناک نہیں ہوئے جتنا اس دن آپ نے غصہ کا اظہار فرمایا۔آپ نے فرمایا لوگو! تم میں سے بعض لوگ (دوسروں کو دین سے) نفرت دلاتے ہیں امام کو چاہیے کہ اختصار کرے اس کے پیچھے بوڑھے، بچے اور ضرورت مند لوگ ہوتے ہیں۔

(بخاری کتاب الاذان باب تخفیف الامام فی القیام ۔ح۔۷۰۲۔مسلم :کتاب الصلاۃ باب امر الائمۃ بتخفیف الصلاۃ فی تمام ۔ح۔٤٦٦)

رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس آئے۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گھر کے سامنے چبوترے پر ایک پردہ ڈالا ہوا تھا۔جس میں تصویریں تھیں۔جب آپ نے اسے دیکھا تو (غصہ سے) آپ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا اور فرمایا اے عائشہ قیامت کے دن اللہ کا عذاب سب سے زیادہ ان کو ہوگا جو اللہ کی تخلیق میں مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

(بخاری کتاب اللباس باب ماوطئی من التصاویر۔ح ۔٥٩٥٤۔مسلم :کتاب اللباس باب لاتدخل الملائکۃ۔ح۔٢١٠٧)

آپ نے قبلے کی جانب مسجد کی دیوار پر تھوک دیکھا۔آپ کو یہ بات بہت ناگوار گزری حتیٰ کہ آپ کی ناراضگی کے آثار آپ کے چہرہ پر نظر آئے۔آپ نے اسے اپنے ہاتھوں سے کھرچا اور فرمایا نمازی نماز میں اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔اس کا رب اس کے اور قبلے کے درمیان ہے پس کوئی قبلہ کی طرف نہ تھوکے۔

(بخاری کتاب الصلاۃ باب حک البزاق بالید من المسجد ۔ح۔٤٠٥۔مسلم :کتاب الصلاۃ باب النهی عن البزاق فی المسجد فی الصلاۃ وغیرھا ۔ح۔٥٥١)

نفلی نمازوں کی فضیلت

نبی رحمت ﷺ کے خادم ابوفراس ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آپ کے پاس رات گزارتا اور آپ کے وضو کے لئے پانی یا ضرورت کی کوئی چیز لا دیتا۔ایک دن آپ نے فرمایا''مجھ سے کچھ مانگ'' میں نے کہا''میں جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔''

آپ نے فرمایا'' کچھ اور'' میں نے کہا''بس وہی'' آپ نے فرمایا تم سجدوں کی کثرت کے ساتھ اپنے لیے (اپنے سوال کے حصول کے لئے) میری مدد کرو۔

(مسلم کتاب الصلاۃ باب فضل السجود والحث علیه ۔ح۔٤٨٩)

آپ نے فرمایا کثرت سجود کو لازم پکڑو۔تم جو بھی سجدہ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تمہارا ایک درجہ بلند کرے گا اور تمہارا ایک گناہ معاف کرے گا۔

(مسلم کتاب الصلاۃ باب فضل السجود والحث علیه ۔ح۔٤٨٨)

جب ایک دن ایک سال کا ہو تو نماز کی کیفیت

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔دجال زمین میں کتنا عرصہ رہے گا۔آپ نے فرمایا۔چالیس دن۔ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا۔ایک دن ایک مہینہ کے برابر ہوگا۔ایک دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا اور بقیہ دن عام دنوں کی طرح۔

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے عرض کیا''اے اللہ کے رسول' جو ایک دن ایک سال کا ہوگا' کیا اس میں ایک ہی دن کی نماز کافی ہوگی۔آپ نے فرمایا۔نہیں۔بلکہ تم اندازہ کر کے نماز پڑھتے

رہنا۔ (صحیح مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال ۔ح۔۲۹۳۷)

(معلوم ہوا جہاں کئی کئی مہینے دن اور رات رہتے ہیں وہاں اندازہ کر کے نماز اور روزہ ادا کرنا چاہیے)

دین میں سختی کرنا منع

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی طرف سے دین میں سختی کرنے والے ہلاک ہو گئے آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔

(مسلم کتاب العلم باب هلك المتنطعون ۔ح۔۲۶۷۰)

آپ نے فرمایا بے شک دین آسان ہے۔ جو دین میں بے جا سختی کرتا ہے تو دین اس پر غالب آ جاتا ہے۔ پس تم سیدھے راستے پر رہو۔ میانہ روی اختیار کرو۔ اپنے رب کی طرف سے ملنے والے اجر پر خوش ہو جاؤ۔ صبح و شام اور رات کے کچھ حصے کی عبادت سے مدد حاصل کرو۔ (بخاری کتاب المرضی باب تمنی المریض الموت ۔ح۔۵۶۷۳)

آپ نے دو ستونوں کے درمیان ایک رسی دیکھی۔ آپ نے پوچھا یہ رسی کیا ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رسی ہے۔ جب وہ (عبادت کرتے کرتے) تھک جاتی ہیں تو اس کے ساتھ لٹک جاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا اسے کھول دو۔ اس وقت تک نماز پڑھو جب تک فرحت محسوس ہو۔ جب تھک جاؤ تو سو جاؤ۔

(بخاری کتاب التهجد باب مایکره من التشدید فی العبادة ۔ح۔۱۱۵۰۔مسلم :صلاة المسافرین باب فضیلة العمل الدائم من قیام اللیل۔ح۔۷۸۴۷)

کامیابی صرف سنت کی پیروی میں ہے

تین صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبی رحمت ﷺ کی ازواج کے گھر آئے اور آپ کی عبادت کا حال پوچھا۔ جب ان کو بتلایا گیا تو انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہا ہمارا اور نبی اکرم ﷺ کا کیا مقابلہ۔ ان کے تو اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا کبھی ناغہ نہیں کروں گا۔ دوسرے نے کہا میں ساری رات نماز پڑھا کروں گا۔ تیسرے نے کہا میں عورتوں سے کنارہ کش رہوں گا۔ کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ آپ ان کے پاس تشریف لائے اور ان سے پوچھا تم نے اس اس طرح کہا ہے۔ خبردار اللہ کی قسم میں تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا' اس کا سب سے زیادہ خوف دل میں رکھنے والا ہوں۔ میں روزے بھی رکھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں۔ پس جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ میں سے نہیں۔ (بخاری کتاب النکاح باب الترغیب فی النکاح ح۔٥٠٦٣۔مسلم :کتاب النکاح باب استحباب النکاح ح۔١٤٠١)

رمضان کے مہینے میں رسول اللہ ﷺ دس ہزار صحابہ کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ معظّمہ روانہ ہوئے۔ دوران سفر آپ اور بعض صحابہ روزہ رکھ رہے تھے۔ بعض صحابہ کا روزہ نہیں تھا۔ جب آپ کدید کے چشمے پر جو قدید اور عسفان کے درمیان ہے پہنچے تو آپ نے عصر کے بعد دودھ یا پانی کا گلاس منگوایا اور سواری پر بیٹھے روزہ افطار کر لیا۔ جب لوگوں نے آپ کو افطار کرتے دیکھا تو سوائے چند کے سب نے افطار کیا۔ جن لوگوں نے افطار نہیں کیا تھا۔ ان کے متعلق آپ نے فرمایا یہ گنہگار ہیں۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوة

الفتح فی رمضان -ح-٤٢٧٦-مسلم :کتاب الصوم باب جواز الصوم والفطر فی رمضان -ح-١١١٣)

جسم کا حق ادا کرو

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ روزہ رکھتے ۔ رات بھر نوافل پڑھتے ۔ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں نفلی روزہ توڑنے کا کہا اور رات کو نیند کرنے کا کہا اور فرمایا کہ تمہارے گھر والوں (بیوی' بچوں) کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے رب کا بھی تم پر حق ہے۔ ہر صاحب حق کو اس کا حق دو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سلمان نے سچ کہا۔

(بخاری کتاب الصوم باب من اقسم علی اخیه لیفطر فی التطوع-ح-١٩٦٨)

رسول اللہ ﷺ نے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے درمیان ان دونوں پر سہارا کیے چلا جا رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کیا معاملہ ہے۔ انہوں نے کہا۔ اس نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی ہے۔ آپ نے فرمایا ''اے بوڑھے شخص تم سوار ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ تم سے اور اس مشقت سے بے نیاز ہے۔

(صحیح مسلم کتاب النذر باب من نذر ان یمشی الی العکبه -ح-١٦٤٢ عن انس)

لوگوں کو اپنے شر سے بچانا نیکی ہے

ابو ذر جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کون سا عمل سب سے افضل ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ پر ایمان رکھنا اور اس کے راستے میں جہاد کرنا۔ میں نے کہا پھر کون سا فرمایا وہ غلام آزاد کرنا جو مالک کی نگاہ میں عمدہ اور قیمتی ہو۔

عرض کیا اگر میں یہ نہ کرسکوں آپ نے فرمایا کسی کاریگر کی مدد کرو یا بے ہنر کا کام کرو۔ میں نے عرض کیا۔ اگر میں یہ بھی نہ کرسکوں۔ فرمایا تم لوگوں کو اپنے شر سے بچائے رکھو یہ بھی تمہارا اپنے آپ پر صدقہ (نیکی) ہے۔

(بخاری کتاب الفتن باب ای الرقاب افضل ح۔٢٥١٨۔مسلم :کتاب الایمان باب بیان کون الایمان باللہ افضل الاعمال ح۔٨٤)

آگ کا عذاب دینا منع ہے

رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور فرمایا کہ اگر تم فلاں اور فلاں شخص کو پاؤ تو ان دونوں کو آگ میں جلا دینا۔ جب لشکر روانہ ہونے لگا تو آپ نے فرمایا "میں نے تمہیں فلاں اور فلاں شخص کو جلانے کا حکم دیا تھا لیکن آگ کے عذاب سے کوئی کسی کو سزا نہیں دے سکتا۔ یہ صرف اللہ کے لیے مخصوص ہے لہذا تم انہیں قتل کر دینا۔

(صحیح بخاری کتا ب الجھاد باب لایعذب بعذاب اللہ ح۔٣٠١٦)

راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا جنت میں جانے کا باعث ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے ایک آدمی کو جنت میں چلتے ہوئے دیکھا۔ اس نے اس درخت کو کاٹ دیا تھا جو راستے کے درمیان مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے درخت کی کانٹے دار شاخ دیکھی اور کہا اللہ کی قسم میں اس کو مسلمانوں سے دور کر دوں گا۔ تا کہ یہ انہیں تکلیف نہ پہنچائے۔ اللہ نے اسے اس عمل کی وجہ سے جنت میں داخل کر دیا۔ (بخاری کتاب الاذان باب فضل التھجیر الی الظھر ح۔٦٥٢۔مسلم :کتاب البر باب فضل ازالۃ الاذی عن الطریق ١٩٤ بعد ٢٦١٧)

آپ نے فرمایا مجھ پر میری امت کے اچھے اور برے عمل پیش کئے گئے۔ میں نے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ چیز (پتھر، کانٹے وغیرہ) کا ہٹانا بھی پایا اور اس کے برے اعمال میں وہ تھوک پایا جو مسجد میں تھوکا گیا اور اس کو صاف نہ کیا گیا ہو۔ (مسلم کتاب المساجد باب النهى عن البصاق فى المسجد فى الصلاة وغيرها ۔ح۔٥٥٣)

معلوم ہوا شادی، بیاہ کے موقعوں پر یا دوکاندار تجاوزات کھڑی کر کے راستوں کو تنگ یا بند کر دیتے ہیں۔ یہ برا عمل ہے۔

اعلانیہ گناہ کا مرتکب نا قابلِ معافی

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت کا ہر فرد معافی کے قابل ہے سوائے ان لوگوں کے جو کھلم کھلا گناہ کرنے والے ہوں گے۔

اور یہ بھی اعلانیہ گناہ میں سے ہے کہ آدھی رات کو کوئی (گناہ) کا کام کرے۔ اللہ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈالا (لوگوں پر ظاہر نہ ہونے دیا) اور وہ کہے کہ اے فلاں گزشتہ رات میں نے (گناہ کا فلاں کام) کیا۔ اس کے رب نے رات کو اس کی پردہ پوشی کی تھی اور صبح کو اس نے وہ پردہ چاک کر ڈالا جو اللہ تعالیٰ نے اس پر ڈالا تھا۔

(بخاری کتاب الادب باب ستر المومن على نفسه ۔ح۔٦٠٦٩۔مسلم :كتاب الزهد باب النهى عن هتك الانسان سترنفسه ۔ح۔٢٩٩٠)

اپنے گناہ کو اعلانیہ ظاہر کرنے والا اللہ کے خوف سے خالی ہو کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو فخریہ بیان کرتا ہے۔ ایسا شخص اللہ کے ہاں کیوں کر قابل معافی ہو سکتا ہے۔

اعمال کا دارومدار آخری عمل پر ہے

جنگ خیبر میں ایک شخص بڑی بہادری سے لڑ رہا تھا۔کسی نے اس کی تعریف کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔یہ شخص دوزخی ہے۔ایک صحابی نے اس کا پیچھا شروع کیا۔ آخرکار وہ لڑتے لڑتے بہت زخمی ہوگیا۔اس نے اپنی تلوار زمین پر رکھی اور اس کی تیز نوک کو اپنے سینے پر رکھا اور خودکشی کرلی۔اس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ کو یہ واقعہ سنایا آپ نے فرمایا۔بعض آدمی لوگوں کی نگاہ میں جنتیوں جیسے عمل کرتے ہیں حالانکہ وہ دوزخی ہوتے ہیں۔اور بے شک بعض لوگ دوزخیوں جیسے عمل کرتے ہیں حالانکہ درحقیقت وہ جنتی ہوتے ہیں۔بے شک تمام اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔پھر آپ نے بلال کو حکم دیا کہ اعلان کردو کہ جنت میں سوائے مسلم کے کوئی نہیں جائے گا اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد فاجر آدمی سے بھی لے لیتا ہے۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ خیبر.ح.٤٢٠٤ .مسلم :کتاب الایمان باب بیان غلظ تحریم قتل الانسان نفسه .ح.١١١)

لوگوں کے اندرونی احوال اللہ تعالیٰ کے سپرد

رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کا ایک دستہ مشرکوں کی طرف بھیجا۔ان کا باہم مقابلہ ہوا۔ایک مشرک جب کسی مسلمان کو قتل کرنا چاہتا موقع پا کر اسے قتل کردیتا۔اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک انصاری صحابی نے اسے اپنی گرفت میں لے لیا۔اسامہ نے جب اسے مارنے کے لئے تلوار اٹھائی تو اس نے لا الٰہ الا اللّٰہ پڑھ لیا۔لیکن انہوں نے

اسے قتل کر دیا۔ رسول اکرم ﷺ کے سامنے اسامہ کا قصہ بیان ہوا۔ آپ نے انہیں بلایا اور پوچھا تم نے اسے کیوں قتل کیا؟ انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے مسلمانوں کو بڑی تکلیف دی۔ اس نے فلاں اور فلاں کو شہید کیا (یہ صورت حال دیکھ کر) میں نے اس شخص پر حملہ کیا جب اس نے تلوار دیکھی تو اس نے (جان بچانے کے لئے) لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پڑھ دیا۔ آپ نے پوچھا پھر کیا تم نے اسے قتل کر دیا؟ انہوں نے کہا ہاں اس نے ہتھیار کے خوف سے کلمہ پڑھا تھا۔ آپ نے فرمایا تم نے اس کا دل چیرا تھا کہ تمہیں علم ہو گیا کہ اس نے کلمہ دل سے نہیں کہا تھا۔ جب قیامت کے دن وہ لاالہ الاالله لائے گا تو تم کیا جواب دو گے؟ اسامہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے لئے مغفرت کی دعا فرمائیے آپ نے پھر فرمایا جب قیامت کے دن وہ کلمہ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰه لائے گا تم کیا کرو گے؟ آپ یہی کلمہ دہراتے رہے یہاں تک کہ اسامہ نے آرزو کی کہ میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔ (بخاری کتاب المغازی باب بعث النبی ﷺ اسامہ رضی اللہ تعالی عنہ ۔ح۔٤٢٦٩۔مسلم :كتاب الايمان باب تحريم قتل الكافر بعد ان قال لااِله اِلّا اللّٰه۔ح۔٩٦)

جنت اور جہنم کا بیان

آپ نے فرمایا کہ جہنم کو شہوات نفسانی کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے اور جنت کو گراں گزرنے والے ناگوار کاموں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔

(بخاری کتاب الرقاق باب حجبت النار بالشهوات ۔ح۔٦٤٨٧۔مسلم :اوائل کتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها ۔ح۔٢٨٢٣)

تجارت کے مسائل

بازار میں کم جانا چاہیے

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تو بازار میں سب سے پہلے داخل ہونے والا نہ ہو اور نہ اس سے سب سے آخر میں نکلنے والا بن اس لئے کہ اسی میں شیطان انڈے اور بچے دیتا ہے۔

سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ بازار شیطان کا اڈہ ہے اور یہیں وہ اپنا جھنڈا بھی نصب کرتا ہے لہذا اگر ہو سکے تو سب سے پہلے بازار میں داخل ہونے والا اور سب سے آخر میں نکلنے والا ہرگز نہ ہو۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب من فضائل ام سلمۃ ام المومنین رضی اللہ عنہا ح۔٢٤٥١)

سودے پر سودے کی ممانعت

آپ ﷺ نے فرمایا ''تم ایک دوسرے پر حسد مت کرو۔ نہ خرید وفروخت میں بولی بڑھا کر ایک دوسرے کو دھوکا دو۔ نہ باہم بغض رکھو۔ ایک دوسرے سے بے رخی مت کرو۔ ایک دوسرے کے سودے پر سودا مت کرو۔ اے اللہ کے بندو! تم بھائی بھائی بن

جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرے۔ نہ اسے حقیر سمجھے۔ نہ اسے بے سہارا چھوڑے۔ ایک شخص کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

(مسلم: کتاب البر والصلة باب تحریم الظن والتجسس۔ ح۔ ۲۵٦٤)

سچ کی کمائی میں برکت ہے

آپ ﷺ نے فرمایا "بیچنے اور خریدنے والے جب تک جدا نہ ہوں انہیں سودا ختم کرنے کا اختیار ہے۔ اگر دونوں سچ بولیں گے اورر بات واضح کریں گے تو ان کے سودے میں برکت ہوگی اور اگر کوئی بات چھپائیں گے اور جھوٹ بولیں گے تو ان کے سودے میں برکت مٹادی جائے گی۔"

(بخاری کتاب البیوع ۔باب البیعان بالخیار مالم یتفرقا۔ ح۔ ۲۱۱۰)

ادائیگی قرضہ میں زیادہ دینے کا جواز

رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے خاص عمر کا اونٹ قرض لیا۔ اس نے آپ سے اونٹ کا تقاضا کیا اور تقاضے میں بہت سختی کی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے اس کو تنبیہ کرنے کا ارادہ کیا آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو اس لیے کہ حق والے کو کہنے کا حق ہے۔ اس کو اس کے اونٹ کی عمر کا ایک اونٹ دے دو۔ صحابہ نے تلاش کیا مگر اس عمر کا اونٹ نہ ملا آپ نے اس کو زیادہ عمر کا اونٹ دلوادیا۔ اس شخص نے کہا 'آپ نے مجھے پورا دیا اللہ تعالیٰ آپ کو پورا دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "تم میں بہتر شخص وہ ہے جو ادائیگی قرض میں

بہتر ہو۔(صحیح بخاری کتاب الوکالۃ باب وکالۃ الشاھد والغائب جائزۃ.ح.۲۳۰۵)

جعل سازی اور دھوکہ بازی منع

آپ غلہ کے ایک ڈھیر پر سے گزرے آپ نے اس میں ہاتھ ڈالا۔تو آپ کی انگلیوں نے تری محسوس کی۔آپ نے پوچھا اے غلہ والے یہ کیا ہے۔اس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ بارش میں بھیگ گیا آپ نے فرمایا تم نے بھیگے والے حصہ کو اوپر کیوں نہ کیا تا کہ لوگ اسے دیکھ لیں؟ یاد رکھو جس نے ہم سے دھوکہ وفریب کیا وہ ہم میں سے نہیں۔ (مسلم کتاب الایمان باب باب من غشنافلیس منا.ح.۱۰۱،۱۰۲)

بولی میں اضافہ

آپ ﷺ نے فرمایا خریداری کی نیت کے بغیر بولی میں اضافہ مت کرو۔

(بخاری کتاب البیوع باب لایبع علی بیع اخیہ .ح.۲۱۴۰.مسلم کتاب البیوع وکتاب البر.ح.۱۵۱۵)

نبی رحمت ﷺ نے دھوکہ دینے کی نیت سے قیمت بڑھانے سے منع فرمایا۔

(بخاری کتاب البیوع باب النجش .ح.۲۱۴۲.مسلم:کتاب البیوع باب النھی عن النجش.ح.۱۵۱٦)

سود کی حرمت

رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(مسلم کتاب المساقاۃ با ب لعن اکل الربا .ح.۱۵۹۷)

آپ نے سودی لین دین کے دونوں گواہوں پر اور سود لکھنے والے پر بھی لعنت

فرمائی ہے۔ (ترمذی'ابواب البیوع ماجاء فی اکل الربا۔ح۔۱۲۰٦)

ایک جنس میں وزن میں فرق جائز نہیں

خیبر کی فتح کے بعد رسول اللہ ﷺ نے خیبر پر ایک عامل مقرر کیا۔ ایک دفعہ وہ آپ کے پاس عمدہ عمدہ کھجوریں لے کر آیا۔ آپ نے پوچھا کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول سب ایسی نہیں ہوتیں ہم ان کھجوروں کا ایک صاع معمولی کھجوروں کے دو صاع کے بدلے میں لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو بلکہ ردی کھجوروں کو درہموں کے عوض بیچ دیا کرو اور پھر ان درہموں کی عمدہ کھجوریں خرید لیا کرو۔ ایک اور روایت میں آپ نے اس عمل کو سود قرار دیا۔

(بخاری 'کتاب البیوع باب اذا اراد بیع تمربتمر خیرمنه ۔ح۔۲۲۰۱۔مسلم:باب بیع الطعام مثلا بمثل۔ح۔ ۱۵۹۳'۱۵۹٤)

کاہن کی کمائی حرام

رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت' بدکار عورت کی کمائی اور کاہن کی شیرنی سے منع فرمایا۔ (بخاری 'کتاب البیوع باب ثمن الکلب ۔ح۔۲۲۳۷۔مسلم :کتاب البیوع باب تحریم ثمن الکلب ۔ح۔۱۵٦۷)

سودا کرتے وقت قسم اٹھانا

عبداللہ بن ابی اوفی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے بازار میں کچھ سامان بیچنے کے لیے رکھا۔ پھر قسم کھا کر ایک خریدار سے کہنے لگا کہ مجھے اس مال کی اتنی قیمت مل رہی تھی حالانکہ

اسے اتنی قیمت نہیں مل رہی تھی وہ اس طریقہ سے ایک مسلم کا مال ناحق لینا چاہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَناً قَلِيْلاً اُولٰٓئِكَ لَاخَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (آل عمران: ۳/۷۷)

"بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑا سا فائدہ حاصل کرتے ہیں ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ نہ اللہ ان سے کلام کرے گا۔ نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔" بخاری کتاب البیوع باب مایکرہ من الحلف فی البیع ۔ح۔۲۰۸۸)

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا سودا کرتے وقت قسم اٹھانے سے بچو اس سے سودا تو زیادہ بک جاتا ہے لیکن (یہ طریقہ) کمائی کی برکت مٹا دیتا ہے۔

(بخاری کتاب البیوع باب یمحق اللہ الربا ۔ح۔۲۰۸۷۔ مسلم: کتاب المساقاۃ باب النھی عن الحلف فی البیع۔ح۔۱۶۰۶)

کتاب الاذکار

ذکر کی فضیلت قرآن حکیم میں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ﴾ (العنکبوت:۲۹/۴۵)

''اور اللہ کا ذکر ہر چیز سے بڑا ہے۔''

﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (الجمعة:۶۲/۱۰)

''اللہ کو کثرت سے یاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔''

﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ﴾ (البقرة:۲/۱۵۲)

''پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔''

زبان پر ہلکے اور میزان میں بھاری کلمات

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دو ایسے کلمات ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے میزان میں بھاری اور رحمٰن کو بہت پیارے ہیں۔

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ﴾

''اللہ پاک ہے اپنی تعریفوں اور خوبیوں کے ساتھ۔ اللہ پاک ہے عظمتوں

والا ہے۔'' (بخاری کتاب الایمان باب اذا قال : واللہ لأ تکلم الیوم ح ٦٦٨٢ صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء ٢٦٩٤)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سو دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہا اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء ح ٢٦٩١)

نبی رحمت ﷺ کے محبوب کلمات

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا۔ مجھے ان تمام چیزوں سے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ زیادہ محبوب یہ کلمات ہیں۔

﴿سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ﴾

(مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء ح ٢٦٩٥)

شیطان سے بچاؤ کے کلمات

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو دن میں سو بار کہے۔

﴿لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾

''اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی۔ سو برائیاں مٹا دی جائیں گی۔ اور یہ کلمات اس کے لیے اس دن شام تک شیطان سے بچاؤ کا ذریعہ ہونگے اور کوئی شخص اس سے زیادہ فضیلت والا عمل لے کر حاضر نہیں ہوگا سوائے اس شخص کے جس نے اس سے زیادہ یہ عمل کیا ہوگا۔

(بخاری کتاب بدء الخلق' باب صفة ابلیس ح ٣٢٩٣ مسلم کتاب الذکر والدعاء' باب فضل التهلیل والتسبیح والدعاء۔ ح۔ ٢٦٩١)

ایک اور روایت میں ہے آپ نے فرمایا جس نے یہ کلمات ١٠ مرتبہ کہے اس کا یہ عمل اس شخص کی طرح ہے جس نے اسمٰعیل کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کیے۔

(بخاری کتاب الدعوات' باب فضل التهلیل ح ٦٤٠٤۔(مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل التهلیل والتسبیح والدعاء ح ٢٦٩٣)

ایک ہزار نیکیاں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کیا تم روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہو۔ایک سائل نے پوچھا کہ وہ ایک ہزار نیکیاں کیسے کمائے۔آپ نے فرمایا۔جو سو دفعہ ﴿سُبْحَانَ اللّٰه﴾ کہے گا اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں یا ہزار غلطیاں معاف کر دی جاتی ہیں۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء' باب فضل التهلیل والتسبیح والدعاء ح ٢٦٩٨)

اللہ تعالیٰ بندے کو یاد کرتا ہے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں۔پس جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر (فرشتوں کی) مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں۔اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں۔اور اگر وہ میری طرف چل کر

آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔

(بخاری کتاب التوحید باب ذکر النبیﷺ وروایته عن ربه ح ۷۵۳۷ مسلم کتاب الذکر والدعاء باب الحث علی ذکر الله تعالی ح ۲٦۷۵)

ذکر الٰہی کی مجالس کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں پھرتے ہیں اور اللہ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ جب وہ ایسے لوگوں کو پالیتے ہیں جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ ہمارا مطلب حاصل ہو گیا۔ پھر وہ پہلے آسمان تک اپنے پروں سے ان پر سایہ کرتے ہیں۔ جب محفل ختم ہو جاتی ہے تو وہ اپنے رب کی طرف چلے جاتے ہیں۔ ان کا رب ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ اپنے بندوں کے متعلق خوب جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کر رہے تھے۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح پڑھتے تھے۔ تیری کبریائی بیان کرتے تھے۔ تیری حمد بیان کرتے تھے اور تیری بزرگی بیان کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے۔ وہ جواب دیتے ہیں۔ نہیں واللہ انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر ان کا اس وقت کیا حال ہوتا جب وہ مجھے دیکھتے ہوتے جواب دیتے ہیں کہ اگر وہ تیرا دیدار کر لیتے تو تیری عبادت اور بھی زیادہ کرتے۔ تیری بزرگی سب سے زیادہ بیان کرتے۔ تیری تسبیح سب سے زیادہ کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ جنت مانگتے تھے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے۔ فرشتے جواب دیتے ہیں۔ نہیں واللہ اے رب انہوں نے تیری جنت نہیں دیکھی۔ اللہ

تعالیٰ دریافت کرتا ہے ان کا اس وقت کیا حال ہوتا اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا تو فرشتے کہتے ہیں کہ وہ اس کے اور بھی زیادہ خواہش مند ہوتے۔سب سے بڑھ کر اس کے طلبگار ہوتے۔اللہ پوچھتا ہے کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے تھے؟فرشتے جواب دیتے ہیں' دوزخ سے۔اللہ پوچھتا ہے کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا' فرشتے جواب دیتے ہیں نہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو ان کا کیا حال ہوتا۔وہ جواب دیتے ہیں اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو اس سے بچنے میں وہ سب سے آگے ہوتے اور سب سے زیادہ اس سے خوف کھاتے۔اللہ فرماتا ہے کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ایک فرشتہ نے کہا کہ اس میں فلاں بھی تھا۔وہ ان ذکر کرنے والوں میں سے نہیں تھا بلکہ وہ کسی ضرورت سے آ گیا تھا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ذکر کرنے والے وہ لوگ ہیں جن کی مجلس میں بیٹھنے والا کبھی نامراد نہیں رہتا۔

(بخاری کتاب الدعوات' باب فضل ذکر الله عزوجل ح ٦٤٠٨' مسلم کتاب الذکر والدعاء' باب فضل مجالس الذکر ح ٢٦٨٩)

دنیا وآخرت کے فائدے

جب کوئی مسلمان ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس کو نماز سکھاتے اور ان کلمات کے ساتھ دعا کرنے کا حکم دیتے۔

(اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ)

''اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے عافیت دے اور مجھے رزق

دے۔"

ایک شخص کو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلمے دنیا اور آخرت دونوں کے فائدے تیرے لئے جمع کر دیں گے۔

(مسلم'کتاب الذکر والدعاء باب فضل الدعاء ﴿اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حسنة﴾ ح۔۲٦۹۷)

جنت کا خزانہ

نبی رحمت ﷺ نے عبداللہ بن قیس سے کہا کہ میں تجھ کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ارشاد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا:

(لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)

(بخاری'کتاب الدعوات باب قول لاحول ولاقوة ح۔٦٤٠٩۔مسلم :کتاب الذکر والدعاء باب استحباب خفض الصوت بالذکر ح۔۲۷۰٤)

تسبیح دائیں ہاتھ پر

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنھما کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دائیں ہاتھ پر تسبیح شمار کرتے ہوئے دیکھا۔ (ابوداؤد' ترمذی)

دعا کے مسائل

دعا نہ مانگنا تکبر ہے

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾(مومن: ۴۰ / ۶۰)

''اور تمہارا رب کہتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا جو لوگ تکبر کر کے میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں وہ ذلیل و خوار ہو کر ضرور جہنم میں داخل ہوں گے۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اللہ سے نہیں مانگتا۔ اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب منه {امن لم يسأل الله يغضب عليه۔ح۔۳۳۷۳)

عاجزی اور انکساری سے دعا کریں

﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾

''اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دعا مانگو وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' (الاعراف:۷ / ۵۵)

دعا عبادت ہے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔"

ان الدعاء هو العبادة

"بے شک دعا ہی عبادت ہے۔اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾

"اور تمہارے رب نے کہا مجھے پکارو، میں تمہاری پکار کو قبول کروں گا۔"

(المومن:٤٠/٦٠)(ترمذی باب الدعوات باب ما جاء فی فضل الدعاء۔ ح۔ ٣٣٧٢

ابوداؤد کتاب الصلوٰة باب الدعاء۔ ح۔ ١٤٧٩)

دعا سے قبل اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور نبی کریم ﷺ پر درود

ایک دن رسول اللہ ﷺ (مسجد میں) تشریف فرما تھے ایک آدمی آیا اس نے نماز پڑھی اور دعا مانگنے لگا"اے اللہ مجھے معاف فرما۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز پڑھ چکو اور دعا کے لیے بیٹھو تو اللہ کی شایانِ شان حمد وثنا بیان کرو۔ پھر مجھ پر درود بھیجو پھر اپنے لیے دعا کرو۔ ایک دوسرے شخص نے نماز پڑھی۔ پھر اللہ کی حمد وثنا کی۔ نبی رحمت ﷺ پر درود بھیجا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے نمازی دعا کر تیری دعا قبول کی جائے گی۔

(ترمذی 'کتاب الدعوات باب فی ایجاب الدعا بتقدیم الحمد والثناء والصلاة علی النبیصلی الله علیه وسلم ح ٣٤٧٦)

دعا کی قبولیت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ زمین پر جب کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا کرتا ہے یا اس سے اس کی مثل کوئی تکلیف دور کر دیتا ہے جب تک وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما من رجل یدعو اللّٰہ بدعاء الا استجیب لہ ح ۳۶۰۴) (ترمذی، حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بندہ جب تک گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ بشرطیکہ وہ جلد بازی نہ کرے پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ جلد بازی کا کیا مطلب ہے آپ ﷺ نے فرمایا بندہ یہ کہے میں نے دعا کی پس وہ قبول نہ ہوئی پس وہ تھک ہار کر بیٹھ جائے اور دعا کرنا چھوڑ دے۔

(مسلم: کتاب الذکر والدعاء' باب بیان انہ یستجاب للداعی ما لم یعجل ' ح ۲۷۳۵)

سجدہ میں دعا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے پس تم (اس حالت میں) خوب دعا کرو۔

مسلم: کتاب الصلاۃ ' باب ما یقال فی الرکوع والسجود ' ح ۴۸۲)

رات کے آخری حصہ میں اور دیگر قبولیت کے اوقات

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہمارا رب ہر رات جب آخر تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ

میں اس کی دعا قبول کروں۔کون مجھ سے کچھ مانگتا ہے۔ میں اس کو دوں۔کون مجھ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہے میں اس کے گناہ معاف کردوں۔

(بخاری کتاب التہجد باب الدعاء والصلاۃ من آخر اللیل ح ۱۱۴۵ مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب الترغیب فی الدعاء والذکر فی آخر اللیل ح ۷۵۸)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب فی العفو والعافیۃ ح ۳۵۹۴)

آپ نے فرمایا۔دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں ایک اذان کے بعد دوسری لڑائی کے وقت جب (ایک دوسرے سے) ٹکراتے ہیں۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب الدعاء عند اللقاء ح ۲۵۴۰)

آپ ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے جس میں کوئی مسلمان کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ سے کچھ مانگتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو عنایت کرتا ہے اور فرمایا کہ وہ ساعت مختصر سی ہے۔

(بخاری کتاب الجمعۃ باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ ح ۹۳۵)

پیٹھ پیچھے دعا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کی اپنے مسلمان بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے دعا قبول ہوتی ہے۔اس کے سرہانے ایک فرشتہ مقرر ہے وہ جب بھی اپنے بھائی کے لیے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو وہ مقرر فرشتہ آمین کہتا ہے اور (دعا کرتا ہے کہ) تجھے بھی اس جیسی

بھلائی ملے۔

(مسلم' کتاب الذکر والدعاء' باب فضل الدعاء للمسمین بظهر الغیب' ح ۲۷۳۳)

دوسروں سے پہلے اپنے لئے دعا

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے لیے دعا کرتے تو پہلے اپنے لیے دعا کرتے تھے۔

(ترمذی' کتاب الدعوات باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة' ح ۳۳۸۵)

دوٹوک اور جامع دعا

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا۔ جب تم دعا کرو تو پختہ ارادے سے دعا کرو۔ یوں نہ کہو" اے اللہ اگر تو چاہے تو عطا کر اس لیے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی زبردستی نہیں کر سکتا (جو اسے دعا قبول کرنے سے روک لے)۔

(بخاری، کتاب الدعوات باب لیعزم المسألة ح ۶۳۳۸ 'مسلم کتاب الذکر والدعاء باب العزم بالدعاء۔ ح۔ ۲۶۷۸)

رسول اللہ ﷺ جامع دعائیں پسند فرماتے اور دوسری دعاؤں کو چھوڑ دیتے تھے۔

(ابو داؤد' کتاب الصلاۃ باب الدعا ح ۱۴۸۲ ۔ابن حبان' حاکم' ذہبی نے صحیح کہا ہے)

دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تقدیر کو دعا کے علاوہ کوئی چیز نہیں بدل سکتی اور عمر میں نیکی کے علاوہ کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی۔

(ترمذی کتاب القدر باب ما جاء لا یرد القدر إلا الدعاء' ح ۲۱۳۹)

دعا میں ہاتھ اٹھانا

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ جنگ بدر کے روز رسول اللہ ﷺ نے مشرکینِ مکہ پر نظر ڈالی ان کی تعداد ایک ہزار تھی جبکہ صحابہ تین سو تیرہ تھے۔ آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور اپنے ہاتھ پھیلائے اور پکار کر دعا کی۔

(مسلم کتاب الجهاد باب الامداد بالملائكة فی غزوة بدر۔ ح۔١٧٦٣)

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تمہارا رب بڑا حیا کرنے والا اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور ہاتھ اٹھاتا ہے تو انہیں خالی ہاتھ لوٹاتے ہوئے اسے شرم آتی ہے۔ (ابن ماجه ۔ح۔ ٣٨٦٥)

دعا کے بعد چہرہ پر ہاتھ پھیرنا

عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم دعا کرتے تھے اور آخر میں اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے منہ پر پھیرتے۔

(الادب المفرد للبخاری باب رفع الايدی فی دعاحديث نمبر ٦٠٩)

اس کی سند بخاری کی شرط پر صحیح ہے

جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تین آدمیوں کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(۱) مظلوم کی دعا

(۲) مسافر کی دعا

(۳) اولاد کے حق میں والد کی دعا۔

(ابن ماجه' كتاب الدعاء دعوة الوالد ودعوة المظلوم ح ۳۸٦۲)

آپ ﷺ نے فرمایا۔ جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے' حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا تو وہ آ گئے لہٰذا اب اگر وہ اللہ سے سوال کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرمائے گا۔

(ابن ماجه' كتاب المناسك باب فضل دعاء الحاج ح ۲۸۹۲)

رزق حرام کھانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیزوں کے سوا کوئی چیز قبول نہیں کرتا اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو وہی حکم دیا ہے جو اس نے رسولوں کو دیا ہے، چنانچہ فرمایا۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا﴾

"اے رسولو! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔"

اور فرمایا: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾

"اے ایمان والو! اس پاک رزق سے جو ہم نے تمہیں دیا کھاؤ۔"

پھر آپ نے ایک شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کر کے غبار آلود پراگندہ بالوں کے ساتھ آتا ہے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر دعا کرتا ہے "اے میرے رب' اے میرے رب اور حال یہ ہے کہ اس کا کھانا پینا اور پہننا حرام مال سے ہے۔ حرام مال سے ہی

اس کی پرورش کی گئی۔ایسے شخص کی دعا کیسے قبول کی جائے گی۔

(مسلم' کتاب الدعاء باب قبول الصدقة من الكسب الطيب ح ١٠١٥)

برائی سے نہ روکنے والوں کی دعا قبول نہیں ہوتی

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا۔اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم نیکی کا حکم دیا کرو اور برائی سے منع کرتے رہا کرو ورنہ عنقریب اللہ تعالیٰ تم پر عذاب نازل کرے گا۔پھر تم اس سے دعا کرو گے اور وہ تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا۔

(ترمذی' کتاب الفتن باب ما جاء فی الا مر بالمعروف والنهی عن المنكر ح ٢١٦٩)

کسی کا نام لے کر دعا یا بددعا کرنا جائز ہے

انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں میری والدہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی۔یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ ﷺ کا خادم انس رضی اللہ تعالی عنہ ہے۔اس کے لیے اللہ سے دعا کیجیے۔آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔یا اللہ انس رضی اللہ تعالی عنہ کو کثرت سے مال اور اولاد دے اور جو کچھ دے اس میں برکت عطا فرما۔(بخاری' کتاب الدعوات باب دعوة النبی ﷺ لخادمه ح ٦٣٤٤)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے (مکہ کے مشرکین کیخلاف) بددعا کی۔یا اللہ ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانے کی طرح سات برس کا قحط بھیج کر میری مدد فرما۔اے اللہ ابو جہل کو ہلاک کر دے۔

(بخاری' کتاب الدعوات باب الدعاء علی المشرکین "تعلیقاً قبل ح۔ ٦٣٩٢")

بددعا کی بجائے دعا کرنا

(قبیلہ دوس کے سردار) طفیل بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ قبیلہ دوس کے لوگوں نے اللہ کی نافرمانی کی اور مسلمان ہونے سے انکار کیا پس ان کے لیے بددعا فرمائیے۔ صحابہ سمجھے کہ اب آپ ان کے لیے بددعا فرمائیں گے۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''اے اللہ قبیلہ دوس کو ہدایت عطا فرما اور انہیں میرے پاس لے آ۔ (بخاری کتاب الدعوات باب الدعا للمشركين. ح ٦٣٩٧)

دعا میں اللہ تعالیٰ کی صفات اور اسمِ اعظم کا وسیلہ

۱۔ نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی رنج یا مصیبت پیش آتی تو آپ کہتے۔

﴿یا حیّ یاقیّوم برحمتك استغیث﴾

''اے زندہ اور قائم رہنے والے اللہ میں تیری رحمت کے وسیلہ سے تیرے آگے فریاد کرتا ہوں۔'' (ترمذی کتاب الدعوات باب قول "یاحی یاقیوم .ح.۳۵۲٤.بخاری کتاب الدعوات باب الدعا علی المشرکین ح٦٣٩٧)

۲۔ نبی رحمت ﷺ اپنی دعا سے پہلے فرماتے تھے

(اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ)

''میں تجھ سے تیرے ہر نام کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں۔'' (ترمذی)

۳۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا:

(اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ بِاَنِّیْٓ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الاحَدُ

الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ)

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بات کے وسیلہ سے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک تو ہی اللہ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو اکیلا ہے' بے نیاز ہے' تیری کوئی اولاد نہیں اور نہ تو کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی تیرے برابر ہے۔

یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس نے اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا مانگی ہے۔ اسم اعظم کے وسیلہ سے جب بھی دعا مانگی جائے قبول کی جاتی ہے اور جب اللہ سے کوئی سوال کیا جائے تو پورا کیا جاتا ہے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی جامع الدعوات عن رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ ح۔ ۳٤۷٥)

زندہ بزرگوں سے دعا کروانا

ایک نابینا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ میری بینائی لوٹا دے۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی۔ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی دعا کی:

''اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی رحمت محمد ﷺ کے ذریعے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اور اے محمد ﷺ میں آپ کے ذریعے اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تا کہ میری حاجت پوری کی جائے۔ اے اللہ آپ ﷺ جو سفارش کر رہے ہیں وہ قبول فرما۔ (ترمذی) کتاب الدعوات باب فی دعاء الضیف ۔ ح۔ 3578

مگر یاد رکھیے رسول اللہ ﷺ کی دعا کا وسیلہ صرف آپ کی زندگی میں تھا۔ آپ کی وفات کے بعد دور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں قحط پڑا تو عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے

چچا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعا کروائی اور خود بھی عرض کیا:

''اے اللہ ہم اپنے نبی ﷺ کو تیری طرف وسیلہ بناتے تھے اور تو بارش برساتا تھا۔ اب ہم اپنے نبی کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں۔اے اللہ بارش بھیج۔'' پھر بارش ہوئی۔(بخاری)

یہاں بلاشبہ دعا کو وسیلہ بنایا جارہا ہے اگر ذات کو وسیلہ بنایا جاتا تو نبی رحمت ﷺ کو چھوڑ کر عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وسیلہ بنانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے عمرہ کی اجازت طلب کی آپ نے اجازت دے دی اور فرمایا اے بھائی ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا۔ (ابوداؤد' ترمذی) ترمذی نے حسن صحیح کہا۔

نیک اعمال کا وسیلہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمی سفر کر رہے تھے کہ بارش آگئی۔وہ پہاڑ کے غار میں چھپ گئے۔غار کے منہ پر ایک بڑا پتھر آگرا اور منہ بند ہوگیا۔وہ آپس میں کہنے لگے کہ کوئی ایسا نیک عمل سوچو جو تم نے صرف اللہ کی رضا کے لیے کیا ہو۔اس کے وسیلہ سے اللہ سے دعا کرو۔شاید یہ مشکل آسان ہوجائے۔ان میں سے ایک نے کہا، اے اللہ۔ میرے والدین زندہ تھے اور بوڑھے تھے۔میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے۔میں ان کے لیے بکریاں چرایا کرتا تھا۔جب شام کو واپس لوٹتا تو بکریاں دوہتا اور بچوں سے پہلے والدین کو دودھ پلاتا تھا۔ایک دن میں دیر سے آیا تو والدین سو چکے تھے میں حسب معمول دودھ لے کر ان کے پاس کھڑا ہوا۔میں نے انہیں نیند سے بیدار کرنا بھی پسند نہ کیا۔اور بچوں کو ان سے پہلے پلا دینا بھی مجھے اچھا نہ لگا۔حالانکہ بچے میرے قدموں کے پاس شور کر

رہے تھے۔(میں والدین کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا)حتی کہ صبح ہوگئی۔اے اللہ تو جانتا ہے اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا کے لیے کیا تھا۔تو اس پتھر کو ہٹا دے تاکہ ہم آسمان دیکھ سکیں۔اللہ تعالیٰ نے پتھر کچھ ہٹا دیا تاکہ انہیں آسمان نظر آ سکے۔

دوسرے نے کہا اے اللہ میری ایک چچازاد بہن تھی جس سے میں اتنی زیادہ محبت کرتا تھا جتنی کوئی بھی آدمی کسی عورت سے کرسکتا ہے۔میں نے اس سے اپنی خواہش کا اظہار کیا لیکن وہ آمادہ نہ ہوئی اور اس نے انکار کر دیا حتی کہ ایک وقت آیا کہ قحط سالی نے اسے میرے پاس آنے پر مجبور کر دیا میں نے اس شرط پر ایک سو بیس دینار دیئے کہ وہ میرے ساتھ خلوت اختیار کرے وہ آمادہ ہوگئی۔جب میں صحبت کرنے لگا تو اس نے کہا اللہ کے بندے اللہ سے ڈر اور لگی ہوئی مہر کو نہ توڑ۔میں اس سے دور ہو گیا اور میں نے سونے کے وہ دینار بھی چھوڑ دیئے جو میں نے اسے دیئے تھے۔اے اللہ اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا کے لیے کیا تھا تو اس مشکل کو آسان فرما دے۔چٹان تھوڑی سی اور ہٹ گئی۔

تیسرے نے کہا اے اللہ میں نے ایک مزدور کام پر لگایا۔جب وہ کام ختم کر چکا تو اس نے اپنی مزدوری کا مطالبہ کیا۔میں نے مزدوری اس کے سامنے رکھدی لیکن وہ مزدوری لیے بغیر چلا گیا۔میں اس کی رقم کے ساتھ برابر کاشتکاری کرتا رہا۔یہاں تک کہ اس سے ایک گائے خرید لی اور ایک چرواہا رکھ لیا۔مدتوں بعد وہ مزدور میرے پاس آیا اور کہنے لگا۔اللہ سے ڈر۔مجھ پر ظلم نہ کر اور مجھے میری مزدوری دے۔میں نے کہا ان گایوں اور چرواہے کی طرف جاؤ یہ سب تمہارا مال ہے۔اس نے کہا اللہ سے ڈر اور میرے ساتھ مذاق

نہ کر۔ میں نے کہا۔ میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا بلکہ اپنی گائیں اور چرواہا لے جاؤ۔ وہ انہیں لے کر چلا گیا۔ یا اللہ تو جانتا ہے اگر میں نے محض تیری رضا کے لیے ایسا کیا ہے تو یہ بند راستہ کھول دے۔ اللہ تعالیٰ نے غار کے منہ سے پتھر ہٹا دیا۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب حدیث الغار ح ٣٤٦٥ مسلم کتاب الرقاق باب قصة اصحاب الغار الثلاثة والتوسل بصالح الاعمال ۔ ح ٢٧٤٣)

دعا میں ممنوع چیزوں کا بیان

غیر اللہ سے دعا مانگنا سب سے بڑی گمراہی ہے

﴿وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوامِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَاءِ هِمْ غٰفِلُوْنَ﴾ (احقاف: ٤٦/٥)

''اور اس شخص سے زیادہ گمراہ اور کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو قیامت تک جواب نہیں دے سکتے بلکہ وہ ان کی پکار ہی سے بے خبر ہیں۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ دعا میں اللہ کے سوا کسی دوسرے کو شریک کرتا تھا آگ میں داخل ہوگا اور جو اس حال میں فوت ہوا کہ اس نے دعا میں اللہ کا شریک نہ کیا جنت میں داخل ہوگا۔

(بخاری کتاب الایمان والنذور باب اذا قال: واللّٰه لا أتكلم اليوم۔ ح۔ ٦٦٨٣)

دعا میں پر تکلف الفاظ کی ممانعت

سیدنا ابن عباس انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہفتہ میں ایک بار لوگوں کو وعظ کیا کرو۔ اس سے زیادہ چاہو تو دو بار اور اگر اس سے بھی زیادہ چاہو تو تین بار۔ لیکن لوگوں کو قرآن سے نہ اکتاؤ۔ ایسا بھی نہ کرو کہ لوگ اپنی باتوں میں لگے ہوں اور تم انہیں جا کر وعظ کرنے لگو۔ ان کی باتوں کا سلسلہ منقطع کر کے انہیں قرآن سے دور نہ کرو بلکہ خاموش رہو جب وہ درخواست کریں تو اس وقت تک انہیں وعظ کرو جب تک وہ خواہش رکھیں۔ اور دیکھو۔ دعا میں پر تکلف الفاظ استعمال کرنے سے پرہیز کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کو اس سے ہمیشہ پرہیز کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری کتاب الدعوات باب ما یکره من السجع فی الدعاء ح ٦٣٣٧)

دعا میں حد سے تجاوز کرنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہونگے جو پانی کے استعمال میں اور دعا کرنے میں حد سے تجاوز کریں گے۔

(ابوداؤد' الطهار باب الاسراف فی الوضوء۔ ح۔ ٩٦۔ حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا)

دعا میں غیر ضروری باتوں کی ممانعت

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو یہ دعا مانگتے سنا اللہ میں تجھ سے جنت میں داخل ہوتے ہوئے جنت کے دائیں طرف سفید محل کا سوال کرتا ہوں۔ تو انہوں نے کہا۔ اے میرے بیٹے۔ اللہ سے صرف جنت کا سوال کر اور آگ سے اللہ کی پناہ

مانگ ۔میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دعا کرنے میں زیادتی سے کام لیں گے۔

(ابن ماجہ' کتاب الدعاء باب کراھیة الا عتداء فی الدعاء ح ٣٨٦٤)

دنیا میں گناہوں کی سزا پانے کی دعا کرنے کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کی عیادت کی جو بیماری کی وجہ سے چوزے کی طرح ہو گیا تھا۔آپ نے پوچھا کیا تم اللہ سے کوئی خاص دعا یا سوال کرتے تھے۔اس نے کہا ہاں یارسول اللہ ﷺ میں کہا کرتا تھا یااللہ جو سزا تو مجھے آخرت میں دینے والا ہے وہ دنیا میں دے دے۔(تا کہ آخرت کے عذاب سے بچ جاؤں) آپ ﷺ نے فرمایا سبحان اللہ۔تجھ میں اتنی طاقت کہا۔تم نے یوں کیوں نہ کہا۔

﴿اَللّٰھُمَّ اٰتِنَافِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَاعَذَابَ النَّار﴾

''اے اللہ مجھے دنیا و آخرت کی بھلائی عطا فرما اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

(مسلم' کتاب الذکر والدعاء باب کراھة الدعا بتعجیل العقوبة فی الدنیا ح ٢٦٨٨)

اپنے مال اور اولاد کے لیے بددعا کی ممانعت

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اپنی جانوں، اپنی اولاد، اپنے خادم اور اپنے مال کے لیے بددعا نہ کرو، (ایسا نہ ہو) کہ تمہاری زبان سے ایسے وقت میں بددعا نکلے جس میں دعا قبول کی جاتی ہے اور تمہاری دعا قبول ہو جائے۔

(ابو داؤد' کتاب الوتر باب النھی ان یدعو الانسان علی اھله وماله۔ ح۔ ١٥٣٢)

موت کی دعا کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے کوئی کسی مصیبت کے آنے کی وجہ سے موت کی خواہش نہ کرے۔ اگر موت کی آرزو کیے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتو یوں کہے۔

﴿اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِىْ مَاكَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْراً لِىْ وَ تَوَفَّنِىْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْراً لِىْ﴾

''اے اللہ مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہے اور مجھے دنیا سے اٹھالے جب موت میرے حق میں بہتر ہو۔

(بخاری ،مسلم كتاب الذكر والدعاء باب كراهة تمنى الموت ح ٢٦٨٠)

مسنون دعا کے الفاظ میں ردوبدل ناجائز ہے

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، جب تم بستر پر آؤ تو نماز کی طرح وضو کرو پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جاؤ اور یہ دعا پڑھو.

﴿اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِىَ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِىْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِىْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاوَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ.اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِىْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ﴾

''اے اللہ میں نے اپنا چہرہ تیرے آگے جھکا دیا۔ اپنے معاملات تیرے سپرد کیے اور تیرا سہارا لے لیا۔ حصول ثواب کے شوق اور عذاب کے ڈر کی بنا پر۔ تیرے سوا میرا کوئی جائے پناہ اور ٹھکانا نہیں ہے۔ اے اللہ میں تیری نازل کردہ کتاب پر اور تیرے بھیجے ہوئے

نبی پر ایمان لایا۔"

اگر تم اس رات مر گئے تو فطرت پر مرو گے پس (روزانہ سوتے وقت) اس دعا کو اپنا آخری کلام بناؤ۔ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے یہ دعا (یاد کرنے کے لیے) نبی کریم ﷺ کے سامنے دہرائی اور نَبِيِّكَ کی جگہ وَرَسُوْلِكَ کہہ دیا آپ نے فرمایا نہیں (بلکہ کہو) نَبِيِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔

(بخاری: کتاب الوضوء باب فضل من بات علی الوضوء۔ح۔۲٤٧)

آہستہ آواز سے ذکر کرنا افضل ہے

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ خیبر پر حملہ کے لیے روانہ ہوئے (راستہ میں) صحابہ ایک وادی میں پہنچے اور بہت بلند آواز سے کہنے لگے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنی جانوں پر رحم کرو تم کسی بہرے کو یا ایسے شخص کو نہیں پکار رہے ہو جو تم سے دور ہو۔ وہ سب سے زیادہ سننے والا اور تمہارے بہت نزدیک ہے بلکہ وہ تمہارے ساتھ ہے۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوة خیبر ۔ح۔۲۰۲٤۔مسلم :باب أستحباب خفض الصوت بالذکر ۔ح۔٤٠١٢)

پیارے بھائیو اور بہنو۔اس کتاب میں آپ نے نبی رحمت ﷺ کی زندگی کے چند اہم پہلوؤں کا مطالعہ کیا ہماری درخواست ہے کہ آپ اپنی زندگیاں رسول اللہ ﷺ کی سنت کی روشنی میں گزاریں کیونکہ قیامت کے دن وہی لوگ کامیاب ہونگے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام قارئین کو عملِ صالح کی توفیق دے۔آمین

اللہ تعالیٰ مجھے' میرے والدین کو' میرے بہن بھائیوں کو' میرے اہل وعیال کو' میرے دوستوں کو اس کتاب کی اشاعت کے معاونین کو' میرے استادِ محترم پروفیسر حافظ عبداللہ بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ کو اور تمام مسلمین کو اپنے دامنِ مغفرت میں ڈھانپ لے۔ آمین

﴿اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُوْلِكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ تَسْلِيْماً كَثِيْراً وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾

﴿آمین﴾

درج ذیل کتب کے لئے رابطہ کریں

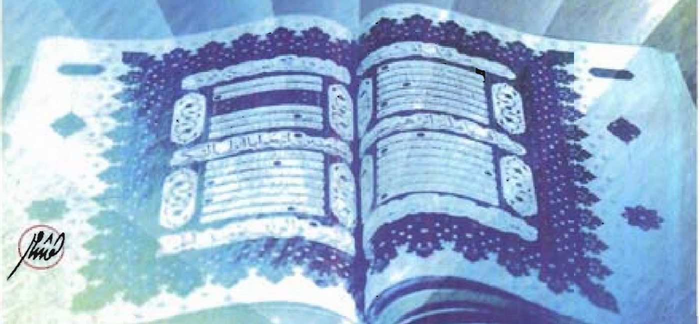
۱۔نماز نبوی	ڈاکٹر سید شفیق الرحمٰن
۲۔تجدید ایمان	ڈاکٹر سید شفیق الرحمٰن
۳۔اسلامی آداب زندگی	ڈاکٹر سید شفیق الرحمٰن
۴۔دیوبندیت	ڈاکٹر پروفیسر سید طالب الرحمٰن
۴۔تبلیغی جماعت کا اسلام	ڈاکٹر پروفیسر سید طالب الرحمٰن
۵۔کیا علماء دیوبند اہل سنت ہیں؟	سید توصیف الرحمٰن الراشدی
۶۔مومن کا تاج داڑھی	قاری صہیب احمد
۷۔عورت کا زیور پردہ	قاری صہیب احمد

برائے رابطہ:

۰۵۴۱۵۲۷۷۶

سبيل المؤمنين

باللغة الأردية



تأليف

د. سيد شفيق الرحمن (حفظه الله)

توزيع
مكتبة بيت السلام
الرياض : ٤٤٦٢٩١٩